KRi-435

Rs 40/=

3.11.97



3.11.96

جیالال گیرو

ناشر

گلشن پبلیشرز اینڈ بکسیلرز گاؤکدل

سرینگر (کشمیر)

نام کتاب ـ ______ لَل دید
نام مُصنف ـ ______ جیالال گنجو
زیرِ اہتمام ـ ______ معراج الدین
قیمت ـ ______ ـ/۴۰ روپے
بار اول ـ ______ ۱۹۸۳ء
پہلا سن طباعت ـ ______ اکتوبر ۱۹۸۳ء
کِتابت ـ ______ ایم ایل ماوہ
ٹائیٹل ڈیزائین ـ ______
طباعت ـ ______ نعمانی پریس دہلی

تقسیم کار
شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب ایکسچینج روڈ
گاؤ کدل چوک سری نگر (کشمیر)

اس کتاب کی اشاعت کیلئے
میں جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر
اینڈ لنگویجز کی مالی معاونت کا شکر گذار ہوں۔

(جیالال گیرو)



واکھ کشمیری معہ ترجمہ اردو و تشریح

از

جیالال گیرو





گلشن پبلیشرز سرینگر کشمیر

میں اِس کتاب کو اپنی بیٹی
شریمتی پھولاجی بھٹ کے نام بھینٹ
کرتا ہوں۔

فہرست مضامین

دیباچہ

سال 1960-61ء میں راقم الحروف بلاک پانپور میں بحیثیت بی ۔ ڈی ۔ او تعینات تھا۔ وہاں عموماً میرا گذر قصبے کے مرکز یعنی محلہ دَرنگہ بل سے ہوا کرتا تھا۔ جہاں مجھے زندگی میں پہلی بار ایک تالاب نظر آیا، جو اِردگرد کی گندی نالیوں کے پانی سے گدلا ہوگیا تھا۔ کسمپرسی کی حالت میں بھی یہ تالاب ایک راہگیر کے لئے جاذِب نظر تھا۔ پانپور کے باشندے اِس کو لل تراگ کہتے ہیں۔ تالاب (تراگ) لل دید کی زندگی اور نام کے ساتھ وابستہ ہے، جو وادی کشمیر کی ایک ہردلعزیز عظیم کشمیری شاعرہ ہی نہیں، بلکہ ایک بلند پایۂ یوگنی اور کشمیری مزاج کی ترجمان رہی ہے۔ یہاں کے لوگ بلالحاظ مذہب و مِلت اِس تالاب کو عزت، اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اِس عجیب وغریب تراگ کے ساتھ میری دلچسپی بڑھنے لگی، جو ایک روحانی رشتے کی شکل حاصل کر گیا۔ میں نے لل دید کی زندگی، کلام، اُس کے گرو سِدھ مول اور دیگر وابستہ روایتوں کو مقامی لوگوں کے زبان سے سُن لیا۔ یہ تالاب میرے لئے لل دید کی شاعری اور زندگی کی تحقیق و تجسس کا محرک ثابت ہوا۔ میں نے مقامی روایات پر ہی اکتفا نہ کیا، بلکہ لل دید کے کلام اور زندگی پر کشمیر اکیڈمی سے شایع ہوئی اور پروفیسر جیا لال کول اور طالب مرحوم کی تالیف کردہ کتاب لل دید کا بغور مطالعہ کیا۔ اِس کے مطالعہ سے میرے دل کو تشفی نہیں ہوئی، بلکہ میری تحقیق کی تشنگی اور بھی بڑھ گئی۔ چنانچہ میں نے دیگر مشہور مصنفوں کی مستند تصانیف پڑھ لئے، جنکے مطالعہ سے مجھے یہ احساس ہوا کہ لل دید کے ساتھ وابستہ یا ناوابستہ

طور ناانصافی کی گئی ہے۔ 'لل دید' نام کو ہی لیجئے۔ اس بارہ میں ہی مختلف اور مضحکہ خیز تاویلیں بھی جوڑ دی گئی ہیں، جو اس کے شایان شان ہی نہیں۔ کئی واکھ لل دید کے ہمعصر شیخ نورالدین ولی کے ساتھ خلط ملط کر دیئے گئے ہیں۔ لفظوں کے ہیر پھیر سے لل دید کے کچھ جواہر پاروں کو کانچ کے بے وقعت ٹکڑوں کے برابر بنایا گیا ہے۔ کچھ فرضی روائتیں جن کی کوئی تاریخی حقیقت نہیں۔ لل دید کی ذات کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہیں۔ کچھ واکھوں میں زمانہ بعد کے رائج الوقت الفاظ موزوں کئے گئے ہیں، جو لل دید کے سورگباش ہونے کے بہت مدت کے بعد مغلیہ دور میں عوام کے بول چال میں شامل ہوئے ہیں۔ الغرض قدر شناس شائقین کے لئے مشکلات کی ایک بڑی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے، جس وجہ سے اصلی اور نقلی پرکھنے کے لئے کافی دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اس پس منظر میں راقم الحروف نے مارچ ۱۹۷۸ء میں "لل دید" کی زندگی کے بارہ میں چند غلط فہمیاں" کے عنوان سے پانچسو کے قریب پمفلٹ شایع کر کے عوام میں تقسیم کر دیئے۔ سال لل دید منانے کے دوران راقم نے ۱۷ر جون ۱۹۸۰ء کو ریڈیو اسٹیشن سرینگر کشمیر سے اسی موضوع پر ایک بات چیت نشر کی۔ اس کے چند ماہ بعد یعنی ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو میں نے دوردرشن کیندر، سرینگر کشمیر سے، جہاں پر لل دید کی زندگی اور شاعری کے بارہ میں مباحثہ کا انتظام کیا گیا تھا اور جناب رحمان راہی بحیثیت ثالث یا موڈریٹر (Moderator) مقرر تھے۔ میں نے لل دید کی زندگی کے ساتھ من گھڑت اور واہیات روایات کا جامہ چاک کر کے شائقین کے دلوں سے شکوک دور کر دیئے۔ میں نے اس پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ دو سال کی مسلسل تحقیق و تجسس اور محنت شاقہ بروئے عمل لاکر میں نے تمام ضروری مواد جمع کر کے اس کو کتابی شکل دی، جو میں اپنا

شائقین کو بطور ہدیہ تبرک پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ یہ تمام مواد میں نے مندرجہ ذیل صاحبان کی تفصیلات و تصنیفات سے اپنی رہبری کے لئے استعمال کیا ہے، جن کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔

۱۔ لل وکید۔۔۔۔ تالیف کردہ از پروفیسر جیالال کول و مرحوم پروفیسر طالب۔ شائع کردہ، کلچرل اکیڈمی کشمیر۔
۲۔ لل وکید۔۔۔۔ ترزبان انگریزی از پروفیسر جیالال کول۔ شائع کردہ بذریعہ ساہتیہ اکیڈمی' دہلی۔
۳۔ بہارستان شاہی۔۔۔۔۔ مصنف نامعلوم۔
۴۔ اسرار الابرار۔۔۔۔۔ داؤد مشکاتی۔
۵۔ واقعات کشمیر۔۔۔۔۔۔ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری۔
۶۔ ریاض الاسلام۔۔۔۔۔۔ از عبد الوہاب شائق۔
۷۔ ورڈ آف لل۔۔۔۔۔۔ سر رچرڈ ٹمپل۔
۸۔ لل واکیانی۔۔۔۔۔۔۔ سر رچرڈ گریرسن۔
۹۔ شریمد بھگوت گیتا۔۔۔۔۔۔ مترجمہ بزبان اردو' از جناب پنڈت جانکی ناتھ مدن، ریٹائرڈ تحصیلدار' دہلوی۔
۱۰۔ کشمیری شیوازم۔۔۔۔۔ جے۔سی۔چیٹرجی۔
۱۱۔ شیراز (لل وکید نمبر)۔۔۔ کلچرل اکیڈمی۔
۱۲۔ ایک یوگی کی آپ بیتی۔۔۔۔ یوگانند' لوک آیت بزبان انگریزی' دیبی پرشاد چتوپدھائے۔
۱۳۔ تاریخ کشمیر۔۔۔۔۔۔ حیدر ملک۔

میں نے اس کتاب میں ایک متلاشی حق کے روحانی معراج کے سات منازل کا

نقشہ بھی شامل کیا ہے، کیونکہ لل ڈیگر کے چند واکھوں میں اِن منازل کی طرف کچھ اشارے پائے جاتے ہیں۔ اِس کا مطالعہ ناظرین کیلئے دلچسپی کا موجب بن سکتا ہے۔ میں نے کتاب ہذا کے ساتھ "لل ترآگ" کا مرقعہ کا فوٹو، محل وقوع، لمبائی، چوڑائی اور گہرائی و ریونیو ریکارڈ سے فراہم کردہ اعداد و شمار درج کئے ہیں، تاکہ لل ڈیگر کے مداحوں اور پرستاروں کو کسی وقت اِس متبرک تالاب کا تقدس قائم رکھنے کیلئے کسی قسم کی لائبریری، ریڈنگ روم یا مقامی یوگاں کے روزی کمانے کا کوئی سنٹر اور جنگلہ بندی کرنی مطلوب ہو۔ تو وہ اِن اعداد و شمار سے استفادہ کر سکیں گے۔

میں کشمیر کلچرل اکیڈمی کا مالی معاونت کے لئے اور اپنے دوست پنڈت موتی لال ساقی کا جنہوں نے مجھے وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی رائے سے نوازا، تہہِ دل سے مشکور ہوں۔

باوجود اِس قدر تحقیق اور تجسس اور اپنا قیمتی وقت مطالعہ میں صرف کرنے کے بعد بھی میرا یہ کام اہلِ نقاد کی نظروں میں کوتاہیوں سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے میں اُن صاحبان سے مودبانہ عرض کروں گا کہ وہ میری خامیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز نہ کریں، بلکہ راقم الحروف کی نوٹس میں لاکر مشکور فرمائیں گے، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُن خامیوں کا ازالہ کیا جا سکیگا۔ میں اُن کے مفید مشوروں کا طلبگار ہونے کے علاوہ اَز حد مشکور بھی رہوں گا۔

فقط۔ خیر اندیش
جیا لال گرد
(بی۔اے)
ریٹائرڈ بی۔ ڈی۔ او۔ سکنہ رام باغ۔
ڈاکخانہ نٹی پورہ، سرینگر
Pin Code :- 190015



نام - حسب - نسب اور اُسکی شاعرانہ عظمت

گل وۄنڈہ زولُم، جگرُ موڑُم
تیلِہ لل ناو دراُم، ییلہ دۄلی تراوی مَس تتیہ

پرم ہنس یوگانند "ایک یوگی کی خود نوشت سوانح عمری" میں رقمطراز ہیں کہ بھارت نے مرد یوگی ہی نہیں بلکہ بلند پایہ یوگی عورتوں کو بھی جنم دیا ہے۔ چودہویں صدی میں ایسی ہی ایک یوگی عورت، للیشوری کے نام سے ملک کشمیر میں گذری ہے، جس کو اہالیان کشمیر لل (مائج) ماتا کے نام سے آج تک یاد کرتے آئے ہیں۔ آپ نے کشمیری ادب کا دامن اپنے منظوم اور دلفریب واکھوں سے مالا مال کیا ہے۔ کئی صدیاں گذرنے کے باوجود اُس کے واکھ آج تک زبان زدِ عام چلے آ رہے ہیں"۔

مسٹر رچرڈ ٹمپل جنہوں نے لل واکھوں کا منظوم ترجمہ کیا ہے، اپنی کتاب "وارڈ آف لل" "Word of Lalla" میں یوں لکھا ہے کہ:-

"یہ ایک حقیقت ہے کہ لل دید چودہویں صدی میں پیدا ہوئی تھی - وہ بھارت کے بھگتی لہر کے پرچارکوں مثلاً نانک، کبیر، تلسی داس، اور بھگت سور داس کے پیشرو رہی ہے۔ اُس کو ہندو دھرم کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ للیشوری کے واکھ کشمیری گھرانوں میں روزمرہ بول چال کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ اُس

کا مذہب کتابی فلسفہ نہیں، بلکہ اُس کا مذہب عوام الناس کی اُمیدوں اور مایوسیوں کا مُرقع ہے۔ للیشوری کے واکھ اعلیٰ اور بُلند پایۂ روحانی قدروں کے حامل ہیں۔ اُن کی بناوٹ مختصر، برمحل، شیریں، اُمید افزا، زندہ جاوید اور عام انسانوں کے تمناؤں کی جیتی جاگتی، چلتی پھرتی تصاویر ہیں۔ جس وقت کشمیر ایک انقلابی دور سے گذر رہا تھا اور تمام زندگی ڈھانواں ڈول تھی، اُس وقت للیشوری اعلیٰ قدروں کی رہبر، فلاح عام، بھائی چارہ، رواداری، نیکی اور خدمتِ خلق کا علم بلند کئے ہوئے پرچار کر رہی تھی۔ لل دید کا کلام بامحاورہ عام فہم زبان میں ادا ہوا ہے۔ اُن کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ چھ سو سال گذرنے کے باوجود اُس کی مقبولیت میں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی۔ کشمیری ادب میں اُن کے شاعرانہ کلام کو لافانی اور جاودانی مقام حاصل ہے۔ اُس کا کلام مستی، سرشاری اور روحانی رموز و اسرار سے پُر ہے۔

سر ابراہیم جارج گریرسن اپنی تحقیقاتی کتاب "لل واکیانی" میں لکھتے ہیں کہ "دنیا میں شائد ہی ایسا ملک کوئی ہوگا، جہاں سنتوں کے واکھ اور کہاوتیں اِس قدر مرغوب اور زبان زدِ عام ہوں گی، جتنے للیشوری کے واکھ مُلک کشمیر میں مقبول ہیں۔ للیشوری ایک یوگنی تھی۔ شاہ ہمدان نے للیشوری سے روحانی فیض حاصل کیا ہے۔ للیشوری پانپور کے ایک متوسط گھرانے میں بیاہی گئی تھی، جہاں وہ اپنی ساس کا ناروا ظلم برداشت کرتی رہی اور نیم فاقہ کشی کی حالت میں دن بسر کرتی رہی۔ بارہ سال اِس کٹھن تپسیا کے بعد اُس نے گھریلو زندگی کو خیرباد کہا۔ سِدھ مالو اُس کا روحانی گرو تھا۔ لل دید کے موجودہ واکھوں کے معتبر ہونے کے بارہ میں آپ نے لکھا ہے۔

"بھوج پتر یا اینٹوں پر کندہ شدہ کسی عبارت سے انسانی لوحِ دل زیادہ قابلِ اعتبار ہے"۔

للیشوری کے واکھوں کے بارہ میں اِس نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے پنڈت مکند رام شاستری کو لل واکھ ڈھونڈ نکالنے اور قلمبند کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ شاستری جی نے تحصیل سوپور کے موضع گوشی کے ایک بوڑھے براہمن دھرم داس

سے للیشوری کے واکھ سن کر ملمبند کئے اور اِن کا سنسکرت میں ترجمہ کرکے اِس طرح ۱۰۹ واکھوں پر مشتمل لل واکیانی وجود میں آئی۔ گریرسن مزید لکھتے ہیں کہ للیشوری کے واکھ قدیم کشمیری زبان کا ایک نمونہ ہیں۔ للیشوری کشمیری شیوازم کی پیرو اور دلدادہ تھی۔ وادی کشمیر کے روحانی اور عالی مرتب گورو شیخ نورالدین ولی علمبردار کشمیر نے لل دید کے بارہ میں یوں فرمایا ہے:-

تس پدمان پورچہ للہ ۔ تمہ امرت چوگلہ گلے
تمہ شیو وچھ تھلہ تھلے ۔ تیوتھے ور دیتوم دیوو

اِس کے علاوہ اٹھارویں صدی کے وسط سے فارسی زبان میں تاریخی واقعات اور تذکرہ نگاروں نے لل دید کے بارہ میں لکھنا شروع کیا۔ مثلاً مجموعہ التواریخ (بیربل کاچرو) واقعات کشمیری (خواجہ محمد اعظم) تاریخ کشمیر منظوم (ثنا ایق صاحب) تاریخ حسن (پیر غلام حسن کھویہامی) اسرارالابرار (داؤد مشکاتی) اور مختلف نور ناموں کے تذکیرات سے صاف ظاہر ہے کہ کشمیر میں لل دید نام کی ایک مشہور و معروف یوگنی (عابدہ) گزری ہیں۔ اگرچہ مکمل وثوق سے کچھ زیادہ بیان کرنا آسان نہیں، مگر پھر بھی اِن مسودہ جات اور دیگر روایات زیر نظر رکھ کر ہم لل دید کے زندگی اور اُس کے پیغام پر کسی قدر روشنی ڈال سکتے ہیں، جو یوں ہے:-

لل دید، للیشوری یا للہ ماجی، موضع سیم پورہ میں ایک خواندہ براہمن گھرانے میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ موضع پانپور (قدیم پدمان پورہ) محلہ ونگہ بل، چندرہ بٹ نامی ایک براہمن گھرانے میں بیاہی گئی تھی۔ اُس کے والدین کے ہاں دھارمک ماحول ہونا یقینی ہے۔ لل نے ایامِ دوشیزگی میں اپنے باپ سے مروجہ وقت کی تعلیم حاصل کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیدائشی شاعرہ ہوئی ہیں۔ "لل" جو بعد میں مختلف واکھوں میں بطور تخلص استعمال ہوا

ہے، میکے میں ہی یہ نام پایا ہے ۔ شادی کے بعد (جیسا کہ یہاں اب بھی رواج ہے) للہ نام پدماوتی میں تبدیل ہوا ہے ۔ للہ کشمیری پنڈتوں میں کوئی اچھوتا یا نیا نام نہیں ۔ راج ترنگنی میں یہ نام درج ہے ۔ راجہ ہرش دیو کی چہیتی رانی کا نام للہ (للتا) تھا ۔ اب بھی کشمیری پنڈتوں میں اور کشمیری پنڈت گھرانوں میں لڑکیوں کا نام "لل" یا "للتا" رکھا جاتا ہے ۔ گرہستی پریوار میں بحیثیت بہو کے ایک دن اپنی سہیلیوں سے یارہ بل پر یہ کہنا :-

"گَرِہ مارِتن ہُنڈ یا کَٹھ، لَلہِ نیلہ وٹھ ژلِہ نہ زاہنہ"

صاف ظاہر ہے کہ للہ میکے کا نام تھا ۔ مانوس نام ہونے کی وجہ سے واکھوں میں کئی بار اس نے "لل" استعمال کیا ہے ۔ ان واقعات کی موجودگی میں "لل" نام کے ساتھ بیہودہ روایت پیوست کرنا لاعلمی اور جہالت کا ثبوت ہے ۔ للہ دید نے سسرال میں کوئی سکھ نہیں دیکھا ہے، بلکہ اپنی کینہ پرور جاہل ساس کے ہاتھوں بارہاں سال نیم فاقہ کشی میں دن گذارتی رہی اور شکایت کبھی زبان پر آنے نہ دی ۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیری عوام لل دید کو صبر قربانی ایثار اور پاکدامنی کا مجسمہ قرار دیتے ہیں ۔ اگرچہ سسرال سے اس نازیبا سلوک نے لل دید کے حساس دل کو ٹھیس اور کوفت دی ہوگی مگر اسی سلوک نے لل دید کی شاعرانہ صیلت کو جِلا بخشی ہے ۔ کیونکہ بقول کسی انگریزی شاعر کے :-

The Sweetest Songs are those, which
Speak of Saddest things.

اگرچہ لل دید سے پہلے کشمیری زبان میں پد، واکھ شرکوں کا چلن تھا، مگر ان میں سے اسوائے شتی کنٹھ کے "مہانے پرکاش" کے اور "بھبور لولر" کے لولو کے بغیر ہمیں کچھ دستیاب نہیں ہے ۔ لل دید ہی کشمیر کی وہ پہلی دختر نیک اختر ہے، جس نے کشمیری زبان میں واکھ موزوں کرکے کشمیری ادب اور کشمیری شاعری کی سنگ بنیاد ڈالی ۔ کشمیری زبان میں فن شاعری کو جنم دیا اور اس شاعری میں وہ مٹھاس اور دلاویزی بھر دی کہ صدیاں گذرنے کے باوجود لل دید کی شاعری تا ہنوز ہر دلعزیز اور دل پذیر بھی ہے ۔ کشمیر میں خواہ

وہ بوڑھا ہو یا جوان، خواندہ ہو یا ناخواندہ، عورت ہو یا مرد، جس کا دل یہ واکھ ترنم میں سن کر وجد میں آ کر نہ جھومتا ہو۔ وہ پیدائشی شاعرہ تھی۔ اُس کی روزمرہ بات چیت بھی جو ہم تک سینہ بہ سینہ پہنچ چکی ہے، اِس بات کی وضاحت کرتی ہے مثلاً:-

"گھرہ مارتن ہنڈ یا کھٹ، للہ نیلہ وٹھ ژلہ نہ زانہہ"۔

نیھنے منز شیخ (امام) نندہ ریشی کو مخاطب کر کے:-

"بیہ منز چھو کھینہ، چتہ چھو کا منز چھان"

یا

"کھر منبا ترا وُن یلہ"۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک پیدائشی شاعرہ جس کو زبان پر مکمل عبور حاصل ہو، شعر موزوں کرتے وقت لفظوں کے ساتھ کھیل کر کسی لفظ کا ایک معنی اور کبھی ذومعنی بنانا، بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ لفظوں کی آلٹریشن (ALLITERATION) یا انوپراس (تجنیس) دیکھ کر ذرا داد دیجئے:-

راوُن اَندرے راوُن رووُم

لُولہ ۔ لَلِہ ۔ کَلِہ ۔ لَلہ لُووُم

پانس لاگتھ رُودکھ مہ ژی۔ مہ ژی ژھانڈان لُوسم دوہ

پانس منز ییلہ ڈیوٹھک مہ ژے، ژہ تہ پانس ڈیوتم ژھوہ۔

راون، لُول، ژی، اِن تین لفظوں کا گوناگوں فنکارانہ استعمال دیکھ کر ہی پتہ چلتا ہے کہ پیدائشی شاعروں کے کیا خصوصیات ہوتے ہیں۔ وہ ایک جادوگر کی طرح لفظوں کے ساتھ کس طرح کھیلتے رہتے ہیں۔

خیر لل دید کی عمر غالباً تیس سال کے لگ بھگ ہوگی، جب اُس کی روحانی عظمت کا راز طشت از بام ہو جاتا ہے اور اُس کو گھر بار تیاگنے کے بغیر اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ خاوند کے ہاتھوں کا ندھے پر پانی کے مٹکے کا ٹوٹ جانا اور پانی کے بکھر جانے کے

بجائے معلق رہنا، کھڑکی سے پھینکے ہوئے پانی سے لل تراگ کا ظاہر ہونا ۔ اِن دو واقعات نے لل دید کی شہرت کو جنگلی آگ کی طرح کشمیر بھر میں پھیلا دیا ہوگا ۔ عام کشمیری جو ایسے واقعات دیکھنے کے متلاشی اور سنسنی خیز خبروں کے تاک میں اب بھی بیٹھے رہنے کی عادی ہیں ۔ پانپور کے جانب جوق در جوق درشن کے لئے دوڑ پڑے ہوں گے ۔ ایسے بِن بلائے ناگہانی عوام کے جم غفیر کی کھلبلی سے اور اپنی آزردہ دِل کے پس منظر میں لل دید نے گھر تیاگ لینا ہی مناسب سمجھا ہوگا ۔ بہر حال روایت بھی یہی ہے کہ لل دید نے اِن واقعات کے بعد گرہست سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور وجدانی حالت میں میرا بائی کی طرح دِل کی گہرائیوں سے سوز و گداز میں ڈوبے ہوئے واکھ گاتی رہی ہوگی جو عوام الناس نے دودھ اور شکر کی طرح پی ڈالے اور سننے والوں کیلئے جزو ایمان بن کر رہ گئے ۔

لل دید کے کلام میں دیہاتی روح پرور اور پُر سکون ماحول کی چھاپ عیاں ہے ۔ یہاں شہر کی گھما گھمی نظر نہیں آتی ۔ دیہاتی ماحول سے استعارات اور تشبیہات اِس طرح چن چن کر واکھوں میں موزوں کئے ہیں، جو سننے والوں کے آنکھوں کے سامنے ایک منظر پیدا کرتے ہیں، مثلاً

آمہ پنہٕ سدرس ۔ ناوٕ تارٕ، پترٕ لوٗ قلفہٕ روٗس وان، پہلہٕ روٗس کھیوٗل، گیانہٕ مارگ ہاکہٕ وار، اکھ ئے منا تراون کھر با، گونگہٕ وار کھیتہٕ، مان صوتہٕ پوٗلی کرنچہٕ، پوٗت زوٗنہٕ، تیوٗ تھ کیاہ وولہٕ یتھ، دمی ڈیوٗٹھم شبنم، سوٗر پیوانی، یہی پن پنیتھ، ہالو کیتھ گرٹہٕ، کس ڈنگہٕ، کپسہٕ پوش، سنزتہٕ صابن وغیرہ ۔

لل دید کے کلام میں اختصار، مکمل چستی و بندش، خیالات کی گہرائی، استعارات تشبیہات کا مناسب اور برمحل استعمال، جیسے قوس و قزح کی رنگا رنگی، واکھ کا ہر مصرع اپنے طور مکمل اور بامعنی، واکھ کے چاروں مصرعے ملا کر پڑھنے والے کیلئے ایک پیغام بن جاتا ہے ۔ اِس کے کلام میں صداقت، فکری جدت، مضمون آفرینی اور عوام کے دِلوں سے قربت حاصل ہے ۔ ریاضت، عبادت، اور قوت ایمان، لل دید کے واکھوں میں صاف ظاہر ہے ۔ لل دید نے اُس کشمیر کے ذکر و فکر کا احیا کرنا ۔

کرنا چاہتا ہے۔ جو بودھوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ وراثت ہے۔ اُس نے بھارتی فلسفہ میں حقیقت پسندی۔ اثبات اور ذاتی تجربے کا اضافہ کیا ہے۔ لل دید کی شاعری دردمند دلوں کے مرہم۔ تشنہ لبوں کے لئے آبِ حیات اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعل راہ ہے۔ لل دید نے اپنا کلام اور پیغام عوام الناس کی زبان میں ہی عوام کو سنایا۔ جو راز پستکوں میں دفن تھے، وہ غریبوں کی جھونپڑیوں تک پہنچائے۔ مان لیا کہ لل دید کے کلام میں شیومت کا پہلو زیادہ عیاں ہے۔ مگر یہ لل دید کا ہی اندازِ فکر اور شاعرانہ فن ہے، جس نے شیوازم جیسے دقیق فلسفے کو اپنی شاعرانہ فن سے ہمیشہ کے لئے ایک معطر، تر و تازہ گلدستہ بنا کر آئندہ نسلوں کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔

لل ناگ موضع پانپور کے مرکز میں محلہ وزنگہ بل میں واقع ہے۔ اِس کا نمبر کھیوٹ ۲۳۴ من، نمبر کھاتہ ۲۰۴-۶۰۴، نمبر خسرہ ۲۰۳۸ اور کل رقبہ ۸ کنال ۱۰ مرلے ہے۔ اِس کی لمبائی ۲۵۰ فٹ، چوڑائی ۵۰ فٹ اور گہرائی ۳-۸ ہے۔ اِس کی موجودہ حالت بوجہ عدم توجہی پانپور ٹاؤن ایریا کمیٹی خستہ اور افسوسناک ہے۔ اِس کی موجودہ شکل ایک جوہڑ کی ہے۔ روایت ہے کہ یہ تالاب آج تک کبھی نہیں سوکھا ہے۔

لل دید کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز زوال پذیر ہے، کیونکہ وہ اپنے مرکز سے دور ہے۔ ہر چیز اپنے اصلی منبع کی طرف جانے کے لئے رواں دواں ہے جس طرح ایک پہاڑی نالہ دریا کے ساتھ مل جانے کے لئے بے تاب دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت پانے کے لئے جسم کو اذیت دینا غیر ضروری ہے۔ ایک طالب حق گھر میں ہی رہ کر اپنے لئے راہ نجات حاصل کر سکتا ہے۔ بت پرستی۔ فرقہ بندی۔ دوئی۔ ریاکاری۔ خود غرضی نجات پانے کے لئے سدِ راہ ثابت ہوتے ہیں۔ کائنات کا مرکز روشنی اور لامحدودیت ہے۔ موت ڈراونی نہیں، جیسا کہ شاستروں میں

اِس کی تصویر کھینچی گئی ہے۔موت تکمیل پانے کا ایک وسیلہ ہے۔ خدمتِ خلق وحدت کا خیال اور میانہ روی ہی صراۃ المستقیم ہے۔

ماہر لعنیات کے اِس نظریہ کے باوجود کہ کسی ملک کی زبان پانچسو سال گذر جانے کے بعد بدل جانی لازمی ہے۔ مگر لل دید کی شاعری چھ سو سال گذر جانے کے باوجود اب بھی تروتازہ، شگفتہ اور دِل لبھانے والی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ لل دید نے اپنے روحانی تجربوں کو ذاتی تجربے کی کسوٹی پر پہلے پرکھ لیا ہے، پھر اپنے اِردگرد کے ماحول سے مانوس اِستعارے اور تشبیہات چن کر اُن سے وہ واکھ وضع کئے، جو سُننے والے فوراً سن کر اور سمجھ کر ازبر کرتے تھے۔ روحانیت کے دقیق سے دقیق مسائل اور زبان کے آسان تمثیلوں میں سمجھا کر لل دید نے وہ کمال کر دِکھایا ہے، جو اُس کا کوئی پیش رَو نہ کر سکا تھا۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس نے بھی اپنے پرچار کے لئے ایسا ہی طریقہ اِختیار کیا تھا۔ جس پرچار کے سُننے سے وہ سامعین کا دِل موہ لیتا تھا۔

لل دید کا کلام۔ صداقت۔ فکری جدت۔ مضمون آفرینی۔ اِستعارات اور تشبیہات کا مرکب ہے۔ اُس کی شاعری عوام کے دِلوں کے قریب رہی ہے۔ اُس کا پیغام پاکھنڈ کے خلاف ایک فنی احتجاج تھا۔ اُس نے عوام کی اُمنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ وہ اِنسان برادری۔ ہمدردی۔ رواداری کی علمبردار تھی۔ مذہبی منافرت۔ تعصب۔ گروہ بندی بت پرستی۔ اور جانوروں کی قربانی کی خلاف تھی۔ اُس نے عوام کے نبض پر اُنگلی رکھ کر واکھ موزوں کئے ہیں۔ یہ واکھ لمبے چوڑے نہیں۔ کہاوتوں کی شکل میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زبانی زدِ عام ہو گئے اور کشمیری آج تک اِن واکھوں کو پوجتے آرہے ہیں۔ یہ کہاوتیں مقولہ جات آج تک رائج الوقت ہیں اور کشمیری لغات کا ایک مرکزی باب بن چکے ہیں۔ مثلاً تار دین... زُوِ بر مَن... لوح لنگر... مَن پَرزن... اَن رَوتُن... ابکھ چھان... تلھ رویس وأن

پہلہِ رُوس کھیوٗل - پہٕ پَن ..... سُمہ تہٕ تار ..... پرمسَ لگُن .... دوٗمٹس پیٖنز خرٚس گوٗر دِیُون - سِکہٕ شاھس ہیوٗل وُدُن - کوٗم پاجَن تیل ...... زاکھ تہٕ دٔژُن راوُن تیتوٗل - ہندٕنین گنٹہٕ کاد - کِھنہ کھِنہ کرُن ..... وونڈہ وَزُن .... وَرزِنہ داوَہ ..... مَندچھہ آنکل ..... زِلوتال پھجم ..... اننیہٕ بچھ ..... برنی تار .. .. وگہِ اَتن .... کلَ گنتیٕ .... بیتہٕ راوُن .... لبہٕ انَن ..... ہلہِ پمپوٗش .... گرٹن ہیوِن گلُ .... پیتہٕ وَتھہ دوٗز - پیرتہٕ پان سوٗم موٗن ..... دوٗہ لوٗسُن .... اَچھ ناگوٗ لگیٕ ..... آورَے آلوٗ .... بَر پیچھہٕ ہوٗنی ..... شیج بونیٕ - دوٗہ راوہ پاؤُن . سترٕ .... وغیرہ وغیرہ - یہ الفاظ بدستور آج تک ہم بغیر کسی ہیر پھیر کے استعمال کر رہے ہیں - یہ شاعر کی عظمت نہیں تو اور کیا ہے ؟

گیارہ طبقوں پر مشتمل زینہ ڈب کا اب پتہ نہیں کہ وہ کہاں تھی - پرہسپورہ کو اب لوگ پتھروں کا شہر کہتے ہیں - یہ للہ دیِد کا ہی کلام تھا، جو آج تک زوال پذیر نہیں ہونے پایا - اگرچہ اب تک چھ صدیاں گذرنے کو آئی ہیں -

— - —

للہ دید کا سالِ ولادت ؟

ایک شاعر کو صحیح طور سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اُس کے ہمعصر زمانہ کا بغور مطالعہ کیا جاوے۔ (جرمن شاعر)۔

گیٹے (Goethe) کے اِس مقولے کے تحت للہ دید کو بخوبی سمجھنے سے پہلے ہمیں اُن کے زمانے اور سالِ ولادت کا تعیّن کرنا از بس ضروری ہے۔ تاریخ سے ہمیں اُس زمانے کے متعلق کافی مواد حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر للہ دید کے سالِ ولادت کا تعیّن کرنے کے بارے میں ہمیں کئی دِقتوں کا سامنا ہے۔ مثلاً للہ دید کے ہمعصر تاریخ نویس جوتراج نے راج ترنگنی میں للہ دید کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ البتہ علاؤالدین کے بیٹے شہاب الدین کی ایک یوگنی سے ملاقات وغیرہ کا ذکر ہے۔ بہارستان شاہی میں ایسا ذکر ہے۔ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری نے اپنی تصنیف میں یوں لکھا ہے :۔

"للہ عارفہ سلطان علاؤالدین ۵۹-۱۳۴۷ء کے عہد حکومت میں مشہور ہوئی۔ شہرت کے وجوہات' للہ ترگا کا نمودار ہونا۔ گھریلو اور خانگی زندگی کو خیر باد کرنا۔ شہزادہ شہاب الدین کا ایک یوگنی سے ملاقات وغیرہ وغیرہ۔ یہ یوگنی کون تھی ؟ تاریخ کشمیر "گوہر عالم" جو ۸۶-۱۷۸۵ء میں لکھی گئی ہے۔ اُس کے مصنف نے وثوق کے ساتھ اِسبات کی تصدیق کی ہے کہ یوگنی للہ عارفہ تھیں۔ اِس کے بعد مجموعۃ التواریخ جو پنڈت بیربل کاچرو نے سال ۳۶-۱۸۳۵ء میں تصنیف کی ہے۔ یوگنی 'للہ دید' کے نام سے ظاہر کی گئی ہے۔ جوتراج کی راج ترنگنی میں للہ دید کے نام کی عدم موجودگی یہ ظاہر نہیں کرتی کہ کشمیر میں للہ دید نام کی کوئی شخصیت نہیں گذری ہے۔ راج ترنگنی کے نام سے ظاہر ہے کشمیر کے راجاؤں کے عروج و زوال یا مدوجذر کی ایک مسلسل کہانی ہے۔ یہ ایک مصدقہ بات ہے

کہ شیوازم یا تنتر کا۔ کشمیر کا بے بدل فلسفہ ہے۔ آچاریہ ابھینوگپت نے اس کی آبیاری کی ہے۔ مگر اس کے باوجود راج ترنگنی میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ شاید مورخ نے اس زمانے کے دستور کے مطابق اس کا ذکر کرنا موزوں نہیں سمجھا ہوگا۔ اس عام دستور کے مطابق للہ دید، نہ کسی شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی، نا ہی کوئی مشہور ریفارمر تھی۔ کسی نئے دھرم کی بھی اس نے بنیاد نہیں ڈالی تھی۔ اس نے خود کہا ہے:-

زنم پراوتھ دِلونا ژھونڈم۔ لوُبن بھوگن برٔم نا پرٕ ے
سوٗ میۓ آہارا سٹھاہ زوٗنم۔ ژوٗلم دُکھ دوٗد پولم دٔ ے۔

بھلا ایسے پس منظر میں للہ دید کا راجہ ترنگنی میں کیونکر ذکر ہوتا اور کس لئے۔ للہ دید کی تعلیم اس وقت کے براہمن ازم کے برخلاف تھی جس کی بنیاد کھوکھلی ہو چکی تھی۔ بھلا اس قسم کے براہمن جن کی رسائی شاہی دربار تک تھی، کیونکر کسی کتاب میں للہ دید کا ذکر تعبیر کرتے۔ جو نراج ایسے ہی براہمن طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔
تاریخ پیدائش یا سال ولادت کے بارہ میں واقعات کشمیر میں خواجہ اعظم دیدہ مری صاحب لکھتے ہیں کہ للہ دید نے علاوالدین کے عہد حکومت میں عروج حاصل کیا۔ "للہ دید در زمانہ علاوالدین ظہور شش نمود"۔ علاوالدین ۵۹-۱۳۴۷ء تک کشمیر کے سلطان تھے۔ عبدالوہاب شائق صاحب، جس نے منظوم واقعات کشمیر لکھی ہے۔ للہ دید کے سال ولادت کا یوں ذکر کیا ہے (قرنوں بود بر ہفت صد سی و پنج، یعنی ۷۳۵ھ ہجری بمطابق ۳۵-۱۳۳۴ء تھا۔ اس سے یہ صاف عیاں ہے، کہ اگر للہ دید علاوالدین کے عہد حکومت میں مشہور ہوئی، تو اس کی عمر خالص باراں سال ہوتی ہے، جو ناممکن ہے۔ اس قسم کے تضاد سے صاف ظاہر ہے کہ شائق صاحب اور دیگر قلم کاروں کا یہ بیان کرنا کہ للہ دید چودہویں صدی کے وسط میں پیدا ہوئی تھیں، کلیتاً غلط ہے۔ پھر صحیح سال ولادت کیا ہو سکتا ہے؟

میں حتی الوسیع کوشش کروں گا۔
ذولچو تاتاری کی لرزہ خیز غارتگری سال ۱۳۲۰ ۱۳۱۳ میں وادی کشمیر میں عمل میں آئی ہے۔ لوٹ مار، قتل و آتشزنی کا یہ عمل آٹھ مہینے جاری رہا ہے۔ اُس وقت اہالیان کشمیر جان بچانے کے لئے جنگلوں اور غاروں میں چھپ گئے تھے اور وادی کشمیر بے چراغ ہوگئی تھی۔ پہاڑوں اور جنگلوں سے واپسی پر عوام کو بیج بونے کے لئے کچھ دانے تک میسر نہ تھے۔ اِسی لئے وادی میں قحط پڑگیا تھا۔ یہ المناک سانحہ دس۔ بارا سال تک عوام کے ذہنوں سے نہیں اُترا ہوگا اور قدرتی امر ہے کہ اِس وقفے کے دوران جو بچے کشمیر میں پیدا ہوئے ہونگے، اُن کے دِلوں میں اس سانحہ کا شائبہ تک موجود نہ رہا ہوگا۔
سال ۱۹۴۷ء میں قبائیلوں کا لوٹ مار، قتل آتشزدگی چھ سال کے مختصر سے وقفے میں یعنی سال ۱۹۵۳ء تک قصۂ پارینہ بن کر رہ گیا۔ للہ دید کے کلام میں اِس دہشت انگیزی کا اِشارہ تک نہیں مِلتا۔ اِسی لئے للہ دید کا سال ولادت ۱۳۱۷ء سے سال ۱۳۲۰ء عیسوی کے درمیان ہونا قرین قیاس ہے کیونکہ:-
(۱)۔ خواجہ اعظم حضرت دیدہ مری کے فرمودہ کے مطابق للہ دید نے علاوالدین کے عہد حکومت میں شہرت اور عروج حاصل کیا۔ اُس وقت للہ دید کی عمر ۳۰ اور ۳۳ سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ للہ دید اُس وقت مشہور ہوئی، جب اُس نے سسرال میں ۱۲ یا ۱۳ سال گذارے تھے۔ اگر ۱۸ سال کی عمر میں اُس کی شادی ہوئی تو سسرال میں ۱۲ سال رہ کر اُس کی عمر گھر تیاگنے کے وقت ۳۰ سال سے کم نہیں ہوسکتی۔ جو عمر خیالات میں پختگی کی ضامن ہے، شہرت پانے کا وقت ہے سنیاس دھارن کرنے کا یا کسی معجزے کا رونما کرنا موزوں ترین عمر ہے۔

(۲) شیخ العالم شیخ نورالدین ولی کے یوم ولادت کے تین دِن اندر اندر لل دید کا موضع کیموہ پونہچ کر " زینہ مند چھوکنہ 'چنہ چھوکھا مند چھان " کہہ کر اُس کو ماں کے چھاتی سے دودھ پینے کے لئے راغب کرنا ایک حقیقی امر ہے ۔ شیخ العالم کا سال ولادت ۱۳۷۷ء ہے ۔ اِس لئے اُس وقت لل دید کی عمر ۶۰ سال یا یا سٹھ سال کے درمیان ہوگی ۔ جب لل دید کی روحانیت بام عروج پر تھی ۔

(۳) اگر لل دید کا سورگباشں ہونا بقول خواجہ اعظم دیدہ مری سلطان شہاب الدین ۱۳۶۹-۸۳ء میں کشمیر کے فرمانروا رہے ہیں ۔ اِس لئے اُس وقت لل دید کی عمر ۷۱ سال کی ہوگی ۔ یہ عمر اُس وقت کے حفظان صحت کے اصول اور معیار زندگی زیر نظر رکھ کر خاص لمبی عمر سمجھی جا سکتی ہے ۔ جس سے اِس امر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ لل دید خاصی عمر پانے کے بعد سورگباش ہوئی ہے ۔

(۴) مختلف نور ناموں کی تذکیرات سے اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ لل دید کے وصال حق کے وقت شیخ العالم ایک کمسن لڑکے تھے ۔ یعنی اِس حساب سے وہ دس یا گیاراں سال کی عمر کے تھے ۔ یہ تب صحیح ہو سکتا ہے جب لل دید کا سال ولادت ۱۳۱۷ء اور سال ۱۳۲۰ء کے درمیان مان لیا جائیگا ۔

مندرجہ صدر امورات اور لل دید کا سکندر بت شکن کی عہد حکومت سے بہت پہلے سورگباشں ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ لل دید چودہویں صدی کی اوائل میں پیدا ہوئی تھی ۔ اور اُس کا اِسی صدی کے لگ بھگ وفات پانا قیاس کیا جاتا ہے ۔ اِس لئے لل دید کا سال ولادت سال ۱۳۱۷ء اور سال ۱۳۲۰ء کے درمیان ہونا لازمی ہے ۔

— . —

لل دید کا زمانہ

چودہویں صدی کی ابتدا تمام عالم کے لئے المناک ہی نہیں، دوررس نتائج کا حامل بھی رہی ہے۔ اِس صدی کے ابتداء میں براعظم یورپ میں کالا طاعون ظاہر ہوا۔ چنانچہ صرف برطانیہ کی ایک تہائی آبادی اس طاعون کی نذر ہوئی۔ قدرت کے بعد انسانی ہاتھوں بھی یہی حال رہا۔ چنانچہ امیر تیمور جس کو عرف عام میں تیمور لنگ کہتے تھے۔ ایک گڈریا ہوتے ہوئے اپنی شجاعت تدبّر، اور جنگجویانہ طبعیت کے بل بوتے پر اُس وقت کے معلوم دُنیا کے نصف حصے پر قبضہ کر بیٹھا۔ اُس نے سال ۱۳۵۹ھ میں ملک ایران پر اپنا تسلط قائم کیا۔ اُس نے لوٹ مار۔ قتل اور آتشزدگی سے دورِ چنگیز خانی کی یاد تازہ کر دی۔ اُس نے مسلمانوں کے ایک فرقے (سیدوں) پر گوناگوں ظلم وستم ڈھائے۔ یہاں تک کہ سنٹرل ایشیاء سے سیدوں کی ایک جم غفیر ترکِ وطن پر مجبور ہوئی۔ اِنہی تارکانِ وطن میں سے ایک قافلہ میر سید علی ہمدانی کی رہنمائی میں کشمیر آپہنچا۔ قحط۔ وبا اور امیر تیمور کے لرزہ خیز ظلم وستم نے اِن کو اپنا وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہی مہاجرین افغانستان سے ہوتے ہوئے یہاں پہنچے۔ اُس وقت کشمیر میں ہندو راجاؤں کی حکومت تقریباً ساڑھے چار ہزار سال کے بعد زوال پذیر تھی۔ سلطنت کشمیر جو مہاراجہ للتادتیہ اور اُس کے بعد سلطان شہاب الدین کے دورِ حکومت میں باختر، قندھار، کابل، قنوج، غزنی اور نیپال تک پھیلی تھی، پھر سمیٹ کر ۸۰×25 میل وادی تک محدود ہو کر رہ گئی اور یہ خطہ اور بھی چھوٹے چھوٹے کٹھ راجاؤں کی جاگیروں میں بٹ چکی تھی۔ ڈامر، اور دیگر جنگجو فرقے، جس شخص کی طرفداری اور رعایت کرتے، وہی ملک کا راجا بن سکتا تھا۔ اِسی دوران ذولچو (ذوالقدر خان) جو ایک تاتاری لٹیرا تھا، ناگہانی قہر الٰہی کی طرح ملک کشمیر پر نازل ہوا تھا۔

اُس کے خوف کے زیر اثر اور ملک کے اندر براہمنوں کی عدم تعاون سے راجہ سہدیو ملک چھوڑ کر بھاگ نکلا اور رامچندر اس کا کمانڈر اور وزیر اعظم سونہ مرگ کی طرف بھاگ کر گگن گیر قلعہ میں وارد گیر سے بچنے کے خاطر قلعہ ہی میں روپوش ہوا۔ سہدیو اگرچہ دل سے کمزور تھا، مگر سخاوت اور مہمان نوازی میں وہ کسی سے پیچھے نہیں تھا۔ یہ مہمان نوازی ابھی تک کشمیریوں کی گھٹی میں بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کے عہد حکومت میں یہاں تین اجنبی (۱) ریچن شاہ (۲) شاہ میر (۳) لنکر چک وارد کشمیر ہوئے۔ سہدیو نے ان اجنبیوں کی دردانگیز کہانیاں سن کر اُن کی عزت افزائی ہی نہیں کی بلکہ منصب اور جاگیر تک عطا کئے۔ یہ تینوں وطن سے بے وطن۔ اپنے دشمنوں کے خون آشام تلواروں سے بچ کر یہ تارکان وطن کشمیر میں پناہ ڈھونڈنے کے لئے آئے۔ چنانچہ مہاجرین کو قدرت نے اِن کو اپنی تقدیر سنوارنے کے لئے یہاں بھیجا تھا۔ اِن نوواردوں کے لئے یہاں کی آب وہوا راست آگئی۔ ریچن شاہ نے اپنے محسن رامچندر کا قلعہ گگن گیر میں سفاکانہ طور پر قتل کیا اور بدکردار اور ریاکار اُمرا کی امداد سے سرینگر کی جانب کوچ کرکے بغیر کسی خون وخرابہ کے یا مزاحمت کے راجہ سنگھاسن پر بیٹھ گیا اور شاہ میر کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا۔

کوتاہ اندیش اور نام نہاد براہمنوں کی ذہانت بھی ملاحظہ ہو۔ انہوں نے ریچن شاہ کو دیواسوامن کے احکام کے تحت ہندو دھرم میں داخل کرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ اُس کی ناک چپٹی تھی اور وہ بوٹہ قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اُن کے انکار پر ہی ریچن نے اسلام قبول کیا۔ صدرالدین نام پایا اور کشمیر کا پہلا مسلمان حکمران کہلایا۔ اُسنے مرحوم رامچندر کی لڑکی کوٹہ رانی سے شادی کی۔

ریچن شاہ ابھی راج سنگھاسن پر اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ ناراض کوٹہ راجاؤں نے سہدیو کے بھتیجے اُودیان دیو کو اپنا لیڈر مقرر کرکے ریچن شاہ کا خاتمہ کیا۔ قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اُودیان دیو ابھی سنگھاسن پر بیٹھا ہی

تھا کہ اچھلا نام کا کوئی دوسرا تاتاری لٹیرا ایک خونخوار بھیڑیئے کی طرح بدقسمت کشمیر پر جھپٹنے کو ہی تھا کہ کشیمریوں کو ذوبچو کا ظلم یاد آیا اور کوٹہ رانی کے جھنڈے تلے سب راجے اکٹھے ہوئے اور رانی کے ہدایت کے تحت ایک جرار لشکر کو ترتیب دے کر شاہ میر کو کمانڈر بنا کر اچھلا کی سرکوبی اور مقابلے کے لئے روانہ کیا گیا۔ راجہ ادویان دیو بذات خود خوف کے مارے ملک چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اس ناامیدی کے پس منظر میں شاہ میر نے تاتاری کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تاتاری شکست کھا کر بھاگ گیا۔ شاہ میر عوام کی نظروں میں ہیرو بن گیا۔ اس نے کشمیر میں داخل ہو کر ادویان دیو کو واپس بلوایا اور ان کو راج سنگھاسن پر بٹھایا۔ ادویان دیو مٹی کے مادھو سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ وہ پرلے درجے کا بزدل۔ کایر اور بے وقوف تھا۔ مکار اور ریاکار براہمنوں نے اس کو خیالی جنت حاصل کرنے کیلئے یگیہ۔ تپ۔ دان۔ شانکتہ پوجا میں اس قدر راغب کر رکھا تھا کہ وہ امورات سلطنت سے بے خبر رہا کرتا تھا۔ امور سلطنت کوٹہ رانی سرانجام دیتی تھی۔ اہنسا کا بھوت اس پر یوں سوار تھا کہ وہ اپنے سواری کے گھوڑے کے سموں پر چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں بندھواتا تھا تاکہ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے یا پرندے روندے نہ جاویں۔ اس پس منظر میں لل دیدؔ کا یہ واکھ کس قدر موزوں دکھائی دیتا ہے:-

گاٹلاہ اکھ ووچھم بوچھہ سیت مران
پن ذن ہران پوہ نیہ داوہ لہ۔
نشبدھ اکھ وچھم وازس ماران
تنہ لل بہ پراران چھنم نہ پراہ۔

ادویان دیو سے بھلا اور کون نشبدھ ہو سکتا تھا؟

گیتا پاٹھی، ریاکار براہمن جو قدامت پسند، کٹر پنتھی بن کر عالم انسانیت پر

ناسُور کی صورت میں موجود تھے۔ اُن کی لاعلمی، جہالت اور خودپسندی پر چوٹ کرتے ہوئے کیا یہ برمحل اور موزون ترین واکھ نہیں :-

آوچاری پوتھیت ہا چھم مالہِ پَران
ہُبنہ طوطہ پَران " رام " پنجرس
گیتا پَران تہ ہیچھاَ لبا اَن
پَرم گیتا نہ پَران چھس۔

ملک کا راج سنگھاسن ایک نوکر کے قبضے میں آتے دیکھ کر "کوٹہ رانی جو اُدَویان دیو کی پٹ رانی تھی' قلعہ اندرکوٹ میں محصور ہوکر ہتھیار ڈال دیتی ہے اور ایک وقت کے معمولی نوکر کے ساتھ شادی رچانے کے لئے آمادہ ہوجاتی ہے۔ ایسے گوناگون رنگ بدلنے والے زمانے کو دیکھ کر للِ دِید کا یہ واکھ برمحل نہیں تو اور کیا ہے ؟

دِیٹھ ڈیوٹھم گیہہ دزہٕ وَتی
دِیٹھ ڈیوٹھم دَہٕ نہ نہٕ ساس۔
دِیٹھ ڈیٹھم پانڈون ہنز ماجی۔
دِیٹھ ڈیٹھم کراجن ماس۔

چودھویں صدی میں کشمیر کے اندر جو انقلاب برپا ہوا۔ اُس وقت کے حالات مایوس کُن تھے۔ ملک کے باہر اور ملک کے اندر حکمران طبقے میں اخلاقی گراوٹ' اور خودغرضی غالب تھی۔ دَرباری ایوانوں میں فریب کاری' نمک حرامی اور دھوکہ دہی عام تھی۔ فوج میں مقامی لوگوں کے بجائے پہاڑی علاقوں کے باشندے بھرتی کئے جاتے تھے۔ محلات کے کشمیری محافظ معمولی افواہ کے زیر اثر اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر عورتوں کی طرح بھاگ کر پناہ گاہوں میں چھپ جاتے تھے اور محلات میں بھگدڑ مچ جاتی تھی۔ براہمن لوگ حکمرانوں کو قدم قدم پر بھوک ہڑتال کی دھمکی دے دے کر پریشان کر رہے تھے۔ سہدیو براہمنوں کے ہی عدم تعاون

کی وجہ سے ذولچو کے حملے کے وقت بھاگ نکلا تھا۔ اِس پس منظر میں لل دید اُس وقت کے براہمنوں کی ریاکاری۔ بُت پرستی۔ وام مارگی پوُجا کے برخلاف تھی۔ وہ عوام کی لاعلمی۔ جہالت، بزدلی سے نالان تھی۔ عوام کو بھیڑوں کی طرح ہانکے جانے سے اُس کا دِل دُکھی رہتا تھا۔ وہ عوام پر اَن پڑھ براہمنوں کی ناجائز گرفت سے سخت پریشان تھی۔ وہ مُردہ دِلوں میں نئی روح پھُونکنے کے متمنی تھی۔ ایک پیدائشی اور حساس شاعر اپنے زمانے کا آئینہ ہوتا ہے اور لل دید ایسا ہی آئینہ ثابت ہوئی ہے۔

جس وقت رینچن شاہ نے اِسلام قبول کرکے صدرالدین نام پایا۔ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اُس کے اُمرا، وزرا نے بھی راجا کے دیکھا دیکھی اِسلام قبول کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی ہوگی۔ کیونکہ کشمیر میں جس وقت براہمن مت کا زوال ہوا اور اُس کی جگہ بدھ مت نے لی۔ اِس دھرم کی تبدیلی کے وقت کوئی خون خرابہ نہیں ہوا۔ عوام نے رواداری کو ترک نہیں کیا۔ وہ نیا مذہب منوانے کے لیۓ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے پر تیار نہیں ہوئے بلکہ ایک ہی گھر میں دو بھائی مختلف مذاہب کے پیرو بن کر ایک ہی چھت کے نیچے رہتے تھے۔ نئے مذہب سے شادی بیاہ میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ سماج کا میل جول بدستور قائم رہا تھا۔ للتادتیہ اگرچہ خود وشنوازم کا پیرو تھا، مگر بودھوں کیلیے اُس نے پرہاسپورہ میں ایک عالیشان بدھ وہار تعمیر کیا۔ دیگر مذاہب کے لیۓ عزت اور رواداری کشمیریوں کی وراثت ہے۔ اِسی طرح اِسلام بھی یہاں منفای طور شاہی دربار کا تختہ اُلٹ جانے سے وجوُد میں آیا۔ شاہ میر کے بغیر اُس کے جانشین اِسی مٹی کے معطر پھُول تھے۔ اِس زمین پر وہ پلے تھے اور اُن کی ذہانت پر کشمیری ماحول کی گہری چھاپ تھی۔ رینچن شاہ نے اِسلام قبول کیا، مگر اُس کی بیوی کوٹہ رانی بدستور ہندو دھرم کا پالن کرتی رہی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان دلچسپ ... اور کٹر ... اپنے براہمنوں کی مرضی کیخلاف

ایک مُسلم بیوہ کے ساتھ ہرگز شادی نہ کرتا۔ (کشتواڑ کے آخری مُسلم راجے کا نام راجا تیغ محمد سنگھ تھا) مورخوں نے تحریر کیا ہے کہ دوسرے ملکوں کے حکمرانوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہنے سے سلطان شہاب الدین کا ایک بار خزانہ عامرہ بالکل خالی ہوگیا۔ وزیروں نے مشورہ دیا کہ ہندوؤں کے مندروں سے سونے اور چاندی کے مورتیاں ضبط کر کے اُن کو پگھلا دیئے جانے کا حکم جاری کیا جاوے تاکہ اس سیم وزر سے رائج الوقت سکے ڈھال دیئے جاویں۔ سلطان شہاب الدین جو رواداری اور دوسروں کے مذاہب کی عزت کرتا تھا، ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ سلمان سلطان کا ایسا رویہ کہ اُس زمانے میں حد سے زیادہ قابلِ تعریف تھا۔ للہ دید نے یہ سن کر ہی یہ واکھ موزون کیا ہوا ہے:-

شِو چھُے تھلِہ تھلِہ روزان
مو زان ہیوُند تہٕ مُسلمان۔
تُرک ہیُے چھُوک تہ پانٕ پرزان
سُوی چھےٚ صاحبس زانٕی زان۔

اسی بادشاہ کے وقت کا ایک تراشیدہ پتھر ملا جس پر شاردا اور فارسی لپی میں یہ درج ہے، کہ چشمہ کوٹھیار کی مرمت سلطان شہاب الدین کے حکم کے تحت عمل میں لائی گئی۔ اسی قسم کے بھائی چارے۔ اخوت۔ رواداری میں رخنہ ڈالنے اور پاش پاش کرنے کے لئے غیر ملکیوں کے زیر اثر آ کر سلطان علی شاہ نے اپنے عہد حکومت میں[1] شیخ العالم شیخ نورالدین ولی کے حرکات و سکنات پر پابندیاں عائد کر دی تھیں تاکہ اس بھائی چارہ اور رواداری کا گلا گھونٹ دیا جاوے۔ مگر اس کے باوجود یہ روشنی کے دو[2] بلند مینار کتنی صدیاں گذرنے کے باوجود آج تک ملکِ کشمیر پر مہر و ماہ کی طرح درخشندہ ہیں اور آئندہ بھی رہینگے۔

۱۔ ... سال ۱۴۱۳۔۱۹ بعد مسیح سے سلطان علی شاہ کے عہد

حکومت میں ایسا بیان ملاحظہ ہو۔ صفحہ ۳ - للؔ دید از پروفیسر جیا لال کول' جو ساہتہ اکیڈیمی کی طرف سے شایع ہوئی ہے۔

۲ - للؔ دید کے کلام میں کسی جگہ ہندو کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے' البتہ " بٹہ " کا لفظ دو[۲] واکھوں میں ہوا ہے۔ لفظ " ہندو " مغرب کی طرف سے آتے ہوئے لوگوں کا ایجاد شدہ ہے۔ سندھو ۔ ہندو کا بگڑا ہوا لفظ ہندو ہے' جو للؔ دید کے زمانہ کے بعد استعمال ہونے لگا ہے۔ لفظ " بٹہ " اب تک استعمال میں چلا آرہا ہے اور قدیم زمانے میں استعمال ہوتا رہا ہے۔

نوٹ :- چونکہ باسکر رازدان نے لفظ ہندو استعمال کیا ہے۔ اس لئے میں نے بھی یہ لفظ بدستور استعمال کیا ہے۔

— - —

شِواِزم ۔صوفی اِزم اور لل دید

نویں صدی کے پہلے نِصف میں وسُوگپت نامی ایک رِشی مہادیو پہاڑی کے دامن میں (ہارون) رہا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اِس رشی کو ہارون کے قریب ایک مسطح بھاری بھرکم پتھر پر کَندہ کئے ہوئے کچھ شِو سوتروں کے مطالعہ کرنے کا الہام ہوا۔ یہ بھاری پتھر اب بھی موقعہ پر موجود ہے۔ اگرچہ اُس پر کندہ کئے ہوئے سوتر موجود نہیں ہیں۔ گیارہویں صدی میں شِو فلسفہ کے ایک عظیم ترین عالِم ابھنوگپتُ نامی گذرے ہیں، جس نے پندراں جلدوں میں تنتر الوک پُستک تصنیف کی ہے اور شواِزم پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ آٹھویں صدی کے آخیر پر کشمیر میں بہت سے مت متانتر پہنچ گئے۔ جن میں سانکھ۔ نیائے۔ یوگ درشن۔ شومت۔ شاکت مت اور ویدانت پہنچے۔ بودھ مت اور براہمن مت یہاں پہلے ہی موجود تھے۔ اِن جملہ مت متانتروں کے سنگم سے یہاں ایک نئے فلسفہ نے جنم لیا۔ جو کشمیری شیواِزم کہلایا۔ رائج الوقت، بدھ دھرم کی جگہ ایسا کوئی دھرم ہی لے سکتا تھا۔ جو منطق کے اصولوں پر اور عقل کی کسوٹی پر پُورا اُتر سکتا۔ کشمیری شِواِزم اِن خصوصیات کا حامل ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اِس دھرم نے یہاں کافی ہردلعزیزی حاصل کی اور بدھ مت کو یہاں سے باہر دھکیلنے میں کامیاب رہا۔ شِواِزم کے چند مختصر اصول یہ ہیں:۔

۱۔ یہ کائینات حقیقی ہے کیونکہ اِس کا منبع حقیقت ہے۔ اِس کو سراب یا خواب قرار دینا عقل کا خون کرنا ہے۔

۲۔ شیواِزم ذات پات۔ تفرقہ بازی یا فرقہ بندی کا قائل نہیں۔ اِس میں دقیانوسی رسم و رواج کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

۳۔ اِس دھرم کے سامنے چانڈالی اور براہمن ایک ہیں۔ دونوں اِس دھرم

کے الویائی اور پرچارک بن سکتے ہیں۔

(۴)۔ اِس دھرم کے ماننے والے کو دُنیا ترک کرنے کی ضرورت نہیں۔ گھر میں ۔ گرہستی بن کر ایک انسان اِس دھرم کے رُو سے اپنے لئے راہ نجات ڈھونڈھ سکتا ہے۔

(۵)۔ اِس دھرم میں حقیقت شناسی کا دوسرا نام خود شناسی ہے۔ شِو حقیقت اعلیٰ ہے اور انسان اِس کا ایک جُز ہے۔ وہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو۔

(۶)۔ شِیوازم کے تین انگ۔ توحید۔ عشق الٰہی اور یوگ ابھیاس ہیں۔

(۷)۔ جسم کو فاقہ کشی کے ذریعے عذاب میں ڈالنا شِیوازم ممنوع قرار دیتا ہے۔ کھانے، پینے، سونے، جاگنے میں اعتدال قائم رکھنا ضروری ہے۔

(۸) محبوب الٰہی کا دیدار۔ ایک انسان کو صرف اپنی موجودہ زندگی میں ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جسم خدا کا مندر ہے۔ فوت ہونے کے بعد سب لاحاصل ہے۔

اِس سرسری تشریح کے بعد اَب للہ دید کا کلام شِیوازم کی روشنی میں پرکھ لیں۔ (میری رائے مختلف ہے، جو میں آگے مناسب موقعے پر بیان کروں گا)۔

کشمیر شِیوازم کے رُو سے ہمارے موجودہ کائینات میں خالق عالم کا ظہور بخوبی واضح ہے۔ اِس کائینات کے پرے وہ شُدھ چیتن (PURE — CONSCIOUSNESS) میں بھی جلوہ افروز ہے۔ جو اِدراک انسانی سے پرے ہے۔ وہاں دنیاوی عقل کی رسائی نہیں۔ وہاں تصور کی کمند بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ للہ کا یوں فرمانا ہے:۔

واکھ مانس کول اکول نا اَتے
ژھوپہ مدر اَتہ نا پرویش
روزان شو شکھ نا اَتے
مُتے پیتھ کینہ نہ سنُوے اُپدیش

مذہبی گروہ بندی کے برخلاف یوُں کہنا ہے:۔

شِو چھُے تھَلیہ تھَلیہ روَزان
مُوزان بَٹہ تے مسلمان ۔
نرکھ ہئے چھُوک تہ پان پرزہ ناو
سُوے چھُے صاحبس زانی زان ۔

بہت لوگیوں کو جسم کی ایذا رسانی سے باز رکھنے کے لئے کہا ہے ۔

بُوچھ ترَیشہ نو کریشہ ناد مُون
یانے زھیپہ تانے سِندارن دِہ
پھر کھ چون دھارن تہ پارن ۔
کردہ اُپکارن سوُے چھُے کرِتے ۔

جب ہر طرف وحدت کا جلوہ نظر آئے تو کسی بے زبان ذی روح کا قربان کرنا ٹھیک نہیں کہتے ہیں ۔

دزکاسی شیت لواری
ترُن زل کرے اہار
یہ اُپدیش کم کرُے بٹا
اَزِتین کوس سُترِتین دِیُون آہار ۔

اعتدال اور میانہ روی کے بارے میں کہا ہے ۔

کھینہ کھینہ کران کُن لو واتک ۔
نہ کھینہ گژھک اہنکاری ۔
سُومی کھیہ مالہ سُومی آسکھ ۔
سُومی کھینہ مترٕنے برن تاری

بُت پرستی کے خلاف یُوں کہا ہے :۔

دیو وٹا دیور وٹا پیٹھ بُون چھُے ایکہ وٹا ۔ پُوز کس کرکھ ہوٹہ بٹا (یا ہوتہ بٹا)
کر منس تہ پونس سنگاٹھ

اصلی پوجا کے لئے انسان کے پاس کیا ہونا چاہئے ۔

مَن پُش تے یتره پشانۍ۔ باوکی کسُم لاگ زلیس پوزُے

رشیشِہ رَس گوڈ دپزیس زَل داۍ۔ ژھوپہ منتر شنکر سوٗ آسمہ دزے۔

عشق الہٰی کا ذوق شوق کس قدر آور کیا چاہئے :۔

لولک نار للہِ لولِہ للہٗ لوزم۔ مرتے موٗلس تہ روزس نَہ زمے

انگہ رتِہ زاچ کیاہ تہ رنگ ہوہم "یوٗ" دپن ژلم کیاہ سنہ کرے۔

شیوازم کے یہ نشانات آپ لل دید کے کلام میں دیکھ آئے ۔

اب ذرا صوفی ازم پر بھی سرسری نظر ڈالیں اور یہ دیکھ لیں کہ لل دید کے واکھ اس سے کس قدر اثر پذیر رہے ہیں ۔ پہلے صوفی ازم کی تھوڑی بہت وضاحت کرنی لازمی ہے ۔ اس کی بنیاد ایران میں پڑی ہے ۔ یہ سنی تعلیم سے مختلف ہے ۔ اس کی ابتداء اور ارتقا کھوجنے کی ضرورت نہیں ۔ ہاں اس کے عملی پہلو یوں ہیں :۔

(۱) ۔ انسان کو بیرونی دنیا سے ہٹا کر اپنی مکمل توجہ دل پر مرکوز کرنی چاہئے ۔

(۲) ۔ آنکھیں اور منہ مکمل طور بند ۔

(۳) ۔ زبان تالو کے ساتھ پیوست کرنا ' اوپر کے دانت نچلے دانتوں کے ساتھ دبا کر رکھنا ۔

(۴) ۔ سانس حسب طاقت بند کر کے اسم اعظم لا الا ال الا دل سے پڑھنا ۔

(۵) آماٹا گون پر یقین ۔

(۶) ۔ سادگی اور فقیری کو اپنا آدرش بنانا ۔

(۷) ۔ رواداری مذہب پھیلانے میں زبردستی سے اجتناب وغیرہ وغیرہ ۔

سرسری نظر سے یہ عیاں ہے کہ شیوازم اور صوفی ازم کی نمایاں تفاوت نہیں ۔ مثلاً لیجئے یہ واکھ :۔

ویچھ لِہ دارِہ بَر ترو پہم ۔ پرانہ ژُدُر رٹُم تہ دِیُتمس دم

ہردِچہ کوٹھرہ اندگو تُلم ۔ اوٗمکہ چھوکہ ملُٹس بم ۔

صرف آخری بند میں اُوم کو کلمہ توحید سے بدل ڈالیئے۔ واکھ کے باقی حصے کو شیوہ اِزم کی چھاپ کہیئے یا صوفی اِزم کی چھاپ کہیئے۔ ایک ہی بات ہے۔ اِسی طرح بہت سارے واکھ کہے ہیں، جو صوفی اِزم سے مُناسبت رکھتے ہیں۔ مگر صوفی اِزم یں شیوا اِزم سے زیادہ کوئی کشش نہیں، جو کہ لل دید کو اپنی طرف راغب کرتی جس کا رہنیہ حاصل کرنے کے لئے لل دید کیسی مسلمان درویش فقیر یا صوفی کو اپنا مرشد بناتی اور اُس سے فیض حاصل کرتی۔ کسی مُسلم عالم کے استقبال کے لیئے سات پڑاؤ دوڑ پڑتی۔ وہ صوفیوں یا درویشوں کے کشف وکرامات سے متاثر ہو سکتی تھی؟ وہ بذات خود کشف وکرامات کی وجہ سے ہی شہرت پا چکی تھی۔ اور خود فرمایا ہے کہ کشف وکرامات شعبدہ بازی اور جادوگری سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے یہ عوام کو دھوکہ دینے کا ایک حربہ ہے۔"

دراصل بات یوں ہے کہ لل دید کے وفات کے دو تلو سال بعد بابا علی رینہ نے ۵۷۵ھ ہجری میں تذکرہ العارفین میں اِن واقعات کی تشہیر کی ہے جو من گھڑت اور حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ہی یہ بات ظاہر کی ہے کہ بیرونی ہندوؤں اور مسلمانوں کو کشمیریوں کی یک جہتی اور بھائی چارہ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ اِس لئے اِن کے ہی ایما پر ایسے بیانات اور تذکرات قلمبند ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً ایک خود ساختہ مورخ لکھ بیٹھے ہیں، کہ محمود غزنوی کشمیر آیا۔ شنکر آچاریہ پہاڑی پر نماز پیشین ادا کی اور پھر ہزاروں ہندوؤں کو اسلام قبول کرایا۔" کیا کوئی اِس دروغ گوئی پر یقین کر سکتا ہے؟ جیسا کہ ہر لکھا پڑھا جانتا ہے کہ محمود غزنوی نے دو دفعہ کشمیر پر فوج کشی کی، اور دونوں مرتبہ سخت مزاحمت یا سردی کی وجہ سے ہزیمت کھا کر واپس بھاگا۔ اِسی طرح ہندوستانیوں نے بھی اِس بات کا چرچا کی کہ شنکر آچاریہ کشمیر آگئے۔ یہاں منڈن مشرا براہمن کے ساتھ شاستر آرتھ میں جیت گئے۔ مگر براہمن کی بیوی سے ہار کر شاکت مت کے پیرو بن گئے اور پہاڑی کا نام شنکر آچاریہ مشہور ہو گیا۔ حالانکہ اُس وقت اُس کو گوپادر پہاڑی کہتے تھے اور گوپادر سے گپکار بنا ہے، جس نام

سے یہ جگہ اب تک مشہور چلی آتی ہے۔

بہر حال للہ دید کے کلام پر کس ازم کی چھاپ موجود ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں میری ذاتی رائے یوں ہے:۔

للہ دید نے وہ حقائق بیان کئے ہیں، جو ابدی۔ لاثانی اور لازوال ہیں۔ جب تک انسانی شعور اِس دنیا میں موجود ہے۔ للہ دید کے واکھوں کی اہمیت ہمیشہ جوں کی توں رہیگی۔ اِس کے دجوہات یوں ہیں:۔

شعور انسانی چیتن یا Consciousness کے تین درجے ہیں۔ ایک زیریں یا نچلا درجہ جس کو لاشعور طبقہ Subconsciousness کہتے ہیں۔ دوسرا بالائی طبقہ جس کو Superconsciousness کہیں گے۔ درمیانی طبقہ یا درجہ چیتن Consciousness کہلاتا ہے۔ ہم عام آدمی ابتدائی زندگی سے آخری دم تک اپنا دنیاوی کاروبار اِس درمیانی طبقہ کے دایرے کے اندر رہ کر انجام دیتے ہیں۔ اِس عالم شعور دایرے میں ہر نایل ہر کام کے ساتھ اپنی انانیت جوڑ دیتا ہے۔ "میں" نے یہ کام کیا۔ "میں" نے وہ کام کیا وغیرہ وغیرہ۔ یہی آدمی جب گہری نیند سوتا ہے، وہ بدستور سانس لیتا ہے۔ اُس کا دِل بدستور دھڑکتا ہے۔ عالم خواب میں وہ بہت سے کام انجام دیتا ہے۔ مگر ہر صورت میں وہ یہ کام اپنے ساتھ وابستہ نہیں کرتا وہ اُس عالم خواب کے کاروبار میں بحیثیت ناظر حاضر رہتا ہے۔ اِس لئے نیند سے جاگتے ہی وہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اِسی طرح شعور کے طبقہ بالا میں بھی خودی کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ اِس بالائی طبقہ شعور میں عام اِنسان کا دخل نہیں۔ یہاں فرشتوں کے بھی پر جل جاتے ہیں۔ عام آدمیوں کا ذکر ہی نہیں۔ عمر بھر کا ابھیاس۔ ضبط وسکون کی پیہم عمل عشق حقیقی کی تڑپ اور آخیر میں فضل ربانی درکار ہے۔ اِس کے باوجود ہزاروں میں سے چند ایک کو اِس دایرے سے تھوڑی سی جھلک نظر آتی ہے۔ اِسی کو کنڈلنی جاگرت سمادھی یا مراقبہ کہتے ہیں۔ اِس حالت کو ضبط تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ اِس حالت

کو لفظوں کی تنگ دامنی میں نہیں سمیٹا جا سکتا، جس طرح کسی ملک کے نقشے کو دیکھ کر دیکھنے والے کے معلومات میں کوئی وسیع اضافہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح سمادھی کا سماں بیان کرنا ناممکن ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گہری نیند میں سونے والے اور سمادھی میں گئے ہوئے انسان جب جاگتے ہیں، تو کیا اُن کے برتاؤ میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ گہری نیند سے جاگنے والا ویسا ہی جاہل ہوتا ہے، جیسا سونے سے پہلے وہ ہوتا ہے۔ اُس کے ذہانت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ برخلاف اِس کے سمادھی سے واپسی پر سادھک کے مُنہ پر جلال، آنکھوں میں کشش، زبان میں مٹھاس اور چہرے پر رونق چھائی ہوتی ہے۔ اُسکی زبان سے عالمِ اِنسانیت کے لیے کلِمات بالکل گہر پاروں کے برابر ہوتے ہیں۔ اُس کے زبان پر ایک پیغام ہوتا ہے، جس کا سہرا وہ اپنے سر نہیں باندھتا۔ وہ صرف اِس قدر کہتا ہے کہ وہ پیغام الٰہی کا پیغام بر ہے۔ اُس میں احساس خودی یا زنانیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ اِس پیغام کو فرمودہ الٰہی کہتا ہے یا کسی فرشتے سے یہ پیغام جوڑ دیتا ہے۔ اِسی حالت کو بیان کرتے ہوئے لل دید کے یہ تاثرات ہیں۔

دمہ دِکہ مَن اُوکار پرہ ناوم۔ پانے پرآن تہٕ پانے لوٗدان
شُو ہم پدِس اَہم گوُلُم۔ تیلہِ لل بہ واژس پرکاشتھان۔

اَہم گوُلُم کا مطلب ہے خودی مٹانا۔ اِسی خودی (زنانیت) کو مٹانے کے بارے میں دوسرے واکھ میں فرمایا ہے :۔

لوٗلکٕ نار لَلِہ لوٗلہِ لَلہ لودُم۔ مرنے موٗلیس تہٕ زوٗزس نہ زرٕے
رنگہٕ ورِتھ ذاتس کیاہ نہ رنگ ہوٗوم۔ بوٗذین ژُلُم کیاہ سنہ کرٕے۔ (بو۔ خودی)

صاف ظاہر ہے کہ لل دید کے کہے ہوئے واکھ سمادھی کی حالت میں وضع ہو کر پیغام کی صورت میں یا ایک الہامی صورت میں اُس کے زبان سے واکھ کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ جو پیغامات رشیوں، منیوں اور پیغمبروں کے ذریعے عام مخلوقات کو ملے ہیں۔ وہ

کسی خاص فرقہ یا جماعت کے لئے مخصوص نہیں ہوتے۔ وہ یکساں طور عالم انسانیت کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا، تو ایسے پیغامات مختلف ممالک۔ مختلف زبان و زماں میں ہوتے ہوئے بھی یکساں کیوں ہوتے؟ اُن میں عام یگانگت اور ہم آہنگی کیوں ہے؟ بات دراصل یہ ہے کہ منبع سب کا یکساں ہے۔ سادھک اگر عالم سمادھی میں کچھ کہے، تو وہی بات اور وہی سمادھی والا سمادھی سے باہر آکر خود سمجھ نہیں پاتا۔ وہی اپنے کلمات دوسروں کے زبانی سُن کر اچنبھے میں پڑ جاتا ہے۔ وہ زرین قول وہ انمول بات چیت، جو سوامی رام کرشن پرمہنس کے زبان سے سُنکر وویکانند جیسا ناستک آستک بن گیا تھا۔ تمام بنگال نواسی اُس کے گرویدہ بن گئے تھے۔ اپنے بارے میں کہا کرتے تھے کہ وہ ناخواندہ ہیں۔ اُس نے دھرم شاستر کا پرائمیر تک نہیں پڑھا ہے۔ للّٰہ دید کے بارہ میں اِسی طرح اگرچہ ہمارے پاس کافی مواد موجود نہیں۔ مگر پھر بھی اُس کے چند واکھوں سے ایسا ہی تاثر حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً :-

کتھ رس نہ سالتھ پڑھس نہ زمس، سوزمس مرہ لگہ چھیہ پنیہ واکھ۔ اندرِم گنگہ زٹیتھ ووم، زٹیتھ نہ دتمس تتی چاک

ایسے ہی کہے ہوئے واکھ للّٰہ دید کے لئے عام حالات میں مستی کے کارن ثابت ہوئے۔ وہ یہی واکھ مانند شراب نوش کرنے لگی۔ جیون مکت اِنسان عموماً سمادھی کی حالت میں ڈوبا رہتا ہے۔ اُسکی پوجا دکھاوٹ کے لئے نہیں ہوتی۔ اُس کے حرکات و سکنات اور دنیاوی کاروبار الیشر ارپن ہوا کرتے ہیں۔ اِس حالت کو بیان کرتے ہوئے اُس نے فرمایا ہے :-

یہ یہ کرم کرم سُہ ارزُن	ترجمہ:- میں نے کیا جو کام عبادت سے کم نہ تھا۔
یہ رسنہ ویژورم تی منتر	نکلی جو بات مُنہ سے وہ منتر سے کم نہ تھی۔
یہوئے لگمو دیہس پرزن	ہر انگ تھا بدن کا اِثبات کا گواہ
سوئے ییہ پرمہ شیون منتر	منتر جو پرم شیو کا ہے اِسکا ہے نچوڑ۔

وہ کردگار عالم کی پیاری اور ازل سے شناسائی تھی

وہ اپنے ہم وطنوں کے لئے پیغام لے کر آئی تھی۔

جو اُس نے کشمیریوں کو ایک نازک وقت پر سنا کر اپنا فرض انجام دیا۔ ذات الٰہی سے ازلی

شناسائی کے بارہ میں خود ہی کہا ہے

آیس تہ سیدٕ وَٹے گژھتہٕ ستید وَٹے۔ ترجمہ:۔ سیدھے راستے آئے ہوں۔ سیدھے راستے
ستیدِس ہُول مہ کرِم کیاہ ؟ جاؤں گی۔ کوئی نحول راہ کیوں کر مجھے بُجھ کا سکتا
بہ آسس نِش اگرٕ دیدِ سے۔ ہے۔ میں اُس ذاتِ باری کی ازل سے شناسائی
وُیدِس تہ وِندِس کرِم کیاہ ؟ تھی۔ ایک جانے پہچانے کے ساتھ وہ (دوسرا)
کوئی برتاؤ روا نہیں رکھیگا۔

اِس خیال کو پھر دوہراتے ہوئے کہا ہے :۔
مکُرِس زن مل ترولم منس۔ اَدہ مے لبِم زٕنس زان
سُہ بیلہ ڈیوٹھم تِتہٕ پانس۔ سورُوئی سُہ تہ بُوٕ نا کہنہٕ۔

(ترجمہ)

میرے دِل کا میل ایسے دُور ہوا، جیسے ایک آئینے سے زنگ۔ مجھے معرفت حاصل ہوا، جب میں نے اُس کو اپنے قریب پایا۔ میں سمجھ گئی کہ حقیقتاً وہی سب کچھ ہے اور میری اپنی کوئی حقیقت نہیں۔

ایسے پس منظر میں اور ایسے حالات زیرِ غور لا کر لل دیِد کے کلام پر کسی مذہب یا اِزم کی چھاپ لگانا فضول ہے۔ نا ہی وہ صُوفی اِزم سے متاثر ہوئی ہے نا ہی شیو اِزم نے اُس کو اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے۔ لل دِید کا کلام اِلہامی ہے۔ اُس کے واکھ لا ثانی ہیں۔ وقت گذرنے کے باوجود اِن واکھوں کی چمک دمک میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے، جس طرح ایک راہ چلتے مسافر کو آسمان کا ماہ کامل اپنے ہمراہ چلتا دِکھائی دیتا ہے۔ اِسی طرح بلند ترین انمول خیالات کی گوناگوں طریقوں سے تشریح ہو سکتی ہے۔ مگر صداقت کا چاند اپنی جگہ پر ہمیشہ قائم و دائم ہے اور ہمیشہ اپنی آب و تاب سے اندھیرے میں بھٹکے ہوئے مسافروں کی مشعلِ راہ بن کر رہنمائی کرتا رہیگا۔ وہ ماہِ تاباں لل دیِد ہے۔

وقتاً فوقتاً اِس کائنات کے کسی نورانی طبقے سے ہماری اِس دھرتی پر کوئی اہم

شخصیت اِنسانی جسم پاکر وجود میں آتا ہے، جو اپنے ہمراہ اِس غمکدہ دنیا کے لئے صُبحِ اُمید جیسا کوئی پیغام لے کر آتا ہے وہ عام اِنسانوں کے درمیان گھومتا اور پھرتا ہے لیکن اپنا اصلی گھر بھُولنے نہیں پاتا۔ وہ ایک بیگانہ یاتری کی طرح ہمارے درمیان رہتا ہے۔ ہمارے غم اور خوشی میں برابر کا شریک بنا پھرتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہنستا اور روتا بھی ہے۔ مگر وہ اپنے وطنِ مالوف کو آنکھوں سے اُوجھل ہونے نہیں دیتا۔ وہ یہ بھی نہیں بھُولتا کہ وہ کون سا پیغام اپنے ہمراہ لایا تھا۔ وہ لامحدود سرچشمہ فہم و فراست کے ساتھ اپنا رشتہ ٹوٹنے نہیں دیتا۔ وہ مُلک تعظیم کے لائق ہے، جہاں ایسے نورانی شخصیتوں نے جنم لیا ہو۔ لل دید بھی انہی جیسی نورانی شخصیتوں میں سے ایک تھی، جو ہمارے سماج میں جنم لے کر ہمارے غم اور خوشی میں ہنسنے اور رونے میں برابر کا شریک رہی۔ وہ ایک پیغام لے کر آئی تھی۔ جو اُس نے اپنے ہموطنوں کو نغمہ سرمدی کی صورت میں گاکر گوشگزار کیا، جو صدیاں گذرنے کے باوجود آج بھی ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے۔



للہ وید کا زمانہ

باب اول

واکھ (۱)

گاٹلاہ اکھ وُچھم بوچھہِ سٟییت مَران
پَن زَن ہِران پوہنہ وادہ لہ
نٔشبدھ اکھ وُچھم وازٕس ماران
تتہ للہ یہ پراران تِرھنم ناپراہ۔

لفظی معنی :-

گاٹلاہ .... ایک دانا انسان کو۔
نٔشبدھ .... ناداں بیوقوف۔
وادہ لہ ...... سرد ہوا کا مدھم جھونکا۔
پراہ .... دنیاوی بندھن۔ پریم

ترجمہ :-

میں نے ایک دانا انسان کو بھوک سے جاں بلب دیکھا۔ وہ بالکل خزاں کے زرد پتوں کی طرح معمولی ہوا کے جھونکے سے گرنے کو تیار تھا۔ اس کے برخلاف ایک بیوقوف (امیر زادے کو) بھی دیکھا، جو اپنے باورچی کو (کوڑے) مار رہا تھا، کیونکہ وہ پکوان میں لطافت پیدا نہیں کر سکا ہے۔ جب سے میں نے اے للہ اس طرح بے درد زمانے کے ہاتھوں انسانیت کا خون ہوتے دیکھا۔ تب سے میں بد دل ہو کر اپنا

ناقدردان زمانے کے بندھنوں سے چھٹکارا پانے کی طلبگار ہوں۔

(تشریح)

للہ ؔ دید کے اس خیال کو حافظ شیرازی نے بھی اپنی ایک غزل میں یوں بیان کیا ہے۔

اسپ تازی شدہ مجروح بہ زیر پالان
طوقِ زریں ہمہ در گردن خرے بینم

ترجمہ:۔ تازی گھوڑے بوجھ ڈھو ڈھو کر زخمی ہوتے دیکھے اور گدھوں کے گلے میں سونے کے ہار دیکھ رہا ہوں۔

واکھ (۲)

لَز کاسی شیت نِواری
ترِن زَل کرِی آہار
یہ کمیٔ وہ پدیش کُرے بٹا
اَتیٔن وٹس سترِتیں دیُون آہار

لفظی ترجمہ:۔

لَز کاسی .... شرم کو دُور کر لیگا (جسم کے ڈھانپنے سے)
شیٔت نِواری ...... سردی دُور کرے گا۔
ترِن .... گھاس پھوس۔
زَل .... جل
اَتیٔن .... بے جان
سترِتیں .... بجاندار

وٹس .... پتھر کو

ترجمہ :-

ایک (پالتو بھیڑ) اپنی اون سے تمہارے جسم کو ڈھانپ کر ستر پوشی کرے گا۔ تمہیں سردی سے بھی بچائیگا۔ گھاس اور جل پر اسکا گزارہ ہے (جس کے لئے تم کو کوئی قیمت ادا نہیں کرنی ہے) ایسے حالات میں یہ کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ اے براہمن کہ تو اِس مفید جاندار بھیڑ کو ایک بے جان پتھر کی مورتی کو خوش کرنے کے لئے اِس کی بھینٹ چڑھا رہا ہے۔ بھلا اِس قسم کے ہدایات آپ کو کہاں سے ملے۔

(تشریح)

بھیڑوں کو مار کر دیوتاؤں کو خوش کرنا تانترک پوجا کا ایک انگ ہے۔ اِس وقت بھی ہندوؤں میں یہ رائج الوقت رسم ہے۔ جانوروں کو ایذا دینا، اُن کو مار کر ثواب نہیں کمایا جاتا ہے۔ اہنسا بدھ مت کا اصول رہا ہے۔ ایسا وِچار للِ دیڈ کو ورثے میں مِلا ہے۔

واکھ (۳)

ژامُر چھتر رٹھ ستھہا سَن
ہلاد۔ ناٹ رس۔ تلہ پرینکھ
کیاہ مانیتھ یتیہ ستھر آسوَن
کوہ زَن کاسیَ مرنَنیٔ شینکھ

لفظی معنی :-

ژامر .... چامر

سمہاسن .... سنگھاسن

ہلاد .... محفوظ ہونا

ناٹی رس .... ناٹک کا لطف ۔ ناٹی ۔ ناچ ۔ رس ۔ لطف

تلہ .... روئی بھرا ہوا کپڑا ۔ رضائی ۔

پرینکھ .... پلنگ

ستھر .... ہمیشہ قایم رہنے والی ۔

شینکھ .... شک ۔ خوف ۔

ترجمہ :۔

چھتر ۔ چامر ۔ سواری کے رتھ اور تخت و تاج ۔ ناٹک اور اس میں گانا بجانا ۔ شاہی آرام دہ پلنگ، یہ سب عیش و عشرت کے سامان ہیں ۔ اے انسان، ان چیزوں میں سے تم نے کس چیز کو ابدی مان لیا ہے ۔ ان چیزوں کے شمار میں کیا ایسی کوئی شئے بھی شامل ہے، جو تم کو موت کے خوف و ہراس سے بچا سکتا ہے ۔

(تشریح)

للیشوری کا زمانہ قرون وسطی کا زمانہ ہے ۔ جب دنیا کے بیشتر حصوں میں جہالت عام تھی ۔ لیکن کشمیر میں اسوقت دل بہلانے کے لئے ناٹک کھیلے جاتے تھے ۔ ناچ اور گانا مقبول معلوم ہوتا ہے ۔ رتھوں کا استعمال ہوتا تھا ۔ اگرچہ یہ راجاؤں تک ہی محدود رہا ہوگا ۔ پلنگ وغیرہ کا بھی استعمال کرنا معلوم ہوتا ہے ۔ اس واکھ سے اس زمانے کا رہن سہن کا پتہ چلتا ہے ۔

...

واکھ (۴)

آدیستاری پوتھین چھ ہو مالہِ پران
یمہ طوطہ پران رام پنجرس
گیتا پران تہ ہتھا لیان
پرم گیتا تہ پران چھس

لفظی معنی :-

آدیستاری .... بے ڈھنگے۔ لاپرواہ۔ آدچاری بھی یہی معنی رکھتا ہے۔
رام پنجرس ..... پنجرے کے طوطے کی طرح "رام۔رام" رٹنے والے۔
پوتھین .... پُستکوں۔کتابوں۔
پرم گیتا .... اصلی گیتا بھگوان شری کرشن جی اور ارجن جی کا سمواد
اِس کا مطلب گیتا پڑھ لی بھی نکالا جاسکتا ہے۔

ترجمہ :-

بے سمجھ لوگ دِن رات مذہبی کتابیں پنجرے کے طوطے کی طرح رَٹ لیتے ہیں۔طوطا۔ رام کا شبد تو ضرور بولتا ہے مگر اُس کے معنی سے بے خبر ہے۔ وِدوان ہونے کا بھرم قایم رکھنے کے لئے بظاہر وہ گیتا ہی پڑھتے ہیں۔ مگر معنی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ میں اصلی گیتا پڑھ رہی ہوں اور اُس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ جس عمل سے گیتا پاٹھی جی کتراتے ہیں۔

تشریح

اُوپر کی مریادا آج تک چلی آرہی ہے۔ زیادہ تر براہمن گیتا پڑھنے کا سوانگ بھرتے ہیں۔ اِس واکھ سے یہ بھی عیاں ہے کہ شاید اُس وقت دیگر گیتائیں بھی رائج الوقت تھیں مثلاً اشٹاوکر گیتا یا رام گیتا یا وششٹ گیتا۔ پرم گیتا کا یہاں بھگوان شری کرشن

اور ارجن کے کورو کھیشتر کے میدان میں سمواد سے مراد ہے، کیونکہ یہی گیتا ایک انسان کو دُنیا اور عقبیٰ کا راستہ دکھا سکتی ہے۔ مہاتما گاندھی اور کارلائل جیسے مُفکر گیتا جی کی تعلیم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

واکھ (۵)

ہا ژیتہ کوہ چھوئے لگمُت پرمَس
کوہ گوٹُے اپزِس پزیوگ برُونت
دِش بوز وش کور نکہ پردھرمس
ینہ گژھنہ۔ زیبہ مرنس کرونت۔

لفظی معنی:-

ہا ژیتہ ...... یہ دو معنی کا حامل ہے ایک ہے " اے میرے چِت دوسرا، تم کو۔
پرمَس ...... دوسری کی محبت میں گرفتار ہونا۔
دِشہ بوز ...... عقل سے کم۔
پرونت ...... گمان ہونا۔
وِش ...... مغلوب کرنا۔
کرونت ...... انقلاب پذیر ہونا۔

ترجمہ:

اے مُنش۔ کیوں اغیار کے دامِ اُلفت میں گرفتار ہو گئے ہو۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ آپ جھوٹ کو سچ سمجھ بیٹھے ہیں (فریبی چکا چوند سے) مغلوب کیا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ تم بھر آواگون کے چکر میں پھنس جاؤ گے

تشریح

اِس سِلسلے میں شریمد بھگوت گیتا کی تیسری[۳] ادھیائے کے پانچویں شلوک کا بیان کرنا ضروری ہے، جو یوں ہے :-

اَپنے ادنیٰ دھرم کی تکمیل ہے راہِ نجات۔
غیر کے اعلیٰ فرائض سے کرلے اجتناب

ایک راہ مستقیم پر چلنے والے اِنسان کو حتیٰ المقدور اَپنے آبائی دھرم کے راستے پر ہی چلنا بہتر ہوگا۔ اِس واکھ کے مطالعہ سے للہ دیدؔ کا تبدیلی مذہب کے بارہ میں اِظہار رائے کا مطالعہ قابلِ غور ہے۔

واکھ (۶)

بُتھ کیاہ جان چھکھ وۄندہ چھوی کنی
اَصلیچ کتھ زاہ سنی نو۔
پران لیکھان وُتھ انگُج گچھی
اندرم دُوی زاہ مالہِ ژجہٕ نو۔

لفظی معنی :-

وۄندہ .... دروُن دِل۔
بُتھ .... چہرے سے۔
سنی ناہ .... اثر پذیر نہ ہوئی۔
ژجہٕ نو .... دور نہیں ہوئی۔

ترجمہ :-

(میرے بھائی) چہرے سے تو تم سُندر نظر آرہے ہو۔ مگر اِس سُندر چہرے کے پیچھے ایک پتھر کا دِل پوشیدہ ہے۔ تم نے صداقت کبھی قبول نہیں

کی اور اپنی من مانی کرتا رہا - پڑھتے پڑھتے تمہارے ہونٹ خشک اور لکھتے لکھتے تمہا
انگلیاں گھس گئیں مگر پھر بھی آپ کے دل سے دوئیت بھاؤ نہیں مٹا - (تمہارا قول و
فعل یکساں نہیں رہا) -

تشریح

تفرقہ بازی سے قومیں زوال پذیر ہوگئیں - آج کل کے ہمارے لیڈروں کے لیئے یہ
واکھ کس قدر سبق آموز ہے، جن کے قول و فعل میں زمین و آسمان کا فرق
ہے - جبھی عالم انسانیت روز بروز گرتی جا رہی ہے اور تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔

واکھ (۷)

اَتھ مَا تراوُن کھَر بَا
لُوکہ ہَنز کونگہ وار کھیئی
تَتہ کَس با وارِ بھَر بَا
بتھیَہ ننیس کرتلَ پیٹھ

لفظی معنی:-

کھَر ..... گدھا (من) -
کونگ وار ... زعفران کی کیاری -
بھَر ..... کمر -
ننیس ..... ننگے کو -
کرتل ..... تلوار -

ترجمہ:-

اپنے ہاتھ سے گدھے (من) کو آوارہ ہونے نہ دے - وہ

دُوسروں کی زعفران کی کیاری کھا جائیگا۔ اگر اُس نے نقصان کیا، تو نقصان کا ذمہ دار (گدھے کا مالک) ہی سمجھا جائیگا۔ ایسا نقصان ہونے پر بھلا تم ہی بتاؤ کہ تمہارے بدلے اپنی ننگی پیٹھ پر تلوار کے چوٹ کون برداشت کرے گا؟

(تشریح)

للیشوری (جو پیدائشی شاعرہ تھی) ایک معمولی بات کو شعر میں باندھ لیا ہے اور ساتھ ہی سننے والے کے لئے سبق آموز بھی بنایا ہے۔ اِس واکھ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پانپور میں زمانہ قدیم سے زعفران کی کاشت ہوتی رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اُن دِنوں بار برداری کے لئے ہندو گدھے پالتے تھے۔ ننگی پیٹھ پر تلوار کے چوٹ کھانا بظاہر ظالمانہ سزا ہے۔ نہ معلوم کیا اُن دِنوں اِس قسم کی سزائیں مروج تھیں؟

واکھ (۸)

ہا منشہ کیاہ زہ چھکھ وُوٹھان سیکہ رَز
اَمہ رَٹہ ہا مالِہ پکیٔ نہ ناوٕ۔
لیُوکھیے یہ نارانٕ کرمنہ رکھیہ۔
تہ مالِہ ہیکیے نہ پھیرتھ کانہہ۔

لفظی ترجمہ:-

سیکہ رَز . . . . ریت کی رسی بٹنا۔ ناممکن بات کرنا۔
اَمہ رَٹہ . . . . اِس طور۔ اِس آبی رستے سے۔
کرمنہ رکھہ . . . . . . قسمت کے لکھے ہوئے۔

ترجمہ:-

اے انسان، تم کیوں فضول اپنا وقت گنواتے ہو۔ جو راستہ تم

نے اپنے (آپ کو پار لگانے کے لئے) اپنایا ہے وہ رائیگاں اور بے سود ہے۔ البتہ ایک بات صحیح ہے، وہ یہ ہے کہ جو کچھ کاتب تقدیر نے تمہارے مقدر میں لکھا ہے، وہ باوجود ہزار کوششوں کے بھی بدلا نہیں جا سکتا۔

(تشریح)

ایک شاعر نے اسی خیال کو یوں بیان کیا ہے۔

خاتمہ سب کا عدم ہے اور عدم سے ہو رہے
آدمی کا بھاگنا تقدیر سے بے سود ہے۔

کلہن کی راج ترنگنی میں ایک راجہ بالادتیہ کو جیوتشی نے یہ پیشنگوئی کی تھی کہ اس کے مرجانے کے بعد کشمیر کے تخت کا وارث اس کا داماد ہوگا۔ راجا بالادتیہ اولاد نرینہ سے محروم تھا، مگر داماد کے حق میں وراثت چھوڑ جانے کا سخت مخالف تھا۔ اس لئے اس نے اپنی اکلوتی لڑکی (اننگ لیکھا) کی شادی اپنے شاہی اصطبل کے ایک سائیس درلب وردھن کے ساتھ کر دی تاکہ لوگ اس کو کمینہ سمجھ کر راج گدی کا حقدار نہیں سمجھیں گے۔ مگر تقدیر کی بات تدبیر سے ٹل نہ سکی اور درلب وردھن عوام کی مرضی سے راج سنگھاسن پر بٹھایا گیا۔ ممکن ہے کہ لل دید نے اپنے تعلیم یافتہ باپ سے یہ تاریخی کہانی سنی ہو اور اس پس منظر میں لل دید نے یہ واکھ کہہ دیا ہوا ہے۔ خیر وثوق سے کچھ کہنا مشکل ہے۔

واکھ (۹)

موڈس گیانہ کتھ نو دِنہ زے۔
خرس گوڑ دِینہ راوی دوہہ۔
سِیکہ شاٹھس پھل نو وویزے۔
وَاتہ دِیہ کَم ... تیل

لفظی معنی :- مُوڑس .... اَن پڑھ، جاہل -
گیانیح .... علم معرفت، صداقت -
داوی .... ضائع ہوگا -
سیکہ تسانٹھ .... ریتلی زمین کا قطعہ -
کوُم .... چاول کا بھوسہ - چھلکا چاول -
یاجہ .... چاول کے آٹے کی روٹیاں۔ یاجہ کہلاتی ہیں-
یہاں چاول کے بھوسے کی روٹیاں (یاجہ) سے
مراد ہے -

ترجمہ :- نادان کو کسی راز سے واقف نہ کر - جیسے
گدھے کو گڑ کھلانا بے فائدہ ہے -
ریتلی زمین میں بیج بونا اکارت ہوگا -
چاول کے بھوسے کی روٹیاں مزیدار بنانے
کے لئے تیل میں تلنا تیل کا ضائع کرنا ہے -

(تشریح)

للیشوری کے یہ مقولے تاہنوز کشمیری بول چال میں استعمال ہو رہے ہیں -

واکھ (۱۰)

دَچھنس اَدبرس زاین زانہ ہا
سدرس زانہ ہا کڈتھ اکھ -
مَندِس رُوگیس وِیدِیت زانہ ہا
مُوڈس زانم نا پرنتھ کنتھ -

لفظی معنی :- وچھنس اُوبرس ..... دکھشنی ہوا جو چیت کے مہینے میں زیادہ چلتی ہے
زائین .... تتر بتر کرنا۔
اَکھ .... پانی کے نکاس کا راستہ بنانا۔
مَندس رُوگیس ..... بیمار اور زخمی کو۔
دُیلہ یت .... علاج معالجہ کرنا۔
پرنیھ .... مشورہ نہ دے سکی۔

ترجمہ :-

دکھن کی طرف سے اُمڈے ہوئے گھنگھور گھٹا بادلوں کا میں صفایا کر سکتی تھی۔ سمندر سے پانی نکال کر اُس کو پایاب بنا سکتی ہوں۔ درد مندوں اور (کراہتے ہوئے) بیماروں کا میں علاج معالجہ کرکے اُن کو صحیت کا مل دے سکتی ہوں۔ یہ سب کچھ میں بآسانی عمل میں لا سکتی ہوں۔ مگر ایک مُورکھ اور جاہل کو صداقت کی طرف مائل نہ کر سکی۔ جاہلوں کے سامنے میں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

(تشریح)

للیشوری کی ساس کا "نلہ وٹھ" تمام کشمیریوں کے زبان پر ہے۔ مُورکھ ساس بارا ۱۲ سال اپنی بہو کے تھال میں چاول پروستے وقت ایک گول پتھر کے اُوپر تھوڑی چاول رکھا کرتی تھی تاکہ دیکھنے والے بھرا ہوا بھتے کا تھال (برتن) دیکھ پائیں۔ للیشوری نے فاقہ کشی قبول کی، مگر زبان پر حرف شکایت نہ لائی۔ جاہلوں کے ساتھ لل دید اور کیا برتاؤ کر سکتی تھی؟

....

واکھ (۱۱)

تلہٕ چھُوی زٕلِیس تےٚ پیٹھ چھکھ نٔژان
وَنتہٕ مالہِ مَن کِتھہٕ پٔژان چھُے۔
سورُے سومبرِتھ یِتۍ چھُوی مُوژان۔
ونتہٕ مالہِ اَن کِتھہٕ روژان چھُے۔

لفظی معنی:-

زٕلِیس ...... چاہ
پٔژان ...... تمہیں کیسے اعتبار آجاتا ہے۔
موژان ...... لے دے کے رہ جانا۔
روژان ..... کھانا کیوں کر تمہیں اچھا لگتا ہے۔

ترجمہ:-

تمہارے پاؤں کے نیچے (موت) کا کنواں ہے جس کے اُوپر اے انسان تو ناچ رہا ہے (عالم بے خبری میں دُنیا کا کاروبار انجام دیتا ہے) (دوست) ایسی حالت میں تمہارا دِل تمہیں ایسا کرنے کی کیوں کر اجازت دیتا ہے۔ سب (مال و ثروت) اِس دُنیا میں جمع کر کے یہاں ہی چھوڑ کر (خالی ہاتھ) جانا پڑتا ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم روزمرہ کی روٹی بھی کیسے کھا کر ہضم کرتے ہو جب کہ موت کسی وقت تم کو دبوچ سکتی ہے۔

(التشریح)

پاؤں کے نیچے موت کا کنواں اور اُس پر آدمی کا اُچھل کود کرنا، دنیا کی دولت جمع کرنا اور پھر ایک پھوٹی کوڑی بھی ساتھ نہ لے جانا یہ ایسی چیزیں ہیں،

جو ایک دانا شخص پر روٹی تک حرام بنا سکتے ہیں۔ مگر انسان غفلت میں سب کچھ کر بیٹھتا ہے اور آخر کار موت کے کنوئیں میں جا گرتا ہے۔ یہی دُنیا کا عمل رہا ہے۔ جو پیدا ہوا اُس نے مرنا ضرور ہے۔ مگر للیشوری کا کہنا ہے کہ بے شک سب کچھ کرتے رہو، مگر آخرت کے لئے بھی کچھ سوچو۔ اگر تم خوف اجل سے رہائی چاہتے ہو۔ اے منش تو ایک گہرے کھڈ کے دہانے پر محوِ رقص ہے۔

باب دویم

اضطراب

واکھ (۱۴)

آمہ پَنہ سَمدَرس ناوِہ چھس لمان
کتہِ بوزِہ دَیے میون میتہِ دییہ تار
آمین ٹاکین پوٗن زن شرمان
زو چھُم برمان گرہ گژھہ ہا۔

لفظی معنی :۔

آمہ پَنہ ۔۔۔۔ کچے دھاگے سے (پران اپان یا عمل تنفس)

ناوِ ۔۔۔۔۔۔۔ کشتی (جسم سے مراد ہے)

سدر ..... سمندر (دنیا سے مُراد ہے)
شرمان ... جذب ہونا۔
برمان .... رغبت ظاہر کرنا۔

ترجمہ:-

میں اِس سمندر (دُنیا) میں اپنی کشتی (جسم) کو سانسوں کے کچے دھاگے سے کھینچ رہی ہوں۔ کاش (میری کمزوری) مدِنظر رکھ کر میرا مولیٰ (خُدا) میرا بیڑا پار لگا دے، قبل اِس کے کہ میرا جسم (جو ایک مٹی کے کچے برتن کی طرح پانی جذب کر رہا ہے) مٹی کے ناکو کی طرح ختم ہو جائے۔ میری یہ زبردست خواہش ہے کہ میں اپنے اصلی گھر پہنچ جاؤں۔ اور واصلِ حق ہو جاؤں۔

(تشریحی نوٹ)

للیشوری جو ایک پیدائشی شاعرہ تھی نے کس باریک بینی اور سمجھ میں آنے والے تمثیلات سے زندگی کا سفر بیان کیا ہے۔ جسم بغیر سانس کے بے جان لاش ہے۔ رسی کے بغیر کشتی کا گھاٹ پر پہنچنا یا پہنچانا مشکل ہے۔ سانس کا کچا دھاگا اور جسم کی کشتی، بھلا دو ناپائیدار چیزوں پر اعتبار کر کے منزلِ مقصود کیسے حاصل ہو۔ جسم کچے مٹی کے برتن کی طرح پانی میں گارا بن رہا ہے۔ جسم کا بھی یہی حال ہے اِن حالات کے پیشِ نظر جب منزل پر پہنچنے کے لئے مضبوط سادھن بھی مہیا نہ ہوں تو انسان کی کامیابی مالکِ کُل کی کرپا پر ہی منحصر ہے۔ انسانی عقل و شعور کچھ کام نہیں دینگے۔

....

واکھ (۱۲)

دَمہٕ ڈیٹھم گنٛج دزوُ وِنۍ
دَمہٕ ڈیوٹھم دہٕ نتہٕ ساس
دَمہٕ ڈیٹھم پانڈون ہنز ماجی
دَمہٕ ڈیٹھم کرآجہ ماس۔

لفظی معنی :-

گنٛج ...... بڑا چولھا

دزہ ووتی .... جلتی ہوئی شعلہ زن۔

دہٕ نتہٕ ساس ... نا دھواں نا ہی راکھ۔

کرآجی ..... کمہارن۔

ترجمہ :-

میں نے ابھی ابھی ایک چولہے میں سُلگتی ہوئی آگ دیکھی اور ابھی ابھی دیکھ رہی ہوں کہ وہاں نہ دھواں ہے نا ہی راکھ ہے۔ میں نے پانڈوؤں کی ماتا کو راج رانی کی حیثیت سے دیکھا اور اِسی مہارانی کو وقت کے ہاتھوں اِس قدر ذلیل ہوتے دیکھا کہ اُس کو کمہارن کا بھیس بدل کر روپوشش ہونے کے لئے پناہ گاہ ڈھونڈنی پڑی۔

(تشریح)

اِس واکھ سے دُنیا کی ناپائیداری ظاہر کی گئی ہے۔ اِس کتاب کے اِبتدائی باب میں اِس واکھ کا پسِ منظر بیان کیا گیا ہے۔

واکھ (۱۴)

ہیچیوہ ہآرنجہ پٹرِ یوٗ کان گوٗم
اَبکھ چھان پیوٗم یتھ راز دانے
منٛز باگ بازرس ملٕہ روٗس وان گوٗم
تیر بتھ روٗس پان گوٗم کوٗس مالہ زانے

لفظی معنی -

ہیچیوہ ..... لکڑی کی -
ہآرنجہ ..... کمان
پٹریوٗ ..... گھاس - پٹرِ وہ گھاس ہے، جس سے چٹائیاں بنائی جاتی ہیں -
کان ..... تیر
اَبکھ چھان ... ناتجربہ کار ترکھان -
راز دانے .... راجدھانی - یعنی آتما کی جائے رہائش یعنی جسم -
تیر بتھ روٗس پان گوٗم .. اپنی قیمت گنوائی -

ترجمہ :-

شکار پر نشانہ مارنے کے لئے مجھے لکڑی کی کمان اور گھاس کے تنکے کا تیر ملا ہے - ایسے کمزور تیر و کمان سے کون سا شکار گرایا جا سکتا ہے - قصر شاہی کے لئے جس کی دیکھ بھال اچھے طریقے پر ہونی چاہئے تھی، ایک ناپختہ کار ترکھان کے ذمہ رکھی گئی (ایسے حالات میں جب نہ جانے ماندن نہ پائے رفتن ہے) میری مجموعی حالت بالکل اُس (مال بھرے) دُکان کی ہے جو بغیر قفل ہے اور کوئی رہ گیر کسی چیز پر ہاتھ مار سکتا ہے - کون جانتا ہے کہ ایسی بے بسی کے عالم میں

ہوتے ہوئے میں اپنی قیمت ہی گنوا بیٹھی ہوں ۔

(تشریح)

شاغل کے مُنہ پر خاموشی کا قفل ہونا چاہئے ۔ من پر قابو اور عقلِ سلیم کی ضرورت ہے ۔ تب ہی وہ نشانے پر تیر مار کر شکار گرا سکتا ہے ۔

واکھ (۱۵)

نابدی بارس اٹہ گنڈ ڈیول گوم ۔
دیہہ کاڈ ہول گوم ہیکہ کیہو ۔
گورہ سند دُپن راوُن تیول پیوم ۔
پہلہ رُوس کھول گوم ہیکہ کیہو ۔

لفظی ترجمہ :۔

نابدی بار ۔ ۔ ۔ ۔ نبات کا بوجھ ۔ سنساری کاروبار
اٹہ گنڈ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بوجھ اُٹھانے کے لئے رسیاں ۔
ڈیول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈھیلے ہونا ۔
دیہہ کاڈ ۔ ۔ ۔ ۔ جسم ۔ درازی بدن ۔
راوُن تیول ۔ ۔ ۔ کھو جانے یا گم ہونے کا دکھ ۔
پہلہ رُوس ۔ ۔ ۔ ۔ گڈریا کے بغیر ۔

ترجمہ :۔

دنیاوی خواہشیات (اُمنگوں) کا بوجھ جو میں اُٹھاتی ہوں ۔ اِس بوجھ کی رسیاں ڈھیلی پڑ گئی ہیں اور میری کمر بھی (عمر کے ساتھ) ٹیڑھی ہو گئی ہے ۔ بھلا میں یہ بوجھ کیوں کر اُٹھاؤں ۔ میں نے لاچار ہو کر مرشد سے مشورہ طلب کرنا چاہا

تھا۔ اُس کے ہدایات بھی (بعد از وقت ہونیکی وجہ سے) میرے زخم پر نمک پاشی ثابت ہوتے۔ ایسے حالات میں اپنے دِل کی حالت کیوں کر بیان کروں۔ اَب میری حالت بالکل اُس ریوڑ کی جیسی ہوگئی ہے، جس کا رکھوالا موقع پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے سب مویشی بکھر گئے ہوں۔ اِن ناموافق حالات میں (تم ہی بتاؤ) میں یہ بوجھ منزل مقصود تک کیسے پونچاؤں؟

(تشریح)

بوجھ ڈھونے کے لئے چست کمر اور مضبوط رسیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اِس کے بجائے اَب اگر ایک مزدور بوڑھاپے سے کبڑا اور رسیاں بھی کمزور اور ڈھیلی رکھتا ہو۔ بھلا وہ منزل مقصود تک کیسے بوجھ سمیت پونہچ سکتا ہے۔ اِس بارہ میں مشورہ ڈھونڈنا بھی بعد از وقت ثابت ہوگا۔ متلاشی حق کے لئے کس قدر پریشانی کا مقام ہے۔ یوں سمجھو کہ اُس کی حالت بن چرواہے کے ایک بھیڑوں کی ریوڑ کے مترادف ہے۔ چرواہے کے بغیر تمام ریوڑ منتشر ہوگا۔ ہو بہو اگر شاغل کا من بھی گمراہ ہو۔ مرکوزیت سے خالی ہو، تو اُس اِنسان کا پریشان خاطر ہونا یقینی ہے۔ اِس واکھ سے للیشوری کا دِلی اِضطراب ظاہر ہے۔

...

واکھ (۱۶)

پران پران زِلو تال پھجِم
تہٕ یگ کرٕے تجسِم نہٕ زاہ
ستمرن فیران نیٚٹھ تہٕ اوٚنگج گجم
مینچ دٔی نالہٕ تہٕ جسم نہٕ زاہ

لفظی معنی :-

ژِہ .... تمہیں ۔ تمہاری ۔

یگ .... شایانِ شان ۔

کرٕ .... کرم ۔ عمل ۔

سمرن .... مالا ۔ تسبیح ۔

ترجمہ :-

پڑھتے پڑھتے میری زبان اور تالو خشک ہو گئے ۔ اِس کے باوجود میں کبھی بھی تمہارے شایانِ شان پوجا کرنے سے قاصر رہی ۔ مالا جپتے جپتے میرا انگوٹھا اور ہاتھ کی انگلیاں گھِس کر رہ گئیں ۔ مگر اِس کے باوجود میں اپنے دِل کو دُوئیت بھاؤ سے آزاد نہ کر پائی ۔ یگانوں اور بیگانوں کو یکساں نظر سے نہ دیکھ پائی ۔

(تشریح)

علم بے عمل کوئی معنی نہیں رکھتا ۔ مذہبی کتابیں پڑھتے رہنا اور تسبیح کے دانے گنتے رہنا، اپنے لئے ایک دُھوکا ہے اور دُوسروں کے لئے بھی ۔ جب ایک شاغل کو چنڈال اور براہمن جاندار اور غیر جاندار، یگانہ اور بیگانہ میں کوئی فرق نظر نہ آئے، تو وہ سورج کی طرح ہر چیز پر مساوی طور چمکے ۔ ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک روا رکھے ۔ اِسی طریقہ کار کو صحیح عمل سمجھا جائیگا، ورنہ سب بے کار ہے ۔

واکھ (۱۷)

آیس وتے گیس نا وتے
سُمن سوتھ منز لوسم دوہ
چندس وچھم تہ ہار نا اتھے
ناوہ تارس دیمہ کیاہ بوٗ

لفظی معنی :-

سہ منز . . . . عین مرکز میں ۔
سم بھی ہوسکتا ہے جس کے معنی 'پل' کے ہیں ۔
سوتھ . . . . . . بند ۔
ہار . . . . . (ہر) . . . کوڑی ۔ ہر یعنی شنکر بھی ہوسکتا ہے ۔
ناوہ تارس . . . . . دریا سے ناؤ میں پار اترنے کے لئے ملاح کی اجرت ۔
چندس . . . . . . جیب میں یا دل میں (فونڈس)

ترجمہ :-

جس راستے میں آئی، اُسی راستے میں واپس نہیں گئی (مرنے اور جینے (پیدا ہونے کے) منش کے دو راستے ہیں ۔ ابھی راہ پر چل ہی رہی تھی ۔ کہ سڑک کے عین مرکز پر سورج غروب ہوا اور رات کی تاریکی چھاگئی (آسان راستہ یہ تھا کہ میں ناؤ کے ذریعہ دریا سے پار اتر جاتی اور اِس طرح لمبا راستہ اختیار کرنے کی ضرورت بھی نہ تھی ۔) مگر دریا سے پار لیجانیوالے ملاح کے لئے کچھ اجرت تو ضرورت تھی ۔ میں نے جیب میں اِس کے لئے اجرت ٹٹولی ۔ افسوس جیب میں ایک پھوٹی (کوڑی) تک نہ تھی ۔ بھلا ملاح کو میں کیا اجرت دوں کہ وہ مجھے پار اُتارے ۔

(تشریح)

پیدائش کے وقت بچے میں سب صفات حسنہ موجود ہوتے ہیں، لیکن عمر بڑھنے کے ساتھ یہ صفات قبیح بن جاتے ہیں، حتیٰ کہ بوڑھاپا آجاتا ہے اور انسان کو آخرت کی یاد آتی ہے ۔ مگر آخرت کے لئے زادِ راہ کی ضرورت ہے، جو انسان اپنے ہمراہ لے سکتا ۔ کیونکہ وقت آخرت دُنیا کے سب رشتہ دار، بیٹے، بیوی، دولت ثروت اُس کا ساتھ نہیں دے سکتے ۔ اُس نے اکیلا جانا ہوتا ہے ۔ اُس کا آخری سفر مزیدار ہوتا، اگر اُس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا ۔ مگر اُن کے پاس کھوٹی کوڑی بھی نہیں ۔ جائے تو جائے کیسے ۔ پار اترے تو کیسے ۔
اِس واکھ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ لل دید کے زمانے میں لین دین میں کوڑیوں کا رواج تھا ۔

یہ رواج ڈوگرہ راج کے ابتدائی دور میں بھی رائج تھا۔

واکھ (۱۸)

اَژھین آیہٕ تے گژھُن گژھے
پکُن گژھے دُین کیہو رات۔
یوٗرے آیہٕ تہ توریٖ گژھَن گژھے
کینہ نتہ کینہ نتہ کینہ نتہ کیاہ۔

لفظی معنی:۔

اژھین ...... لگاتار۔ اَن گِنت
یوٗردے .... جہاں سے۔

ترجمہ:۔

ہم ابتدائی آفرینش سے پیدا ہوتے آئے ہیں (یعنی جنم لیتے آئے ہیں) اور مرگ کے راستے بدستور عدم آباد جاتے رہتے ہیں۔ رات دن ہمارا سفر جاری ہے۔ جہاں سے ہم آئے وہاں ہم جارہے ہیں۔ عدم سے آئے اور عدم کو جا رہے ہیں۔ اگر یہ آنا جانا کچھ نہیں، پھر حقیقت کیا ہے۔ آخر یہ آواگون کا چکر کوئی مطلب تو رکھتا ہی ہوگا۔ یہ چکر بے معنی (بےمطلب) نہیں ہوسکتا۔

(تشریح)

ہم جنم مرن کے گردش میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو جنم لیتا ہے وہ آخر میں مر جاتا ہے: انسان اِس دنیا میں آکر چند دن ٹھہر کر عدم کا راستہ لیتا ہے۔ آخر سوچنے کی بات ہے کہ آخر اِس کا مطلب کیا ہے۔ دنیا میں کوئی بات بے معنی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ درخت کا پتا تک خدا کی مرضی کے بغیر ہلنے نہیں پاتا۔ اِس لئے یہ کال چکر بھی بے معنی نہیں ہوسکتا۔

ہم کو تحقیق کرنی چاہیئے اور اصلیت ڈھونڈ لینی چاہیئے، کیونکہ یہ سب آواگون کا کھیل بے معنی نہیں ہو سکتا۔

واکھ (۱۹)

آئیس کمہِ دِیَشہ تہ کمہِ وَتے۔
گژھ کمہِ دِیشہ کو زانہ وتھ۔
اَنتہ دائے لگیمئے تتے۔
چھنیس پھوکس کانہہ تہ نوسھ

لفظی معنی:-

دِیشہ ..... دیش۔
کو ..... کیونکر۔
انتہ ..... آخیر میں۔
دائے ..... آگہی - سچی بات۔

ترجمہ:-

کِس دیش اور کِس راہ سے میں یہاں آئی۔ کِس دیش اور کِس راہ سے مجھے واپس جانا ہے۔ اِن باتوں کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ میں کِس قدر خوش نصیب واقع ہوئی ہوتی۔ اگر میں اول سے ہی اِس بارہ میں واقف راز ہوتی۔ ورنہ یہ سانس کا اتار چڑھاؤ (زندگی) بے اعتبار ہے اور بے ثباتی پر قایم ہے۔ جس چیز کی کوئی حقیقت نہیں۔ بھلا اُس پر کیا تکیہ کیا جا سکتا ہے۔

واکھ (۲۰)

سوال ۔ ہند چھ سا تی کل کرتہ ہم ؟
جواب ۔ ییلہِ ہیڈ تن اگیلن اتن تراوہ ۔
سوال ۔ یورک جامہ کر سنہ دزیم ؟
جواب ۔ ییلہِ اندریم کھاریک رۄزم وارہ ۔

ترجمہ سوال :۔

کون سا وقت ہوگا، جب میری شرم و حیا کی زنجیریں ٹوٹ جائینگی ۔

جواب :۔ یہ تب ممکن ہے، جب میں طعنہ و تشنیع ۔ ٹھٹھا مخول ۔ ہنسی مذاق اڑانا چھوڑ دوں ۔

سوال :۔ یہ جامۂ دنیا (دِلوہاری) لباس مجھے کب جل جائیگا ۔

جواب :۔ جب میرے چنچل من میں سکون (شانتی) پیدا ہوگا ۔ دوسروں کے لئے حسد اور عداوت کا شائبہ تک میرے دِل میں رہنے نہ پائیگا ۔

تشریحی نوٹ ۔

اِس واکھ کے پسِ منظر میں یار دوستوں کی یہ گپ، کہ لل دیدہ ننگی پھرا کرتی تھی، سراسر غلط اور من گھڑت ہے ۔ آخر اگر کوئی درخت میوہ سے پہچانا جاتا ہے، تو ہم لل دیدہ کا اُٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، اُس کے واکھوں سے اگر اخذ نہ کریں، تو اور کہاں سے کرینگے ۔

...

بابِ سوئم

واکھ (۲۱)

گرُو دھارن (مرُشد بنانا)

گوٗر کتھ ہردیس منز ہاگ رٹم۔
گنگہ زلہ ناوم تنَ تہ منَ۔
شُوٗ دیہہ جیوٗن مکُتی پراٗدم۔
یمہٕ بھیہٕ ژولُم تہ پولُم اَکھ۔

لفظی معنی:۔

گوٗر کتھ ..... ہدایت مُرشد، گورُو کا وچن
ہردیس ..... دِل میں۔
شوٗ دیہہ ..... اِسی جسم سے۔
جیوٗن مکُتی ... جیون مکُتی پانا۔
یمہٕ بھیے ... خوفِ اجل۔

ترجمہ:۔

گورُو کے ارشادات دِل میں جاگزین کیئے۔ اپنے تن اور من کو (سچائی) کے گنگا جل سے دھو ڈالا۔ اِسی جنم میں جیون مکُتی پاکر خوف اجل سے آزاد ہوگئی اور میں نے اُس (واحد الوجُود) کو من میں بسایا۔

(تشریح)

جیون مُکت وہ آدمی ہوتا ہے، جو اِسی زندگی میں مرنے سے پہلے ہی یوں سمجھو مُرا ہوا ہوتا ہے۔ یوں سمجھو کہ وہ اِس دُنیا میں اگر زندہ ہے تو اِس طرح کہ وہ بحثیت ایک یاتری کے یا ایک بیگانہ کے دنیاوی سماج میں بستا ہے۔ اُس کے نظروں میں دوست دشمن یکسان۔ سونا اور مٹی۔ دِن رات۔ عزت اپمان، سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ بھلا ایسے اِنسان کو خوفِ اَجل کیوں کر ڈرا سکتا ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ فرشتہ موت بھی ایسے اِنسانوں سے ڈرتا ہے۔

واکھ (۲۲)

گورن وُننم کنوی وَژُن
نیبرٗ دُوپنم اَندر اژُن
سوۓ میٖ للہِ گو واکھ تہٕ وَژُن
توَے ہیوتُم ننگٕے نژُن۔

لفظی معنی:-

وَژُن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شبد۔منتر
ننگے نژُن ۔ ۔ ۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو کر مستانہ طور گھومتی رہنا
واکھ تہ وَژُن ۔ ۔ ۔ جب کوئی بات سُنتے ہی دِل میں اُتر جائے، تو اُس وقت یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔
نژُن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ناچنا بغیر کسی مدعا کے۔

ترجمہ:-

میرے گورو مہاراج نے مجھے بس ایک منتر (کان میں) پھونک دیا،

وہ یہ تھا کہ (اے لَل) بیرُون سے درُون چلی جاؤ - باہر سے اندر جاؤ (یعنی اپنے آپ میں ہی گُم ہو جاؤ) اِس منتر کو میں دودھ اور شکر کی طرح پی گئی اور میں نے مست ہو کر (اِس کا انبھو کیا) اور پھر چاروں طرف گھوم کر اِس کا (پرچار کیا) -

(تشریح)

اِنسان بچپن سے ہی باہری دُنیا کے دیکھنے کا عادی بن جاتا ہے - شاذ ہی ہم میں کوئی ہو گا، جو اندرُون قلب کا مشاہدہ کرتا ہو گا - لَل کو گورُو کا یہی اُپدیش تھا کہ تو اپنے حواس خمسہ قابو میں لا کر اپنے تمام خیالات دِل پر ہی مرکوز کر دے -

چُونکہ اِس گورُو شبد میں کوئی لمبا چوڑا عمل، ریاضت، جپ تپ، نہیں تھا، اِس لئے لَل کو اِس منتر کا فوراً اثر ہو گیا اور اُس نے اِس پر عمل کیا اور وہ کامیاب ہو گئی -

واکھ (۲۳)

گورُ شبدس یُس یژھ پژھ برے۔
گیانہ وگہ رٹہ ژرتہ تو رگس۔
یندرے سمرتھ آنند کرے۔
اَدہ کُس مرِہ تہ مارن کس۔

لفظی ترجمہ:-

گورُ شبدس یژھ پژھ برے ... جو گورُو (مُرشد) شبد پر یقین کامل رکھے۔

وَگہ ... لگام۔

ژِرتہ ... چِت کا۔

تُرگ . . . . . گھوڑا

یندرِے . . . . . محسوسات ۔ گیان اور کرم اندریاں

سمرُتھ . . . . . یکجا کر کے (جیسے ایک کچھوا اپنی ٹانگیں وغیرہ سمیٹ لیتا ہے)

ترجمہ :۔

جو شاغل اپنے مُرشد کے ارشادات پر یقین کامل کے ساتھ عمل پیرا ہو، اپنی جانکاری سے چنچل مَن کے گھوڑے کو لگام لگا دے اور اُس پر قابو پائے۔ ایسا اِنسان محسوسات کو مرکوز کر کے شانتی کا مقام حاصل کرتا ہے ۔ ایسا شانت اِنسان دُنیاوی تلاطم میں ڈوب کر نہ مرتا ہے نہ اُس کو کوئی مار سکتا ہے ۔

(تشریح)

گورُو پر ایمان لا کر اور اُس کے ہدایات پر کاربند رہ کر عمل پیرا ہونے سے اِنسان کے دِل سے بزدلی کے بجائے نڈرتا آجاتی ہے اور وہ عام اِنسانوں کی طرح بار بار نہیں مرتا۔

واکھ (۲۴)

گورس پرژھوم ساسہ لٹے ۔
یَس نہ کینہ ونان تَس کیاہ ناوٗ ۔
پرچھان پرچھان تھچس نہ لوسُس ۔
کینہ نس نِشہ کیاہ تانی دراو ۔

لفظی ترجمہ :۔

سَاسہ لٹے . . . . ہزاروں بار

تھچس نہ لوسُس . . . . پوچھتے پوچھتے تنگ آگئی اور ہار بیٹھی ۔

ترجمہ :-

میں نے اپنے مرشد سے ہزاروں بار پوچھا۔ بھلا اُس کو کس نام سے پکاریں، جس کا حقیقتاً" کوئی نام نہیں۔ پُوچھتے پُوچھتے میں تھک کر ہار بیٹھا۔ اُس کی خاموشی سے ہی میں سمجھ گئی کہ اُس کا نام شونیہ ہے (کچھ بھی نہیں) اور اِسی شونیہ سے سب کا ظہور ہوا ہے۔

تشریح

درابٹ سروپ کو کون سا نام دیا جاوے۔ یہ کسی مثال، اِشارے یا تشبیہ سے واضح نہیں ہو سکتا۔ حروف تہجی بھی اِس کا نام واضح کرنے سے قاصر ہیں۔ مُرشد نے اچھا کیا کہ اُس نے خاموشی اختیار کی۔ کیونکہ دراصل لاشعوری کے سوال کا بجز خاموشی کوئی جواب ہی نہ تھا۔

.....

بابِ چہارم

تپسّیا اور ریاضت

واکھ (۲۵)

پُوت زوِلہٕ وُتھِتھ مُوت بُولہٕ لوٗوُم ۔
دگ للہٕ ناوِم دَیہِ سِنزِ پرے ۔
لَلی لَلی کران لالہٕ وُزہ نوٗوُم ۔
میلیہٕ تس مَن شرُوٗزِلوم دٕہے ۔

لفظی ترجمہ :۔

پُوت زوِلہٕ .... رات کے پچھلے پہر جب غروب ماہ نزدیک ہو
وُتھِتھ ...... جاگ کر ۔ اُٹھ کر ۔
مُوت ..... دیوانہ دِل
دیہ سنز پرے ... ایشور کے پریم میں سرشار ۔
شرُوٗزِلوم ... پاک ہو گیا ۔
دیہہ .... جسم ۔
لالہ ...... محبُوب ۔

ترجمہ :۔

رات کے پچھلے پہر جب چندرما غروب ہونے کو تھا (میں پہلے ہی جاگ رہی تھی) اُس وقت میں نے اپنے پریم بھرے دیوانہ دِل کو سمجھایا اور غم عشق کے زخم کا دُکھ برداشت کرتے ہوئے میں نے اُس کو سکون دینا چاہا ۔ ایسا کرتے کرتے ہیں

"لَی ہوں" میں "لل ہوں" کا الاپ کی لوری کے مانند گا کر اُس کو جگایا۔ اِس طرح جب میرا مِلاپ (اپنے محبوب سے) ہوا، تو یہ میرا (پنج عنصری) جسم صاف ہو گیا اور پاپوں کی میل خود بخود دھل گئی۔

تشریح

لل نے وقتِ وصل کس قدر دِل پذیرائی کا منتخب کیا ہے۔ رات کا آخری پہر، غروب چاند نزدیک، ہر طرف خاموشی کا سماں، جو طلوعِ آفتاب (سورج) سے پہلے ہوتا ہے، اِس وقت شاعر اپنے دِل کو جگاتا ہے، کیونکہ وہ اپنے معشوق سے ملنے کے لئے تڑپتا ہے۔ محبوب کا جاگنا اور ملاقات میں کامیاب ہونا، یہ لمحے کس قدر قیمتی ہوتے ہیں، جو عاشق و معشوق ہی سمجھ سکتے ہیں۔ خود اندازہ لگائیے کہ للؔ دیدؔ یہاں کس قدر کامیاب نظر آ رہی ہے۔

واکھ (۳۶)

مَل وۄنده زۄلُم۔
جِگر مۄرُم۔
تیلہ لَل ناوٗ دٕرام
ییلہ ڈٔلۍ ترٲومس تتۍ۔

لفظی معنی:۔

مَل .... میل۔ ناصافی
وۄنده ..... دِل
جگر ..... دِل کے خواہشات (جگر خواہشیات کا مرکز گردانا جاتا تھا)

ناؤ درام .... مشہور ہوگئی ۔

ڈلی ..... عجز و نیاز کا دامن ۔

ترجمہ :-

میں نے اپنے دل سے (غصہ اور لالچ) کا میل دھو ڈالا اور اس میں اچھے برے خیالات کا قلع قمع کیا ۔ ایسا کرنے کے بعد (صبر) کے ساتھ اُس مالک دو جہاں کے دہلیز پر نیاز جبین گھستی رہی ۔ تب ہی میں لَل (دور و نزدیک) مشہور ہوئی اور میری تعریفیں ہونے لگیں ۔

واکھ (۲۷)

لیکہ تہ تھوکہ پیٹھ شیرہ ہیتھرم ۔
نِندا سپنم پتھ برونٹھ تانے ۔
لل چِھس کُل نا زاہ ژھینم ۔
ادہ ییلہ سپنس ویپے کیاہ ۔

لفظی معنیٰ :-

لیکہ تہ تھوکہ ..... گالی گلوچ
پیٹھ شیرہ ..... اپنے سر لے لی ۔
نِندا ..... بدنامی
کُل ..... خیال ، شوق ۔
ادہ ..... تب
سپنس ..... جب میں مکمل ہو چکی تھی ۔
ویپے کیاہ ..... اور کیا سما سکتا ؟

ترجمہ :-

میں نے عوام کے گالی گلوچ اور بد کلامی (عوام کی طرف سے) اپنے سر لے لی ۔ اول سے آخیر تک وہ میری نندا کرتے رہے ۔ (اس کے عوض) لل پربھو کے پریم میں سرشار رہی، جس میں اس کو رتی بھر کمی نہ آئی ۔ سوچنے کی بات ہے کہ جو برتن کسی چیز سے پُر ہوا ہو ۔ اگر اس میں مزید کچھ ڈالا جائے، تو وہ چھلکتا ہے اور ڈھلکتا ہے ۔

(تشریح)

(ہندوستانی عموماً مُردہ پرست رہے ہیں ۔ زندگانی میں لل دید کے ساتھ یہ سلوک رہا ہے) مونا لیسا (دُنیا کی مشہور ترین آرٹ کا نمونہ) جب پیرس کے عجائب گھر سے اس کی چوری ہوئی، تو اس خالی جگہ کو اِس قدر لوگ دیکھنے کے لئے آئے کہ (وہاں جب تصویر موجود تھی) دیکھنے کے لئے نہیں آئے تھے ۔ دُنیا والوں کا ایسا ہی رویہ رہا ہے ۔ کشمیری اِس سے مستثنےٰ نہیں ۔ لل دید کے ساتھ تنگ نظر براہمنوں کا یہ حال رہا ہے ۔ یہ لل دید کا پہلا واکھ ہے جس میں اس نے اپنے ہموطنوں کے بُرے سلوک کا رونا رویا ہے ۔

واکھ (۲۸)

آسا بول پریم ہا سا ۔
مِرہ مینہ واسا کھید ناہیئے ۔
یہ لیوہ دستہِ شنکر بکتہ آسا
مکُرس سا سا مل کیاہ پیئے ۔

لفظی ترجمہ :- آسا بول پریم ہاسا ... ہزار منہ اور ہزار باتیں ۔

منہ .... دِل من .

واسا .... جگہ

کھید ...... دُکھ، تکلیف

مُکرس .... آئینہ

ساسا ...... راکھ

مَل .... میلائی

ترجمہ :-

ہزار مُنہ سے ہزاروں باتیں سُن لیں - گالیاں دیں - میں نے اپنے مَن کو اِن بُرے شبدوں سے دُکھی نہیں ہونے دیا - ہاں اگر میں سچے من سے بھگوان شنکر کی بھگت ہوں، تو یہ گالیاں میرے دِل کے آئینے کو کسی حالت میں مکدر نہیں بنا پائینگے - (بھگتوں کے ہردے) صاف ہوتے ہیں اور جس قدر راکھ اُن پر مَل جائے، وہ زیادہ چمک پاتا ہے.
تنگ نظر براہمنوں کے بُرے سلوک کی دوسری مثال اِس واکھ سے ظاہر ہے -

واکھ (۲۹)

مِتھیاکپٹ اَستھ ترووُم
منس اَرُم سُوئ اُپدیش
زَنس اندر کیول زوُنم
اَنس کھینتس کَس چُھم دوشُس

لفظی ترجمہ :-

مِتھیاکپٹ .... مکر و فریب

اَستھ ...... جھوٹ

زِلبس ...... اِس جیو جنتو والے جگت کو۔

کیول ...... واحد

دویش یا دوش ..... نفرت۔ پرہیز

ترجمہ :-

میں نے اِس سنسار میں آکر جھوٹ (ریاکاری) ترک کرکے اَپنے من کو ایسا ہی اُپدیش دیا۔ میں نے پربھو کو سَرو ویاپک (محیطِ کل) مان لیا۔ اِس حالت میں مجھے دوسرے کے ہاتھوں اَن کھانے میں کیونکر پرہیز ہو سکتا تھا؟

صاف ظاہر ہے کہ للہ دید ہر اِنسان کو ایشور سُروپ جان کر کسی کے ہاتھ سے بنی ہوئی روٹی کھانے پر اعتراض نہیں کرتی تھی۔

واکھ (۳۰)

گال کڈِنیم بول پڑِنم

دپِنیم تی یس یہ روزے

سہز کسُمو پُوز کری نم

بوہ اَمیہ لانِ تہ کس کیاہ مُوزے ..... روزے۔

لفظی معنی :-

گال کڈِنیم ...... کوئی گالی دے۔

بول بہ نیم ...... کوئی پیشاب پھینکے۔

سٕتھہ کوسمو ...... دھارنا کے پھولوں سے، سچے پھولوں سے۔
پُوز ...... پوُجا کریں۔

ترجمہ :-

وہ مجھے گالیاں دیں، پیشاب پھینکیں۔ جو کچھ اُن کے من میں آئے بے دریغ کہہ دیں، یا اگر وہ مجھے سچے پھولوں سے میری پوُجا ہی کیوں نہ کریں، میں نے جو اپنا راستہ چُن لیا ہے، میں اُس پر اٹل ہوں۔ میں دوسروں کی (مدح یا ہجو) اِن دونوں سے بے نیاز ہوں۔

(تشریح)

کُتے بھونکتے ہیں اور کارواں چلتا رہتا ہے۔ پکے ارادے والے ہی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ للیشوری کی یہ ذاتی شکایت اپنے تنگ نظر ہموطنوں کے بارہ میں بیان کی گئی ہے۔ دراصل یہی ہٹ دھرمی۔ تنگ نظری، اُن کی بربادی کا اسباب بن گئی اور وہ کشمیر میں صرف گیاراہ ہزار گھر رہ گئے۔ "وہ قتل ہوئے، جلاوطن ہوئے، زہر کھا کر مر گئے، اونچی جگہوں سے کود کر خودکشی کی، وغیرہ وغیرہ"
(از تاریخ جوُسراج)

واکھ (۳۱)

زَنم پراوِتھ دِلوُنوُژھونڈم
لوُبن بُھوگن بَرَم نا پرَے۔
سوَمہِ آمار سِتھاہ زوُنم
ژوُلم دوکھ دوُد پوُلم دَے۔

لفظی ترجمہ :-

زٔنم پراوِتھ .... جنم لے کر

وِلوٗ .... شان و شوکت

لوٗبن .... لوبھ، طمع، لالچ۔

بھوٗگن .... بھوگنے کی چیزیں۔

سومےٚ .... درمیانی، اعتدال۔

آہار .... خوراک۔

سِٹھاہ .... بہت۔

پوٗزلم دٲسۍ .... پربھو کو پوجتی رہی۔

ترجمہ :-

میں نے اِنسانی جسم پاکر عیش و عشرت کے سامان نہیں ڈھونڈے۔ لل دید (للیشوری) ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئی تھی۔ نا ہی جسمانی لذات کے ساتھ کوئی واسطہ رکھا۔ تھوڑی بہت خوراک زندہ رہنے کے لئے کافی سمجھی۔ (عزت، بے عزتی، سکھ دکھ، کو یکساں (ایک سمان) جان کر ایک واحد الوجود پربھو کی بدستور کھوج کرتی رہی اور اُس کی پوجا میں ہر دم اٹل رہی۔

(تشریح)

اپنی ساس کے ہاتھوں بارہ۱۲ سال بغیر اُف کئے یتیم ناقہ کشی کی حالت میں دِن گذارتی رہی، مگر زبان پر حرفِ شکایت نہ لائی۔ صبر و ایثار اور قناعت کی اِس سے بڑھ کر اور کون سی مثال ہو سکتی ہے۔

واکھ (۳۲)

لونکہٕ نار للہِ لوٚلہِ للہ نوٚوُم
مرِنےٕ مویس تہ رُوزس نہ زرے۔
رنگہ زٔژھ زاچٕ کیاہ نہ رنگ ہوٚوُم
"بوٚدُپٔن" ژولُم کیاہ سنٛہ گرٕے۔

لفظی ترجمہ:-

رنگ زٔژھ ...... بے رنگ
بوٚدُپٔن .... "میں" "میں" کہنا۔

ترجمہ:-

میں نارِ عشق اپنے گود میں دھیرے دھیرے سُلگاتی رہی۔ جس عمل سے میں جیتے جی مر گئی، یعنی بظاہر میں اپنے جسم سے بے سُدھ ہوئی۔ اَدائیں میں یعنی پیدائیش کے وقت میری ذات بے رنگ تھی (یعنی) آلائیشوں سے مکدر نہیں ہوئی تھی۔ لیکن عمر اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ میں نے اُس کو بھی اپنے رنگوں میں رنگ لیا۔ میں نے اَنانیت (خودی) کے جذبے کا خاتمہ کیا۔ بھلا اِس کے علاوہ میں اور کیا کر سکتی تھی۔

(تشریح)

یہاں للہ دِید کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان بوقت پیدائیش سب آلائیشوں سے پاک و صاف ہوتا ہے اور جس قدر وہ عمر میں بڑھتا جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو اِردگرد کے ماحول سے رنگ حاصل کرتا رہتا ہے، جس طرح کسی سفید چیز پر

پر کوئی رنگ چڑھ سکتا ہے' اِسی طرح نرمل بچے کے دِل پر بالغ ہونے کے ساتھ ساتھ دُنیا کے مختلف رنگ جم جاتے ہیں اور وہ اپنے خالق سے دُور ہی دُور چلا جاتا ہے اور اپنی اصلیت کو بھول ڈالتا ہے۔ اَب وہ ہر چیز کو اپنے ساتھ منسوب کرتا ہے۔ نفع اور نقصان کا شریک کار بن جاتا ہے اور ایک مکڑی کی طرح اپنے اِرد گرد ایک جال بناتا ہے۔

یہاں لل دید یہ کہنا چاہتی ہے کہ اِنسان کو ہر چیز کے ساتھ لاتعلقی برتنی چاہئے۔ نفع و نقصان سے بالاتر رہ کر مثل کنول رہنا چاہئے' جو باوجود پانی میں اُگنے کے پانی سے الگ رہتا ہے۔ نقصان اور فایدہ دونوں ایشور ارپن کرنے چاہئیں۔ گیتاجی کا بھی عام اِنسان کے لئے یہی ایک درس ہے۔

واکھ (۳۳)

کلیتھ للیتھ وُدے بوِ والئے۔
ژِتا مُیچھ پیٹھی مائے
رُوزی لوٗ پتہ لوٗ لنگر چ ژھائے۔
نِرہ سوہ رُوپ کیاہ مُوٗ ٹھے مائے!

لفظی ترجمہ:-

للیتھ للیتھ .... ہولے ہولے' دھیرے دھیرے۔
ژِتا .... اے میرے من' یا سُننے والے مُنش۔
مُیچھ .... موہ مایا۔ حرص' دُنیا۔ موہ گی۔

لو لنگر بچ .... گھر کے کاروبار کا

ترِ .... بجی، اپنی

سو رُوپ .... اپنی انتر آتما ۔ وجود خود

ترجمہ :-

اے میرے چِت! میں ہولے ہولے تمہاری اِس بے بسی پر ماتم کروں گی ۔

(معلوم نہیں) کہ اِس سنسار کے موہ جال نے تم کو کیوں کر جکڑ لیا ہے ۔ یہ سب دُنیاوی کاروبار (دولت و ثروت کا جمع کرنا) بوقت رحلت تمہارے کسی کام نہیں آسکا ۔ یہاں سے تمہیں خالی ہاتھ ہی جانا ہوگا ۔ آخر پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنی اصلی سروپ (یعنی انتر آتما) کو ہی بھلا بیٹھے ۔ اِس کی جانکاری ہی وقت آخرت تمہارے کام آئے گی ۔

(تشریح)

نیزرہ سو رُوپ جاننا ۔ ریوڑ میں پلے ہوئے شیر کا بچہ عام بھیڑ بکریوں کی طرح بزدل بن گیا ۔ ایک دن دوسرے آزاد جنگلی شیر نے اُس کو پکڑ کر ندی کے کنارے لا کر پانی میں اُس کو اپنی اصلی شکل سے واقف کرایا ۔ پھر اسی ریوڑ میں پلے ہوئے شیر نے جب دھاڑا، تو چاروں طرف جنگل گونج اُٹھا ۔ اِسی طرح حضرت اِنسان بھی اپنے اصلی سروپ سے غافل ہے اور اِسی وجہ سے دُنیا کے جال میں پھنس کر وہ کبھی ہنستا ہے، کبھی روتا ہے اور کسی صورت میں اُس کو خاطر جمعی اور بے فکری میسّر نہیں ۔ اِنہی اِنسانوں کے لئے للیشوری نوحہ خوان ہے ۔

....

واکھ (۳۴)

ناتھا! پان نا پر زونم
سدائے بودم یہ کُہ دیہہ
ژہ بہ یہ ژےٚ میٖل تو زونم
ژہ کُس بہ کُس چھہ سَندہ

لفظی ترجمہ :-

ناتھا ..... ہی پربھو
بودم ..... جان لیا
کُہ دیہہ .... فانی جسم
ایکو دیہہ ... ایک جسم
سدائے .... ہر وقت (صدا)
بودم ..... دُکھ دیا، سمجھ پایا۔
پان ..... اپنا آپ
پَر ..... اجنبی، پرائی۔

ترجمہ :-

میرے مالک میں تجھ کو پہچان نہ سکی۔ میں نہ اپنے آپ کو نا ہی دوسرے کو پہچان سکی۔ میری نظر میرے اِس ایک جسم تک ہی محدود رہی۔ "میں تم ہوں" اور "تم میں ہوں" یہ دونوں صورتیں ایک ہی تصویر کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ میں اِس راز کو سمجھ نہ پائی تھی۔ نجات کا واحد راستہ بس یہی ہے کہ انسان اپنی خودی بھول کر

وحدانیت میں مُدغم ہو جائے۔ "میں کیا ہوں" وہ کیا ہے" ایسا سوچنا ہی اپنے آپ کیلئے بھاری دھوکا ہے۔

واکھ (۳۵)

ستٔرس نہ ساتس پٔرس نہ رٔمس
سُومس سیہ للہ چوٗ پننٕ واکھ
اندرم گٹہ کار زٹیتھ تہٕ وٕلم ...... اندرِم گٹکھ
زٹیتھ تہٕ دِیتمس تتی اچاک

لفظی ترجمہ :-

ستٔرس نہ ...... تھک نہیں گئی
ساتس .... تھوڑی دیر کے لئے۔ لمحہ بھر کے لئے۔
پٔرس نہ .... ذرا بھی اعتبار نہ کیا۔
رُمس .... لمحہ بھر
چاکھ .... چاک کرنا
اندریُم گٹکھُ ...... روحانی (اندرونی) اندھیرا۔

ترجمہ :-

میں اپنے پرم شیو کو بلا ناغہ یاد کرتی رہی (ریاضت کرتی رہی) اور لمحہ بھر اُس کو اپنے دِل سے محو ہونے نہ دیا۔ میرے لئے اپنے ہی کہے ہوئے واکھ مستی کے شراب بن گئے۔ ایسے اٹوٹ لگن سے ہی میں اپنے اندر روحانی اندھیرا دُور کرنے میں کامیاب ہوئی۔ میں نے اِس پر ہی بس نہ کیا، بلکہ میں نے اِس لبادہ کا تار پُود علحیدہ علحیدہ

کر کے آیندہ کے لیئے ناقابل استعمال بناکر چھوڑ دیا یعنی (پرانے کرموں کے پھل نشٹ) کر دیئے تاکہ وہ میرے مستقبل پر اثر انداز نہ ہوں اور اِس طرح میں نے آزادی حاصل کی ۔

(تشریح)

جیسا کہ میں نے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے کہ للّ دید کا کلام الہامی ہے ۔ اِس لیئے جب وہ بعد میں اپنے واکھ دوسروں کی زبانی سن پاتی تھی، تو وہ اس میں وجد پیدا کرتے تھے ۔

واکھ (۳۶)

شیل تے مان چھوئے پُوٚن کرنجے ۔
موٚچھہ یم رٹِ مٔلی پوٚد واوٚ ۔
ہوٚست یس مس والہ گنڈے ۔
تی یسَ تگہ تاٹھے سُو اُوہ نہال ۔

لفظی معنی :-

شیل تہ مان .... عزت و شہرت
پُوٚن کرنجے .... بے فایدہ، جیسے ٹوکری میں پانی لانا ۔
موٚچھہ .... مٹھی میں ۔
نہال .... کامیاب ۔

ترجمہ :-

دنیاوی عزت و شہرت لا حاصل ہیں، اسی طرح جس طرح ٹوکری میں پانی لانا ۔
کیا ایسا بھی کوئی اِنسان ہے، جو اپنی مٹھی میں ہوا بند کر سکتا ہے ؟ یا ہاتھی کو اپنے سر کے بال

سے باندھ سکتا ہے (حالانکہ) یہ ناممکن ہے۔ مگر جو شخص ایسا کر کے دِکھا سکے۔ وہی انسان دُنیا میں کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہاں نفس سے مُراد ہے ہاتھی کا اور واؤ سے مُراد ہے چنچل دِل۔

(تشریح)

دنیاوی عزت و شہرت، مانند دھوپ چھاؤں ہے۔ اِس کا ایک جگہ قرار نہیں بلکہ چنچل ہے۔ ہوا سے بھی تیز رفتار ہے اور نفس ایک مست ہاتھی ہے جس کو قابو میں لانا مُشکل ہے۔ اِن دونوں پر قابو جو نہ پا سکے، اُس کے ہاں شہرت اور عزت بھی ٹھہرنے نہیں پاتی۔ وہ سایہ کی طرح ڈھل جاتی ہے۔

واکھ (۳۷)

اَندر آسِتھ نیبر ژھونڈُم
پوَن رَگن کرُم ستھ
دھیانہ کِتی دے زگہ گیول زونم
رنگ گو ستنگھس میلیتھ کِتھ

لفظی معنی :-

اَندر آسِتھ ..... اَندر ہوتے ہوئے
نیبر .... باہر، بیرونی دُنیا میں۔
دھیانہ کی ..... من کے مرکوز کرنے سے
زگہ ...... جگت

ستھ ...... سکون۔آرام

سنگمس ..... ساتھ مِل جانا۔ایک ہو جانا۔

ترجمہ :۔

باوجود اِس کے کہ وہ میرے اندر سمایا ہوا ہے۔میں عدم واقفیت کی بناء پر اُس کو بیرونی دُنیا میں کھوجتی رہی۔ پران اپان (عمل تنفس) کے ریاض سے میرے رگوں میں سکون آگیا۔پھر جس وقت میرے دھیان میں یکسوئی پیدا ہوئی' تو اِس کاروباری دُنیا میں اُس کا یکتا ان جلوہ پایا۔(نتیجہ یہ نکلا) کہ یہ تمام جگت (جو رنگ و بو کا بنا ہوا ہے) میری نظروں سے دُوئی کا (پردہ ہٹ کر) مجھے ہر طرف اُس پربھو کا جلوہ ہی جلوہ نظر آیا۔ہر رنگ کو اُس (پربھو کے رنگ میں رنگا ہوا پایا)۔آخرکار " ہمہ اوست " نمایاں طور نظر آنے لگا۔کائینات ذات مطلق میں مل کر گم ہوگئی۔جس طرح سمندر میں تمام دریا اور نالے ندیاں بہہ کر اپنی وجود کو ختم کر بیٹھتے ہیں اِسی طرح میں بھی اپنی علحیدہ ہستی کھو بیٹھی ہوں۔

واکھ (۴۸)

لَل بہٕ لوٗسٕس ژھانڈان تہٕ گاران
ہلہ مے کرُمَس رٕتیِہ نشہ تہٕ۔
وُچھن ہیوٗتمس تارٕ ڈیٹھی مَس برن
میہٕ تہٕ کلۍ گنیاے زوگمس تتےٚ۔

لفظی ترجمہ :۔

لوٗسٕس ..... تھک کر ہار گئی

گاران ...... جستجو کرتی رہی ۔

ہلہ مے کرمُس ... بھرپوُر ہمت کے بعد ۔

تادئ ..... کنڈیاں ۔

زوگمس ...... تاک میں بیٹھی رہی ۔

رُستہ ..... نزدیک (چپ چاپ بیٹھ کے)

ترجمہ :-

میں اُس پرم شیو کی جستجو کرتے تھک گئی اور اِسی طرح ہار کر بیٹھ گئی
اُس کو نزدیک سے ہی اپنے وجوُد میں دیکھنے کے لئے مجھے سخت زور آزمائی کرنی پڑی ۔
وہاں اُس کے دروازے مُقفل تھے (یعنی رسائی کا دروازہ بند تھا) یہ حالات دیکھ کر میں نا
نہیں ہوئی، بلکہ میرا شوق دیدار اور بھی بڑھ گیا اور میں اُسی جگہ صبر کے ساتھ طالب دیدار بن کر
تاک میں بیٹھی رہی ۔ (اِس اُمید پر کہ وہ کون سا وقت ہوگا کہ دروازہ کھُل جائے گا اور میں دیدار
سے مُشرف ہو جاؤں گی ۔

(تشریح)

اِس واکھ میں لل دید اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتی ہے ۔ اُس کا تجربہ یہ ہے
کہ وہ اُس پربھو کو اپنے سے باہر دیکھنے میں کوئی مطلب حاصل نہ کر سکی ۔ (تیرتھ ۔ اشنان ۔ یگیہ
تپ وغیرہ وغیرہ) اُس کے دِل سے شکوک دوُر نہ ہو سکے ۔ آخرکار بیروُنی دُنیا سے تنگ آکر اُس
نے اپنے اندر ہی پربھو کی تلاش شروع کی اور یہاں اُس کو کامیابی کے آثار نظر آئے ۔ ایک
متلاشی حق کو ابتدا میں تھوڑی سی کامیابی حاصل ہونے کے ساتھ سدھیاں حاصِل ہوتی ہیں ۔ اگر
سادھک نے اِن سدھیوں پر ہی اکتفا کیا، تو اُس کا زوال یقینی ہے ۔ مگر لل دید کا کہنا ہے کہ
اُس نے تھوڑی سی جھلک ضرور دیکھی، مگر وہ اگلے درجے پر پہنچنے کی تاک میں رہی ۔ وہ

چُپ چاپ موقعے کی تلاش میں انتظار کرتی رہی - اگرچہ لَل اور اُس کے پربھو کے درمیان پردے لٹکے تھے - مگر وہ نراش نہیں ہوئی اور اُس کی دھرڑتا (یقین کامل) مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی -

واکھ (۳۹)

کُس مرِہ تہٕ کَسو مارن
مرِہ کُس تےٚ مارن کَس
یُس ہرِہ ہرِہ ترادِتھ گرِہ گرِہ کرے
اَدہ شُوئ مرِہ تےٚ مارن تس

ترجمہ لفظی -

ہرِہ ہرِہ ترادتھ . . . یادِ الٰہی ترک کر کے
گرِہ گرِہ کرے . . . . گھر کے دھندوں میں پھنسا رہیگا -

ترجمہ :-

کون ہے جو مر لیگا - کون ہے جس کو لوگ مارینگے - کون مر جائیگا اور کِس کو ماریں گے - جو آدمی یادِ الٰہی ترک کر کے گھر کے دھندوں میں پڑ کر مال و دولت جمع کرے گا ، ویسا ہی شخص مارا جائیگا -

(تشریح)

لَل دیِد کے بعد ایک کشمیری شاعر غنی کاشمیری نے بھی اِس خیال کو عملی جامہ پہنایا - جب وہ باہر جاتا تھا ، تو گھر کا دروازہ کھُلا چھوڑ دیتا تھا اور واپسی پر گھر کے اندر داخل ہو کر اندر سے دروازے پر کنڈی چڑھاتا تھا - کِسی کے پوچھنے

پیر کہ اُس کا ایسا کرنے کا کیا مطلب ہے، اُس شاعرِ کشمیر نے جواباً کہا۔ "میرے گھر میں میرے سوا کوئی دوسری قیمتی شئے نہیں۔ اِس لئے باہر جا کر مکان کے اندر کوئی شئے موجود نہیں رہنے پاتی، تو دروازہ کھُلا رکھ کر چلا جاتا ہوں۔ اِس کے برعکس جب میں بذاتِ خود مکان میں داخل ہوتا ہوں، تو میرا مکان قیمتی بن جاتا ہے۔ اِس لئے چوروں سے بچانے کے لئے اندر سے کنڈی چڑھاتا ہوں"۔

یہ واکھ لل دیدؔ کے زمانے کی طوائف الملوکی۔ گھر گھر راج۔ نفسا نفسی، خوف و ہراس کی نشاندہی کرتا ہے۔

واکھ (۴۰)

آئیس تہ سیدوئی تہ گژھیہ سیدوئے
سیدس ہئول مہ کرِم کیاہ۔
بوتس آئسس آگرے ویدوئے
ودس تہ ویدس کرِم کیاہ۔

لفظی معنی۔

سیدوئے .... سیدھے راستے
آگرے .... اِبتدائے آفرینش سے
ویدوئی .... جانی پہچانی۔
وید .... باخبر۔
وُد .... ہوشیار۔

ترجمہ :-

میں اس سنسار میں سیدھے راستے سے آئی اور (آلائشوں سے پاک) ایسے ہی سیدھے راستے سے اس دُنیا سے کوچ کروں گی۔ بھلا (ایسی وچار والی) کو کون (غولِ راہ) ٹیڑھے راستے پر چلنے کے لئے راغب کر سکتا ہے؛ میں تو اپنے مخصوص راستے سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں روزِ ازل سے ہی اپنے پرم دیو کی پیاری رہی ہوں۔ انجان راہِ مستقیم سے بھٹک سکتا ہے، لیکن واقفِ کار اپنے راستے سے نہیں ہٹ سکتا ہے۔

(تشریح)

للیشوری آواگون میں یقین رکھتی تھی۔ اِس لئے موجودہ جنم میں جو روحانی فضیلت اُس کو حاصل ہوئی اُس میں بہت سے پچھلے جنموں کی کوشش موجودہ جنم میں ظاہر تھی۔ موجودہ پدوی میں وہ آسانی سے نہیں ڈگمگا سکتی تھی، کیونکہ بہت سے پُنر جنموں سے روحانیت کی سنگ بُنیاد مضبوط تھی۔ اُس کے اپنے پُرانے کرم ہی اُس کی رُوحانی عظمت کے ذمہ دار نہیں، بلکہ پرم شِو کی کرپا بھی اُس کو شاملِ حال رہی ہے؛ کیونکہ اِس مارگ کے لئے فیضِ رُبانی کا بھی اہم کردار (رول) ہوتا ہے۔

واکھ (۸۱)

لُولکِہ دُھکھلِہ والِنج پِشِم
کوکل ژھجم تہٕ روز سٕس رسِیہ
بٔرم تہٕ زاجم پانسس ژٔشم
کوزانہٕ تمہ سیٖت مرٕ کِنہٕ لسِیہ۔

لفظی ترجمہ :-

لُول . . . . پریم۔ ملنے کی زبردست خواہش

دُھکھلہ . . . . . . کھرل

پشم ..... پیس لیا۔
کوکل ..... بُری خواہشات ۔
زیشم .... چکھنا۔

ترجمہ :-

میں نے پریم کی کھرل میں دِل کو پیس ڈالا، جس سے میری بُری خواہشیات مِٹ گیئں اور میں شانت رہی۔ اُس کے بعد میں نے دِل کو (تیاگ) کے آگ میں بھون ڈالا اور پھر چکھ کر اِس کا سواد دیکھا۔ اِس (عمل) سے میں کیسے جانوں کہ میں مرجاؤں گی یا زندہ رہونگی۔؟

(تشریح)

یہاں اِس واکھ سے لل دید یہ بتانا چاہتی ہے کہ اُسے اپنے اِنسانی جگر (جس کو قدیم لوگ حیوانی خواہشات کا مرکز سمجھتے تھے) پریم کے کھرل میں پیس ڈالا۔ یہاں جنسی پریم نہیں، بلکہ لل دید حقیقی پریم جتلا رہی ہے۔ اِس حقیقی پریم میں (مثل بادہ کُشتہ بنا کر) اُس کی بُری خواہشیات کافور ہوگئیں اور اُس کے دِل میں شانتی آگئی۔ مگر وہ اِس پر بھی مطمین نہ رہ سکی۔ اُس نے جگر کے یہ تمام (اُمنگوں اور ترنگوں) کو پھر سر اُٹھانے کا موقع نہ دینے کے لئے اِن کو تیاگ کی آگ میں خاکستر بنا ڈالا۔ باوجود یہ سب کرنے کے بھی لل دید نے اِن کو چکھ کر دیکھ لیا۔ جب اُس کو مکمل یقین ہوا، کہ اِن میں کوئی جان (مٹھاس) نہیں ہے، وہ مطمین ہوگئی۔ مگر پھر بھی اُس کو یقین کامِل حاصل نہ ہوا، آیا وہ آواگون کے چکر سے مخلصی پانے میں کامیاب ہوگی یا نہیں۔ (ایک سادھک کو دیکھنا چاہیئے، کہ روحانی مارگ پر چلنا کوئی خالہ جی کا کام نہیں)۔

...

واکھ (۲۸)

ست سنگے پوتر زوُرم
نوَ ستر زوزس ترپریٖتھ بر
دِشہ دشمی دوار پرزہ لوُدم
ألیکا دشہ ژندرس کرم لےٚ ۔
دوادشہ منڈلہ دیکھ ستھ رُودم
ترِیوُدشہ تربینی ناوم کاسے ۔
چُتر دشہ ژہ دا بھوَن شمہ راوم
پوُرنا پانسُر دشہ ژندرمن کوُرم دوُے
اُدکونہ بھوُگی پان سندورُم
رسہ بہ زوزس کلین ترآوتھ
سوُے ہا مالہ کرم پوتلین پوُزا ۔

لفظی معنی :-

ست سنگ ..... گیانی انسانوں کی صحبت کرنا ۔
پوتر ..... (زرب گھاس) گھاس کا چھلا پہن کر ھندو لوگ مذہبی تقریب یا پوجا شروع کرتے ہیں ۔
نوَ .... نئے یا نوُ (۹)
ستر .... اُمیدیں ۔
ترپریٖتھ بر ... جسم کے حواسِ خمسہ کے دروازے بند کرکے یعنی آنکھیں کان، وغیرہ بند کئے ۔
لےٚ کرنا .... اپنی طرف راغب کرنا ۔
دیکھ .... دِشایئں ۔ اطراف ۔
تربینی .... تین دریاؤں کا سنگم ۔

شمہ رُوزِم ...... تیغہ میں ۔
سنذ زرم ...... تھکاوٹ نُور کرکے ۔
کلہن ...... فکروں سے خالی ۔

ترجمہ :۔

اپنا روحانی سفر بیان کرتے ہوئے للیشوری فرماتی ہے کہ اس راہ پر گامزن ہوکر پہلے پہل اُس نے ست سنگ سے ابتدا کی ۔ پھر دل کی مرکوزیت اور محویت پیدا کرنے کے لئے اُس نے نویں دن جسم کے نو (۹) دروازے بند کر دیئے پھر دسویں دن کو اُس نے اپنے وجود کا درون روشن کیا ۔ ایکادشی کو کاسۂ سر میں چندرماں پر دھیان مرکوز کیا اور دُوادشی (بارھویں دن) کو کائنات اور اُس کے اطراف اپنے نظروں میں سمیٹ لیئے ۔ ترلودشی (تیرھویں دن) اُس نے (کنڈلنی کو بھوؤں کی درمیانی جگہ (تربینی) پر سنکلپ اور وکلپ یعنی (PAIRS) اپنے من سے دُور کر دیئے ۔ چونزدشی (چودھویں دن) میں چوداں عالموں پر محیط کل ہوگئی اور اگلا سفر جاری رکھتے ہوئے (پُورنماشی) کو پندرھویں دن جب آسمان پر ماہ کامل ضوفشانی کرتا ہے ۔ اُس کے کاسۂ سر میں چندرماں شان و شوکت کے ساتھ طلوع ہوا ۔ یہی شمو زرشن یا عین الیقین کہلایا جاتا ہے ۔ (اس جگہ پر ہی شاغل ایک روشنی کے سمندر میں غوطہ زن ہوجاتا ہے ۔ اُس کا باہر کا جسم مثلاً ٹانگیں بازو اکڑ جاتے ہیں مگر اندر سے شاغل وہ خوشی حاصل کرتا ہے ، جس کا قلمبند کرنا مشکل ہے ۔

یہ سفر چونکہ تھکاوٹ کا حامل ہوتا ہے (تھکاوٹ ابتدائی شغل میں ہوتی ہے) ریاضت کرنے سے شاغل اس عمل کا عادی بن جاتا ہے ، جیسے سوامی رام کرشن پرمہنس کو ہوا تھا ۔ تو اکثر وہ کوساد ھک واپسی سفر شروع کر کے دُنیا کیلئے جاگرت ہوجاتا ہے ۔ لل کا فرمانا ہے کہ میری دراصل یہی پُوجا تھی ۔ لوگ اُس کو بُت پرستی ہی کیوں نہ کہہ دیں ۔

(تشریح)

اِس وژن کے ساتھ ایک روایت وابستہ ہے ۔ کہتے ہیں کہ للیشوری ایک

دِلن اپنے گرد سِدھ بالُو کے پاس چلی گئی، جو اُس وقت پوجا میں مشغول تھے۔ چونکہ لل دیدؔ دِلوں کا حال جانتی تھی، وہ بھانپ گئی کہ گورو مہاراج نندہ مرگ کے چراگاہ میں اپنی گھوڑی کی فکر میں ہے۔ حقیقتاً سِدھ بالُو اُسی سوچ میں تھا۔ وہ شرمندہ ہوا اور للیشوری کے پاس چلا آیا۔ للیشوری نے اُس کو اصلی پوجا یوں سکھائی۔

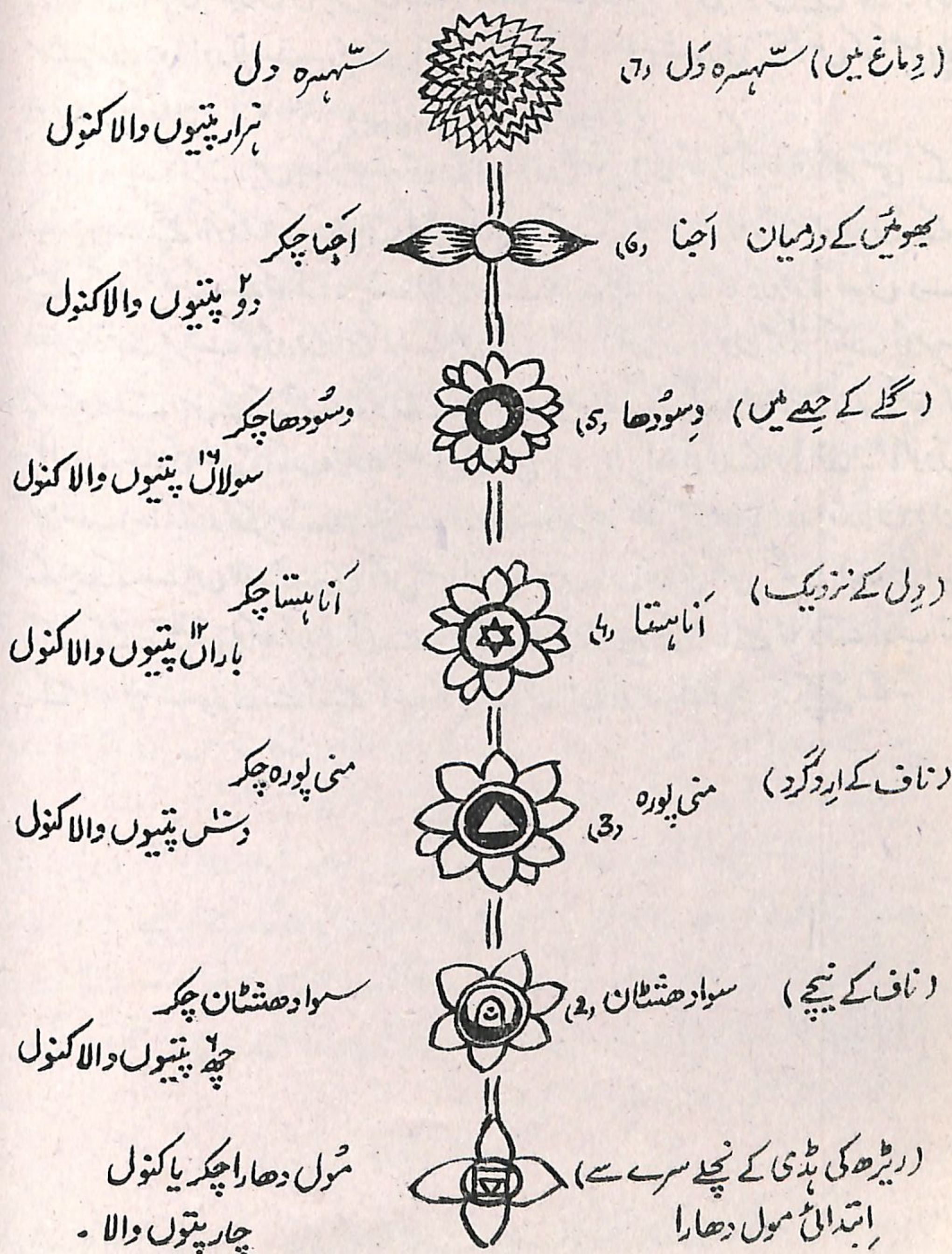
(Weight lessness)

ایک کمرے میں جاکر للیشوری نے اپنا وزن نفی میں تبدیل کر دیا اور پھر مٹی کے بنے ہوئے کچے ٹاکوؤں کے درمیان کھڑی رہی۔ ایک ٹاکو سر پر اور دوسرا پاؤں کے نیچے رکھا۔ گورو سے کہا کہ وہ پندراں دِن کے بعد پھر کمرے کا دروازہ کھول دے۔ مقررہ وقت پر جب گورو مہاراج کمرے میں آئے، تو دیکھا کہ دونوں ٹاکو ایک دوسرے پر پیوست ہو گئے تھے۔ ٹاکوؤں کے درمیان جھانک کر گورو مہاراج نے دیکھا کہ وہاں پارے کی طرح ایک قطرہ جھلمل جھلمل کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹاکوؤں کو حسب سابقہ رکھکر سِدھ بالُو نے دروازے پر پھر قفل چڑھایا اور پندراں دِن کے بعد کمرے میں للیشوری مکمل جسمانی لباس میں کھڑی تھی۔ گورو مہاراج اب سمجھ گئے کہ حقیقی پوجا کیا ہوتی ہے۔ گورو نے اپنے چیلے کے سامنے زانوے ادب تہ کئے اور للیشوری سے اپنے آپ کو یوگ بل میں دوسرے درجہ پر سمجھنے لگا۔

—۰—

برہم پنڈ رے

(متلاشی حق کا روحانی سفر اور سات منازل کا نقشہ ۔)



واکھ (۴۳)

لل بُہ ورآئیس کپسہِ پوشہ سَتٔشری
کاڈی تہ دُونی کرنم یژھی گتھ
تنیہٕ ییلہ کھارنم زا وِیجہ تیمیٚ ..... تانٔشری
وُوہِ وانی گیمَ الانٔزی لتھ

(ب)

دُوبی ییلہ چھاوُنس دُوبی کنٔی پیٹھِ
سٔنٔز تہٕ صابن مژھنم یژھی
سٔنٔزی ییلہ پھیرنم ہنی ہنی کاتٔژی
ادہ لَلِہ مہ پراوُم پرمہ گتھ ۔

لفظی معنی :۔

کپسہِ پوشہ ستٔری ..... کپاس کے پھول کی اُمید میں ۔
کاڈ تہ دُونی ..... پیلنے والا اور دُھنیا ۔
گتھ .... حالت
تانٔشہ .... تاگے کی ہین (باریک) تار یا ر کاتنے والی عورت)۔
وُوہ وانہٕ .... بُننے والے کا کرگھا ۔
ہنہٕ ہنہٕ .... ہر حصے میں ۔
کاتٔژی .... قینچی ۔ مقراض ۔
پرمہ گتھ .... واصلِ حق ۔ نِروان پد ۔

ترجمہ :۔

میں کپاس کے پھول کے مانند کھِل جانے کی اُمید میں اِس (گوناگون رنگ والے) دُنیا میں آئی تاکہ ایک عام اِنسان کی طرح دُنیا کے لذات کا حظ اُٹھاؤں ۔

مگر میری تقدیر میں کچھ اور ہی لکھا تھا ۔ اِس لئے میری پہلی ملاقات بیلنے والے سے ہوئی، جس نے چرخی پر چڑھا کر میرے ریشے اور بنولے علیحدہ کر دیئے ۔ اِس کے بعد نداف سے ملاقات ہوئی، جس نے اپنی دُھنکی سے (میرے وجود کے ریشے ریشے تک علیحدہ کر کے (کپاس کا گولا) بنا کر کاتنے والی کے سپرد کیا۔ جس نے مجھے باریک دھاگے میں تبدیل کر کے بافندے نے تانا بانا بنایا اور اُس نے (بننے کے لئے) اپنے کرگھے پر اُلٹے پاؤں لٹکا دیا۔

للیشوری کا سفر یہاں ہی ختم نہیں ہوا بلکہ اگلا سفر دوسرے واکھ میں یوں بیان کیا ہے ۔

(بافندے سے کپڑے کی شکل پاکر) میں دھوبی کے ہاتھ پہنچی، جس نے مجھے صابن اور سجی خوب مل مل کر مجھے پتھر پر (بے دردی) کے ساتھ بارہا پٹک دیا، جس سے میرا میلاپن جاتا رہا اور میرے تن اور من نے اُجلاپن حاصل کیا ۔ پھر درزی کے ہاتھ لگی جس نے اپنی تیز قینچی میرے ہر عضو پر پھیر کر مجھے ٹکڑوں میں کاٹ دیا اور پھر ایک جامے کی صورت دے دی تاکہ کسی کے پہننے کے قابل بن جاؤں اور کسی کے کام آسکوں۔ اِن تمام منزلوں سے (جو صبر - مصائب - اِمتحان - قوت برداشت - جدوجہد - پر مشتمل تھے) پُوری طرح پار اُتری اور پرم پد کو حاصل کیا۔ یعنی (نروان ملا) ۔

اِس واکھ کی تشریح ایک باکمال یوگی ہی کر سکتا ہے، جو اِس راہ کا واقف ہو۔ جیسے کہ ظاہر ہے یہ رُوحانی سفر مختلف مدارج ظاہر کرتا ہے، جو للیشوری نے اِستعارات اور تشبیہات سے کام لے کر ظاہر کیا ہے ۔

کپاس کے پھول کے ڈوڈے سے علیحدہ ہونا ۔ ماں کے پیٹ سے علیحدگی یا جنم پانا ۔

بنولے .... کرم پھلوں کا بیج ۔

دھوبی .... اِبتدائی گورو جو سادھک کو کسی راستے پر چلاوے ۔

صابن اور سجی .... دونوں چیزیں کپڑے کی غلاظت دُور کرتے ہیں، یہاں تعلیم ۔ مذہبی کتابوں کا مطالعہ ۔

ست سنگ - دھیان وغیرہ مراد ہے۔

ورزی - پرم گرو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ مرشد جو اس سڑک پر خود چلا ہو۔
سفر کے اُتار چڑھاؤ سے مکمل واقف ہو۔
ذاتی تجربہ رکھتا ہو۔

تینچی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خودشناسی - ادھیاتم گیان - ابھیاس۔

پھولوں میں للیشوری نے کپاس کا پھول اس لئے چن لیا ہے کیونکہ دیگر اقسام کے پھول مرجھا کر کسی کام کے نہیں رہتے۔ مگر کپاس کے پھول کے جب پتیاں گرتی ہیں، تو ایک ڈوڈہ ظاہر ہوتا ہے، جس سے کپاس نکلتی ہے اور یہاں سے ہی کپڑے کی سرگزشت شروع ہوتی ہے۔ ان واکھوں میں ملّ دید کا یہ کہنا ہے کہ روحانی سفر پھولوں کی سیج نہیں بلکہ یہ کٹھنائیوں سے پُر ہے۔ قدم قدم پر رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ مگر مصمم ارادہ اور اٹل وشواس سے سب مشکلات پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے اور آخر کار کامیابی انسان کے پاؤں چوم لیتی ہے۔

باب پنجم

دیدارِ حق
یا
شیو درشن

واکھ (۴۴)

ہمہ ومہ گرمس دمن ہالے
اندریم پرکاشش نیبر ژھٹم

پرزلیوم دیچھ تے نینم ذاتھ
گِیِہ رُوٹم تہ کرمس تھپھ۔

لفظی معنی :۔

دمہ دمہ .... ہولے ہولے، آہستہ آہستہ۔ لفظ دُما دُم سے
دمہ دمہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

دمن ہالے .... لوہار کی دھونکنی۔ یہاں گلے کے نرخرے
سے مراد ہے۔
پروفیسر جاجنی نے دمن آیہ لکھا ہے۔

پرزلیوم .... چمک اٹھا۔

گٹہ .... گھپ اندھیرا۔ یہاں جہالت (نہ جاننے)
کا اندھیرا مطلب ہے۔
گٹ جسم کو بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ :۔

میں آہستہ آہستہ پرانایام (حبسِ نفس) کی مشق کرتی رہی۔ اس مسلسل اور بلاناغہ ریاضت (مشق) سے میرا شمعِ عرفان چمک اٹھا (یا خود شناسی حاصل ہوئی)۔ اس طرح مجھ پر اصلیت کا راز کھل گیا۔ تب میں اندرونی روشنی باہر بکھیرتی رہی۔ اس مسلسل ریاضت سے میں نے اپنے وجود میں پرم اشیو کو یوں پکڑ لیا، جیسے اندھیرے میں کسی غیر کو پکڑ لے۔ میں نے اس کو تھام رکھا اور ہاتھ سے جانے نہ دیا (اگیان کے اندھیرے میں اچانک اپنے وجود میں دیکھ لیا)۔

(تشریح)

یہاں پھیپھڑوں کو لوہار کی دھونکنی سے مشابہت دی گئی ہے، جن میں گلے کے نرخرے سے ہوا داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے۔ اس دھونکنی سے لوہار اپنی بھٹی میں لوہے کو تپا کر سرخ بنا دیتا ہے، جس سے اِرد گِرد کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی پرانایام کے

ریاض سے انسان کی اندرونی (تاریکی) روشنی میں تبدیل ہوتی ہے اور آس پاس کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ اس قسم کے ریاض کے بارے میں یہ فارسی کے دو شعر ملاحظہ ہوں۔

دم بدم - دم را غنیمت دار و ہمدم شو بدم
واقف دم باش دم را ہیچ دم بے جا مدم

ترجمہ :- ہر وقت اپنے سانس کو غنیمت جان اور اس پر دھیان مرکوز کر۔ سانس کے اُتار چڑھاؤ سے واقف ہو جا اور سانس کو رائیگان نہ ہونے دے۔ انسان دن رات 21,600 سانس لیتا ہے، جس کے نصف نیند میں اور باقی کاروبار میں ختم ہوتے ہیں۔

واکھ (۴۵)

اکوے اومکار یُس نابھ درے
کمبھے برہمانڈس سم گرے
اکھ سوئے منتر ژِتس کرے
تس ساس منتر کیاہ کرے

لفظی ترجمہ :-

یُس .... جو
نابھ .... ناف جہاں ناڑیوں کا سنگم ہے۔
درے .... ٹھہر جائے۔ مستحکم ہو جائے۔
کمبھے .... پرانایام کے تین پہلو ہیں۔ سانس اندر لینا۔ روکنا اور باہر نکالنا۔
کمبھک، سانس کے روکنے کو کہتے ہیں۔

برہمانڈس . . . . کائینات کو بھی کہتے ہیں ۔ یہاں برہمہ رندرے سے مطلب ہے ۔

سٔم . . . . کدل یا پل

گرٔے . . . . بنا دے ۔

ترجمہ :-

جو سادھک (عامل) نابھستان کی جگہ خیال ٹھہرا کر کمبھک کرے اور پھر وہاں خیال مرکوز کرنے کے بعد پرانوں کو منی پور کھا چکر سے (ناف سے) ہوتے ہوئے (کاسٔہ سر) میں برہم رندرے (سہسرہ دل - ہزار پنکھڑیوں والا کنول) میں پونچا دے، ایسے عاملوں کو اور ہزاروں منتر کچھ زیادہ چمتکار (دکھا نہیں) پائینگے ۔ عارفوں کا یہی آخری منزل ہے ۔ (پیچھے نقشہ کو ملاحظہ فرمائیے) صفحہ نمبر (۸۴)

(تشریح)

اُوم کار (اسیم اعظم) سے وابستہ اور چند واکھ للہ دیدٔ کے ساتھ منسوب کئے گئے ہیں، جو میں من وعن ناظرین کے لئے درج کر رہا ہوں ۔

(ا)

اکوٹے اُمکار آچھر پرُم
سُوی ہا مالِہ رٹُم وندس منز
سُوی ہا مالِہ کٔنی پیٹھ گرُم تہ ژرُم
اسس ساس تہ سپنس سٔون ۔

(ب)

اُمکار ییلہ لیہ اُونم ، وُہی کرُم پنُن پان
شہ ویتھ ترا وتھ ست مارگ رٹُم
تیلہ للہ بہ وٲژس پرکاشتھان

(ج)
دمہ دمہ مَن اومکار پرنا نووم
پانے پران تہ پانے لوزان
سو ہم پدس اہم گو لم
تیلہ لئ بہ واژس پرکاشہ ستان

(د)
اومکار شریر کیول زونم۔
شبد۔ سروپ۔ دیپ۔ رس گندھ ہیتھ۔
آتمہ سروپ شہ پانے اوسم
پرمہ تت دودم شیرس پیٹھ۔

(ر)
اومئ چھو پتہ وکھ اومئ چھو سرن
اومئ چھو اپدیش اپرزان
اومئ پیرن اومئ سرن۔
اومس سیت چھئ زانی زان

واکھ (۶۸)

انا ہتھکو سو ریچھ شنیاے
یس ناو نہ ورن نہ گتھر تہ ریچھ
اہم دمرشہ ناد بندیس ون
سوئے دیو آشوار پیٹھ چیدس

لفظی معنی :-

اناہتھ کو .... اومکار کا -

سو ریچھ .... موہنی صورت -

شنیاے .... لا محدودیت - خلا -

ویمرشہ .... مرکوز کرے انسوچ لے -

نادہ بندے ...... ناد - آواز - بندو - نقطہ -

سئے .... وہی -

اشووار .... گھوڑسوار

چیڈیس .... سوار ہوگا -

ترجمہ :-

اِسمِ اعظم اوم شبد کی اٹل آواز (جو ایک دفعہ زبان سے نکالکر وایو منڈل میں گھومتی رہتی ہے)۔ خلاء کی لامحدودیت اس کا مسکن ہے یعنی لامکان ہے۔ اس کا کوئی نام نہیں۔ رنگ نہیں۔ ذات نہیں اور نرآکار ہے۔ جس کے بارے میں تحقیق کے بعد پتہ چلا ہے کہ وہ آواز (اوم کی) اور نقطہ (بندو) کا ہی عکس معکوس ہے۔ وہی دراصل وہ دیو ہے جو اس شیو تتو کے گھوڑے پر ایک شاہسوار کی طرح سوار ہوسکتا ہے۔

(تشریح)

انسان کے سوکھشم شریر میں ایک روشن نقطہ (بندو) ہے جو پاراشکتی سے ناد سے گھرا ہوا ہے۔ اوم کے بلا ناغہ جاپ سے یہ نقطہ چمکتا ہے اور من کی استغراقیت یا محویت سے پاراشکتی (جو مانند سانپ کنڈلی مارے بیٹھی ہوتی ہے) جاگ اٹھتی ہے۔ ایسے وقت پر شاغل زمین سے ۳ فٹ کے قریب ہوا میں اٹھتا ہے۔ بعضوں کا تجربہ ہے کہ اس وقت کانوں میں گونجنے والی آواز سنائی دیتی ہے۔

واکھ (۴۷)

دَیشہ آیس دَشس دَیشہ ژلتھ
ژلتھ ژُٹم شُنیہ اده واو
شوے ڈُیُٹھم شایہ سیلتھ
شہ تہ ترہ ترُپرمس تہِ شوی دراو

لفظی معنی :-
دَشہ دیشہ .... دشس اطراف .... چار کونے + چار اطراف +
ایک اُوپر اور ایک نیچے -
ژُٹم شُنیہ .... خلاء کو پار کیا -
شَہ تہ ترے .... چھ + تین = نو دروازے -
کان - آنکھ - منہ - ناک - بول و براز -
قوت لمس زبان - من = نو (۹) دروازے -
ترُپرمس .... بند کر دیئے -

ترجمہ :-
دس دشاؤں سے گھوم کر میں اپنے دلیش (وجود میں آئی)
تمام رکاوٹوں کو پھاند کر مثل طوفان خلاء کو چھید کر کے (یوگ ابھیاس کے ذریعے) آگے
بڑھی - وہاں میں نے شیو ہی شیو کو دیکھا جو سروپاپک ہو کر ہر طرف مسلط تھا -
میں نے اپنے جسم کے نو (۹) دروازے پوری طرح بند کر لئے - وہاں بجز شیو کے کچھ
نہیں نکلا -

(تشریح)

بُدھ مت کا قول ہے کہ ایشور خلاء کے پار ہے اور اُس سے آگے کچھ نہیں - مگر
لل دید کا کہنا ہے کہ اُس نے خلاء کو مثل طوفان پار کر کے شیو ہی شیو دیکھا - یعنی خلا

سے پار خدا کا ظہور قائم ہے۔ اتنا ہی نہیں، للہ دید مزید کہتی ہے کہ یہی ظہور ہمارے جسم کے اندر جلوہ گر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک انسان اپنے جسم کے نو (۹) دروازے مکمل طور بند کر لے اور پھر حقیقت کا مشاہدہ کرے۔

اس سلسلے میں ایک فارسی شعر بھی ملاحظہ ہو۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی نورِ حق بر من بخند بخند

ترجمہ :-
آنکھ - کان اور زبان کو بند کر لے۔ نُور حق بے شک نظر آئیگا۔ مت رکھ گمان۔

واکھ (۴۸)

آسی آس تے آسی آسو
آسی دُور کر پتہ دَتھ
شیوس ستُورہ نہ زلیون تہ مرن
رووس ستُورِ نہ اتہ گتھ

لفظی ترجمہ :-

آسی . . . . . . ہم
آس . . . . . . تھے۔
آسو . . . . . . ہوں گے۔
شیوس . . . . . . جسم - جیو
رووس . . . . . . ستُور یہ - (آتما) - جیو آتما (بشکل رو)

یہ اِس کا ابدی سلسلہ بدستور قائم ہے۔ ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم کو دھارن کرتا ہے۔

ترجمہ :-

ہم ہی یہاں تھے، ہم ہی یہاں مستقبل میں بدستور رہینگے۔ ہم ہی تھے جنہوں نے اول سے آخیر تک یہاں دور حکومت قایم رکھا۔ جسم کا فنا ہونا، پھر پیدا ہونا، مثل طلوع آفتاب وغروب آفتاب کا عمل ازل سے ہی جاری رہا ہے اور آگے بھی ایسا ہی آنا جانا قایم رہے گا۔

(تشریح)

شمس تبریزی کے یہ چند شعر بھی ملاحظہ ہوں۔

اے عاشقاں، اے عاشقاں من عاشق دیرینہ ام
اے صادقاں، اے صادقاں من عاشق دیرینہ ام
چندیں ہزاراں سال شد تا قالیم را ساختم
این قالب جزوی مبین من عاشق دیرینہ ام۔
عالم نہ بود و من بدم۔ آدم نہ بود و من بدم
این دم نبود و من بدم۔ من عاشق دیرینہ ام۔

ناظرین کو اچھی طرح دیکھنا چاہئیے جیسا کہ میں دیباچہ میں کہہ چکا ہوں کہ چونکہ منبع ایک ہے۔ اس لئے وہاں سے نکلی ہوئی دھاریں بھی یکسان ہیں۔ عارف صوفی، یوگی پر جب الہام ہوتا ہے، تو وہ باوجود مختلف مذاہب زمین و زبان ہونے کے بھی ایک ہی بات کہتے ہیں۔ اِن کے خیالات میں یکسانیت، یگانگت اور ہم آہنگی عام ہوتی ہے۔ جہاں ایسا نہیں سمجھو وہ اصلی مقام سے بہت دور رہے ہیں۔

....

واکھ (۴۹)

پانس لاگتھ رُود کھ میہ ژ یے
میہ ژ ے ژھانڈان لُوسُم دۄہ
پانس منز بیلِہ ڈیُوٹھکھ ژ مے
مہ ژ ہ تہ پانس دِلیُوتم ژھوہ

ترجمہ :-

مجھ سے چھپے رہنے کے لئے تم نے اپنے اُوپر (مایا روپی) پردہ اوڑھ رکھا ہے۔ تمہاری تلاش کرتے کرتے میرے بہت سے دِن بیت گئے (ضایع ہوئے) آخر کار میں نے تم کو اپنے آپ میں ہی پالیا۔ جبھی مجھ پر مستی کی حالت چھا گئی ہے اور (اِس طرح) میں تمہارے ساتھ جھومتی اور اٹکھیلیاں کرتی ہوں۔

(تشریح)

اپنے آپ کو ذات مطلق سے علیحدہ جان کر للؔ نے اپنے دِن بے فایدہ گنوا دیے۔ اور جس وقت اُس نے پرمیشور کو اپنے اندر ہی پایا، تو اُس کی خوشی کی اِنتہا ہی نہیں رہی۔ اُس پر کیفیت وجدانی طاری ہوگئی، کیونکہ وہ واصل حق ہوکر اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہوگئی۔ اُس کی ریاضت کا بس مقصد اِسی قدر تھا۔

لفظ "ژ ہ" کا استعمال دیکھکر شاعرہ کو داد دیجئے، جس کو اپنے فن پر اِس قدر عبور حاصل تھا۔

....

واکھ (۵۰)

ژَہ نا بُہٕ نا دِچھے نا دھیان
گو پانے سرٛوٗکری مشتھ
آنیو ڑُلو ٹھکھ کینٛژھہ نا الوے
گیے ستھ لیہ پرپشتھ

لفظی ترجمہ :-

ژَہ نا .... نہ تو۔
بُہٕ نا .... نا ہی میں۔
سرٛوکری ...... سب کام کرنیوالا، خالق کل۔
مشتھ .... بھول جانا۔
آنیو .... اندھے یا بیوقوفوں نے۔
ستھ .... صداقت، ست زن، انسان صادق۔
پر .... اجنبی۔
پشتھ .... دیکھ کر۔

ترجمہ :- یہاں نا ہی تو ہے، نا میں ہی ہوں۔ یہاں دھیان میں لانیوالی کوئی شئے بھی نہیں۔ (عجیب بات ہے) کہ یہاں خالق کل بھی عالم بے خودی میں گم ہے۔ بے بصیرت انسانوں سے آپکے اِس وچتر کھیل کا کیا سمجھاؤ ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کھیل سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مگر جب ست زن (صادق) ذاتِ الٰہی کی اصلیت سے محرم ہوگئے تو یہ پرکرتی (کائنات) اُن کے نظروں سے اوجھل یا عدم بن کر رہتی ہے۔ اِس طرح سے وہ نجات پاکر ذات پاک سے مل کر ابدی مقام حاصل کرتے ہیں۔

واکھ (۱۱۵)

شہ وَن ژٹتھ شیش کل وُزَم
پرکرتھ ہوٗنزَم پوٗنہ سیتی
لوٗلہ کہ نارہ وٲلنج بُزُم
شنکر لبُم تمی سیتی۔

لفظی ترجمہ :-

شہ وَن .... چھہ جنگل
شِش کل .... آنند سروپ۔ امرت۔ آبحیات۔
پرکرتھ .... پرکرتی
ہوٗنزَم .... جب کوئی چیز سوکھ سمٹ جائے، اُس کو ہوٗنزُن سمجھو۔
وٲلنج .... کلیجہ ... نفسانی خواہشیات کا سرچشمہ کلیجہ سمجھا جاتا ہے۔

ترجمہ :-

میں نے چھہ چکر (کنول) پار کئے (یعنی کنڈلی کو اُجاگر کرکے چھہ چکروں سے ہوتے ہوئے ساتویں گھر (سہسرہ دَل) میں داخل کر دی، تو سہسرہ دل سے امرت ٹپکنے لگا۔ میں نے پرکرتی (Material World) کو ابھیاس سے بھسم کر ڈالا۔ اتنا ہی نہیں۔ میں نے پریم کی آگ سے اپنے کلیجے کو بھون ڈالا یعنی خواہشات کا خاتمہ کر دیا۔ یہی ایک عمل ہے، جس سے میں نے خدائے برتر کو پایا اور یوں واصل حق ہوئی۔ دیکھیئے نقشہ صفحہ نمبر: (۸۴)

واکھ (۵۲)

امکار بیلہ لیہ اُئم
دِہی کرُم پننہ پان
شہ وتھ ترادتھ ستھ مارگ رٹم
تیلہ لل بوٚ و آٔترس پرکاشستان۔

لفظی معنی:

لیہ اُومم . . . . جب میں اِس جاپ کی عادی بن گئی۔
دِہی کرُم . . . . دھمکتا ہوا انگارہ بنادِیا۔
شہ وتھ . . . . چھ پھولکلایئں۔چھ چکر یا چھ کنول۔
ستھ مارگ . . . . ساتواں راستہ یعنی ساتواں کنول (سہسرہ دَل)

ترجمہ:۔
جب میں اُوم شبدھ کے جاپ کی عادی بن گئی اور اپنے جسم کی سُدھ بدھ تک کھو بیٹھی۔ پھر میں نے چکر ۱ سے چکر ۷ تک پوہنچ کردم لیا۔ یہ آخری چکر ہی میرا منزل مقصود تھا۔ یہ چکر پار کرکے فضیلت کے مقام پر پوہنچ گئی۔ یہاں میں خود روشنی کا شعلہ بن کر اُس ازلی روشنی کے بھنڈار کے ساتھ مِل کر ایک ہوگئی۔

شہ وتھ کے لئے نقشہ صفحہ ۸۳ پر ملاحظہ کیجیے۔

(تشریح)

"پرلو" یا "اوم کار" "اوم" "آخرالذکر" "اوم" لفظ کو میں رٹتی رہی ہی نہیں بلکہ اِس کی فضیلت اور معنی کا اُچارن کرتی رہی۔ اِس بلاناغہ اور پیہم عمل سے میرا جسم روشنی کا بھنڈار بن گیا۔ یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ میں کا تنانہ بدن سے بے خبر ہوگئی (یعنی شعور سے لاشعور میں قدم رکھا)۔ چھ منزلیں پار کرکے میں نے ساتویں

منزل میں قدم رکھا یعنی سہسرہ دل میں پہونچ گئی، جہاں شیو اور شکتی کا ملاپ ہوتا ہے، جہاں پرکرتی اور پُرش ایک ہو جاتے ہیں اور سادھک (یوں سمجھو) ایک پرماننّد کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک معمولی روشنی کی چنگاری ایک بڑے روشنی کے الاؤ سے جا ملتی ہے۔ اِس کو جیون مُکتی کہتے ہیں اور سادھک آواگون اور کال چکر سے خلاصی پالیتا ہے۔

دوسرا معنی :-

رِشہ وِیتھ ...... چھ راستے۔ ترِکا ورش کے رُو سے وَرن ۔ منتر ۔ پَر ۔ کلا ۔ تتو ۔ بھوانا ۔ ستھ مارگ ۔ سمجھو او پاٹے کے رُو سے اِن کٹھن سادھناوں کی ضرورت نہیں ہے۔ لَل دیدنے یہی مارگ اپنایا ہے۔

واکھ (۵۳)

رِشیو ژالیشو دِرا زَن دا .... جن
کمہ لزہ نابھہ نام وٗارن لیٔ ۔
ہیہ آبلہ سکاست تتن لوہ رزٔ
ستا ٔرو دا ۔ ستٔرو دا ' ستہ دا سعُو۔

لفظی معنی :-

کیشو .... وِشنو
زَن .... جن یا گوتم بدھ
کمہ لزہ نابھہ .... کنول سے پیدا ہوا ' برہما جی
آبلہ .... کمزور ' ناتوان ۔
لوہ رزٔ .... دنیاوی مصیبتیں ۔
ستٔرو دا .... وہ ہو یا یہ ہو ۔

ترجمہ :-
پرم شیو ہو، کیشو ہو یا گوتم بدھ - وہ کنول سے پیدا ہوا برہما ہو، یا اور کچھ (اُس پربھو کا کسی نام سے جاپ کرو) میری خواہش بس ایک ہے کہ وہ مجھے اس دُنیا کی مصیبتوں سے (آواگون کی پھانسی) سے چھٹکارا دے - یہ مدعا زیرِ نظر رکھ کر پرم شو کو کسی نام سے یاد کیجیئے - کوئی فرق نہیں پڑیگا - اللہ اور اوُم میں کوئی فرق نہیں - دونوں ایک ہی مطلب ظاہر کرتے ہیں -

(تشریح)

للیشوری کا یہاں مطلب ہے کہ پرمیشور کو کسی نام سے پکارو، چنتن کرو، ریاضت کرو - نام مختلف کیوں نہ ہو، مطلب تو ایک ہی ہے - جس قسم کا وہ نام رکھتا ہو - میری یہی دلی تمنا ہے کہ وہ مجھے دُنیا کے دھندوں سے آزاد کر دے اور پرم گتی عطا کرے - وہ یہ ہو - وہ ہو یا اور کچھ ہو - (وہ دراصل ایک ہی حقیقت ہے، اگرچہ اُس کے بہت سے نام ہیں) -

واکھ (۵۴)

ژِ ی دیو گرِتس تہٕ دھرتی سَرزکھ
ژِیے دیوہ وُیتھہ کرنن پران
ژے دیو سٕھنہ روستوی وُزکھ
کٔس زانہٕ دیوہ چُون پرمان -

لفظی ترجمہ :-
دیو . . . . پرماتما
گرِتس . . . . . . جو کچھ گھڑا گیا ہو - کائنات -
سرزکھ . . . . . . سرد ویاپک ہوتے ہوئے جانتا ہے -

پرمان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اعلیٰ رتبہ
سٹھنہ روستوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بغیر آواز کے ۔

ترجمہ :-
ہے پرمیشور ! یہ آپ ہی ہیں جو تمام ارض و سما میں پھیلے ہوئے ہیں ۔
ہے پربھو ! تم ہی ہو جس نے (بے جان) ہڈیوں کے پنجروں میں رُوح پھونک کر جان بخش دی ہے ۔
ہے پرماتما ! اِس جگت میں (جو دراصل بے آواز ہے) بس آپ کی ہی آواز گونج رہی ہے ۔
ہے ذات باری ! تمہاری اِس مایا کو جس کا آغاز اور انجام کسی کو معلوم نہیں ۔ تمہارے صفات کو کون گن سکتا ہے ؟

(تشریح)

مرحوم نند لال طالب نے اِس کو شعروں کا جامہ پہنایا ہے' جو یوں ہے ۔

یا رب کہوں میں کیا ہے شان جلال تیری
مجھ سے بیان کیا ہو ہے کیا مجال میری
عالم میں تو ہے چھایا ہر چیز میں سمایا
بخشی حیات تو نے طالب کے ہر بشر کو
تیری ہی گونج ساری ہے بے صدا جہاں میں
سبحان تیری قدرت کا ہے کہیں ٹھکانا ؟

...

واکھ (۵۵)

زِتہٕ تُرگ وِگہ ہیتھ رٹھم
ژیتھ ملہِ وہیتھ دشہ ناڑٕ واو
توے شِشی کل وِگلیتھ ژٔھم
شُونیس شُنیاہ میلتھ گو۔

لفظی معنی:-

زِتہٕ تُرگ ۔۔۔۔۔ من کا گھوڑا۔
وِگہِ ہیتھ ۔۔۔۔ قابو میں کر کے۔
ناڑٕ ۔۔۔۔۔ ناڑیاں یا رگیں۔
شیشہ کل ۔۔۔۔ اَمرت آبحیات۔
وِگلیتھ ۔۔۔۔ گھل کر۔
دشہ ناڑٕ ۔۔۔۔ دس ناڑیاں جو ناف کے مرکز پر گھتی بناکے ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔

ترجمہ:-

جب میں نے بِتمامی ہوش وحواس چِت کے چنچل گھوڑے پر قابو پالیا، یعنی اُس کے خواہشات ہٹا کر اُس کو رام کیا اور بسیار کوشش کے بعد دس ناڑیوں میں چلنے والے نفس (پران اُپان) پر قدرت حاصل کی۔ اِس طرح سہسرہ دل میں جائے قیام پاکر کاسہ سر سے آبحیات ٹپکنے لگا، جو آہستہ آہستہ تمام جسم میں تحلیل ہوا۔ اِس طریقہ عبادت سے بیرونی دُنیا میرے آنکھوں سے اُوجھل ہوگئی اور میری ذات خالص خلاء (شُونیہ) بن کر رہ گئی، جو آخرکار اُس شُونیہ رُوپی پرم دیو کے ساتھ مل کر ایک ہوگئی اور میری اپنی کوئی علیحدہ ذات رہنے نہ پائی۔

واکھ (۵۶)

پرن پولُم اپرُے پوٚرُم
کیسرِ وَنہ وُولُم رَٹِتھ شال
پرَس پرٕنُم تہ پانَس پولُم
اَدٕ گوٚم ہالوٚم تہ زیٖنِم ہال

لفظی ترجمہ:

پرُن پوٚلُم ...... جو کچھ پڑھا اُس پر عمل کیا۔
اپرُے ...... جو پڑھنے میں نہ آیا، وہ بھی پڑھ لیا۔
کیسرِ ...... شیر ببر۔
پرَس پرٕنُم ...... جو دوسروں کو پڑھایا۔
زیٖنِم ہال ...... میدان جیت لیا۔ ہال = گیند بلا۔
اَدٕ ...... تب ہی۔ پھر۔

ترجمہ:-

جو کچھ پڑھا، اُس پر عمل بھی کیا اور جو پڑھنے میں نہ آیا، اُس پر بھی غور کرتی رہی۔ جنگل سے خونخوار شیر کو مثل گیدڑ قابو میں کر کے لائی۔ میں نے جو تعلیم دوسروں کو دی، لوگوں کو تب اُس کا اثر ہوا، جب میں نے بذات خود اُس پر عمل کیا۔ ایسا کرنے سے مجھ پر اصلیت کا راز کھل گیا اور میدان میرے ہاتھ رہا۔ یعنی میں کامیاب و کامران رہی۔

(تشریح)

اپنی ذات پر للیشوری پہلے تجربہ کرتی تھی۔ پھر ہی کہیں وہ دوسروں کو سمجھا سکتی تھی اور اُن پر سب کچھ کہا ہوا اثر انداز ہوتا تھا۔ اگر" یار دوستوں" کے اِس ترنگ پر وشواس کیا جاوے کہ لل دید ننگی ناچتی تھی، تو بھلا اُس کے سامنے کون آتا اور کون متوجہ ہوتا۔ اِس واکھ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ لوگ یہاں گیند کو کھیلوں میں اِستعمال کرتے

تھے۔ اور میچ ہوا کرتے تھے۔ نہ معلوم لل دید کے زمانہ کے بعد ناٹک، رس، کھیل کود، انگور کے بڑے بڑے باغ اور گلابوں بھرے باغات، جو مغلوں کے زمانے تک موجود تھے اور اُن سے عطر نکالا جاتا تھا، کہاں غائب ہو گئے اور کشمیری کیوں کر نچلی سطح پر آکر پسماندہ کہلائے۔

واکھ (۵۷)

یَیہ ییہ کرُم کرہ پیتھرُن پانس۔
ارزَن برزُن بیَتس کیوت۔
اَنتہِ لاگہِ روٗتس پیترُن سوٗاَتمس۔
ادہ یوری گژھہ تہ توری چھوم ہیوت۔

لفظی ترجمہ:۔

کرُم . . . . کام
پیتھرُن . . . . خود برداشت کرنا/خمیازہ اُٹھانا۔
ارزُن . . . . . مزدوری کا پھل۔
برزُن . . . . صلہ محنت۔
لاگہِ روٗتس . . . . . کسی بندھن کے بغیر۔
پیشرُن . . . . حوالہ کرنا۔
ہیوت . . . . فائدہ دینے والا۔ بھلائی والا۔

ترجمہ:۔

جو کام اور جس قسم کا کام (فعل) میں کروں، اُس کا پھل (نتیجہ) تو مجھے ہی بھگتنا لازمی ہے۔ باوجودیکہ یہ کام دوسروں کی بھلائی کیلئے ہی کیوں نہ کیا گیا ہو۔ اِس سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ جو فعل (اے اِنسان) تمہارے ہاتھوں سے عمل میں آئے، اُس کا نتیجہ ایشور اَرپن کر دو۔ یہی ایک راستہ ہے، جس میں اے منش، یہاں بھی فیض حاصل ہوگا اور آئندہ کے لئے بھی سودمند ہوگا۔

(تشریح)

گیتا جی کے پانچویں ادھیائے کے دسویں شلوک میں بھگوان شری کرشن جی نے یوں فرمایا ہے :-

جو ادا کرتا ہے اپنا فرض خواہش چھوڑ کر۔
برگ نیلوفر ہے سیلاب گناہ میں وہ بشر۔

واکھ (۵۸)

لَل بہ دَرایِس لولہ رے
ژھانڈان لوسم دِن کیو راتھ
وُچھم پنڈتھ پنہ نے گرے
سِے مے رٹمس نچھتر تہ ساتھ ...... ساعت

لفظی معنی۔

لولرے ...... بعد شوق و ذوق نکلی۔

ترجمہ :- میں "لل" پریم سے بھرپور مستی میں پرماتما کا کھوج کرتے کرتے دن اور رات بتاتی رہی۔ یہ سب جستجو اکارت ثابت ہوئی، کیونکہ باہری دنیا میں نہیں، بلکہ میں نے اسم ورشٹ آتما پنڈت کو اپنے ہی وجود میں براجمان پایا۔ یہ تجربہ حاصل ہوتے ہی میں نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر یہ سمے نیک نکھشر اور فال اختر مان لیا۔

(تشریح)

صوفی شاعر اپنے کلام میں کس قدر مناسبت اور یکسانیت رکھتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور کیوں نہ ہوں۔ ایکدوسرے کو کبھی نہ ملے ہوں۔ ایک دوسرے

سے انجان ہی کیوں نہ ہوں۔ لل دید کے اوپر کا واکھ اور حافظ شیرازی کی یہ رباعی:۔

دوشں وقتِ سحر از غصہ نجاتم دادند
اندر آں ظلمتِ شب آبحیاتم دادند۔
چہ مبارک سحرے بود چہ فرخندہ شبے۔
آں شب قدر کہ ایں تازہ براتم دادند۔

معنی:۔
کل صبح کا وقت کس قدر مبارک ساعت تھا (کچھ اور مہورت شبھ تھے)، جب مجھے (غصہ) اہنکار سے چھٹکارا ملا۔ اُس اندھیری رات میں مجھے امرت روپی گیان یعنی حیاتِ ابدی (جیون مکتی) حاصل ہوئی۔

حافظ شیرازی ایران کے بزرگ صوفی شاعر تھے۔ اُن کا دیوان مشہور ہے۔ آپ للیشوری کے لگ بھگ ہمعصر تھے۔ آپ 1300ء میں پیدا ہوئے تھے اور 1388ء میں رحمت حق ہوئے تھے۔

لل دید کے اِس واکھ سے کستوری ہرن کی مثال ذہن میں آتی ہے، جو اُس نافے کی خوشبو میں اِدھر اُدھر سرگرداں تلاش میں پھرتی رہتی ہے، جو نافہ دراصل اُس کے اپنے ہی ناف میں موجود ہے مگر ہرن اِس کی موجودگی سے انجان ہے۔

واکھ (۵۹)

بان گول تائی پرکاشں آو زونے
ژندر گول تائی موتے ژیتھ۔
ژیتھ گول تائی کینہہ تہ ناکنے
گے بھور بھوہ سوور ولیس وتھ کیتھ۔

لفظی معنی:۔

بان سورج، مول بھا اجک سے مراد ہے۔

نۄُن .... چاند - ستھسرہ دل (کائنات سر کا چاند)

گۄل .... ختم ہوا۔

مۄُہتے .... باقی رہا۔

ژیتھ .... چِت۔

بھور۔ بھوہ۔ سُوَر .... تین عالم - مادی، ذہنی اور رُوحانی۔

ترجمہ :-

سورج غروب ہوا، تو چاند طلوع ہوا۔ جب چاند بھی غروب ہوا، تو دیکھنے کے لیے چِت باقی رہتا ہے۔ جس وقت چِت بھی باقی رہنے نہیں پایا، تو پھر وہاں کچھ بھی نہیں رہتا۔ پھر تینوں عالم یا تینوں اوستھائیں ایک دوسرے کے ساتھ لِیں کرلئے ہو جاتی ہیں۔

(تشریح)

عام انسان دِن کو سورج کی روشنی میں دیکھ پاتے ہیں۔ رات کے اندھیرے میں چاند، تاروں یا چراغ کی روشنی سے دیکھتے ہیں۔ جب اِن کی روشنی بھی اندھیرے میں موجود نہ ہو، تو آپ چِت کی روشنی سے کام لیتے ہیں مثلاً رات کے وقت باہر سے آپ کو کوئی نام لے کر پکارتا ہے۔ اگر وہ آپ کا نزدیکی سمبندھی یا کوئی دوست ہوگا تو آپ آواز پہچان کر فوراً جان لینگے کہ فلانی شخص مجھے بلا رہا ہے۔ غور کی بات ہے کہ جب چِت بھی کالعدم ہو جائے تو پھر باقی کیا رہے گا۔ ایک منش کو جب نیند غالب آجائے تو اُس وقت بھی اِس حالت کی حد بندی ہو سکتی ہے۔

پیہم کوشش سے ایسی حد بندی ممکن ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا یوگ ہے۔

واکھ (۶۰)

تنتر گلہ تائے منتر مۄُژ رے۔
منتر گوٚل تائے مۄُتے ژیتھ۔
ژیتھ گوٚل تائے کینہ تہ نہ کُنے۔
شونیس شونیاہ میلِتھ گو۔

لفظی معنی :- تنتر .... تنتر

منتر متھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باقی منتر رہیگا ۔
شونیش شونیاہ میلتھ گو ۔ ۔ ۔ ۔ جیو آتما شنیہ سروپ میں تبدیل ہوکر
برہم سروپ کے ساتھ لے ہوگا ، جس
کا سروپ شونیہ ہے ۔

ترجمہ :-

جب تانترک عامل کی تانترک ریاضت ختم ہوجاتی ہے ، تو اُس کے پاس صرف منن شکتی یعنی صرف منتر رہ جاتا ہے ۔ مزید ریاضت کرنے سے وہ منتر بھی ختم ہو جاتا ہے ۔ اِس قسم کے شاغل کے پاس پھر من کے گونا گوں (خیالات) باقی رہ جاتے ہیں ۔ جن کا مزید اُپاسنا سے مکمل طور خاتمہ ہوجاتا ہے ۔ اِس کے بعد وہ پرکرتی کے بندھن سے آزاد ہوتا ہے اور مقام افضل حاصل کرتا ہے ۔ اور اِس طرح سے یہ جیو آتما (شاغل کا) شونیہ سروپ پرکھو میں سما جاتا ہے اور نجات حاصل کرتا ہے ۔

واکھ (۹۱)

شُنیک مآزان کوٗڈم پانس
میہ کلِہ رُوزم نہ بوٗد تہ ہوش ۔ ۔ ۔ ۔ بدھ
بھیدی سپنس پانہٕ پانس ۔
اَدہ کمہ ہیلہ پھوٗل کلِہ پمپوش ۔

لفظی معنی ۔

شُنیک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خلا کا ۔ جہاں کچھ بھی نہیں ۔
بدھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عقل ۔
بوٗد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بدھ
ہیلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہل ، جھیلوں میں اُگنے والا گھاس ، جس سے کنول کھِلتے ہیں ۔

ترجمہ :-

میں نے زندگی بھر خلا کا میدان چھان مارا ۔ ایسا کرتے ہیں اِس قدر

تھک گئی کہ میرے عقل اور ہوش نے جواب دیا۔ آخر کار جب میں اپنی ذات سے واقف ہوئی، تب کہیں مجھے قرار آیا، ورنہ یہ کیوں کر (اے للہ) ممکن ہو سکتا ہے کہ اس ہل (انسانی جسم) سے میرا ہردے کیوں کر شش کنول کے کھل اٹھا۔

(تشریح)

کنول سکون کی نشانی سمجھا جاتا ہے اور یہ ہل سے پیدا ہوتا ہے۔ بدھ فلسفہ کے رو سے حقیقت ازلی (پرماتما) شونیہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے پرے کچھ نہیں۔ ویدانت کے رو سے حقیقت ازلی شونیہ جیسی ہے۔ ان دونوں نظریات کو للیشوری نے رد کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ حقیقت ازلی دراصل خلا سے بھی پرے ہے۔ شنیاہ سے پار جو شکتی موجود ہے۔ للیشوری نے اس شکتی کو اپنے آپ کے ساتھ موازنہ کر کے یکساں پایا۔ جیسا وہ دوسرے واکھ میں کہہ گئی ہے۔

پنڈتھ وچھم پننز گرے، یعنی قادر مطلق کو اپنے ہی وجود میں پایا۔

واکھ (۶۳)

کرم زہ کارن تریہ کومبتھ۔
یوہ لبکھ پرلوکس آنکھ
زہ کتھ کھس ستوریہ منڈل ژھیتھ
توے ژلیہ مرنتی سینکھ

لفظی معنی :۔

کرم زہ ۔ ۔ ۔ ۔ فعل دو قسم کے ہیں۔
کارن تریہ ۔ ۔ ۔ ۔ عمل کے تین اسباب ہیں۔
کومبتھ ۔ ۔ ۔ ۔ پیچھے چھوڑ کر۔
آنکھ ۔ ۔ ۔ ۔ جان پہچان۔
پرلوک ۔ ۔ ۔ ۔ دوسری دنیا۔

شینکھ ..... شک اور خوف

ژُمبتھِ ..... چھید کرنا، سوراخ بنانا، کاٹ کر

ترجمہ :-

فعل کے دو اقسام - ذاتی فایدے کے لئے اور دوسروں کے فایدے کے لئے عمل میں لائے جاتے ہیں - اِسی طرح موجودہ عالم کے تین کارن ہیں - (پیدائش - پرورش - خاتمہ) یہ تین اسباب عمل اور فعل کی اچھائی اور بُرائی سے تو مُنہ موڑ کر سوریہ منڈل سے گذر کر برہم تتو میں سما جا - یہ ایک ایسا عمل ہے، جس پر کاربند رہنے سے تم واصِل حق ہو سکو گے - اِس عمل سے تم کو موت کے خوف سے چھُٹکارا نصیب ہوگا -

(تشریح)

گریرسن نے اِس کا یوں مطلب نکالا ہے - ایک سادھک کو اچھے اور بُرے افعال کے نتیجوں سے بے نیاز ہو کر اپنے من کو تین آلائشوں سے صاف کرنا چاہیئے (انومل - مایامل - کارن مل) یہ سب یوگ کی عمل سے ممکن ہو سکتا ہے - پرانایام عمل یوگ کا ایک انگ ہے، جو تین حصّوں پر مشتمل ہے - (پورک - ریچک - اور کمبھک) ہوا کا اندر لینا، روکنا اور پھر یہی ہوا، آہستہ آہستہ باہر چھوڑنا - یوگ شاستر میں کمبھک (سانس کا روکنا) کی بہت تعریف کی گئی ہے - اِس سے عمر بڑھتی ہے، روحانی طاقت تیز ہو جاتی ہے - کمبھک کے لمحات شاغل کی عمر میں ایزادگی کرتے ہیں -

یوگ کے عمل میں قول دھارا چکر سے اناہت چکر تک آگ کا خِطہ کہلاتا ہے - گرمی سورج کا خاصہ ہے، اِس لئے اِس کو سوریہ منڈل کا خِطہ کہتے ہیں - سوریہ منڈل کے معنی یہی گرمی کا خِطہ ہے - یوگی کا پہلا قدم اِس خِطے کو پار کرتا ہے - اگر وہ واصل حق ہونا چاہیئے -

صفحہ نمبر پر دی گئی تصویر ملاحظہ ہو -

آلائشیں تین قسم کی ہیں، اِن کو سنسکرت میں مل کہتے ہیں - انومل اِس سے جیو اپنے آپ کو جسم تک محدود سمجھتا ہے - (۲) مایامل، ہر چیز کو دوسری چیز سے جُدا سمجھتا ہے - کارن مل - فعل کے سرزد ہونے سے سُکھ اور دُکھ مِلتا ہے -

واکھ (۶۳)

سمسارس آیس تپسی
بوده پرکاشس بسم سہز
مریم ہہ کاہنہ تہ مرنا کانہہ
مرنیچھ تہ لسنہ نیچھ

لفظی معنی -

تپسوی ..... تپسیا کرنے والی -
بوده پرکاشس .. آتم گیان -
سہز .. حقیقت ازلی -
نیچھ ...... واه واه مبارک -

ترجمہ :-
میں اِس سنسار میں ایک تپسوی جامہ پہن کر آئی اور یہاں پُرانے جنم کے کرم پھلوں کے مُطابق اپنے آتما کا مکمل سروپ دیکھ پائی - واصل حق ہو کر اگر لوگ مجھے مُردہ سمجھیں تو وہ ویسا ہی سمجھ لیں اور بصورت دیگر اگر میں اُن کے لئے زندہ ہوں پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں - مرنا اور جینا میرے لئے یکساں ہے - ہر صورت میرے لئے واہ! واہ سمجھو -

واکھ (۶۴)

ژھانڈان لوسس پانی پانس -
ژھیپھ گیانس وُوتم نا کونژھ -
لے کرمس تہ واتس اَلقانس -
بری بری بانہ تہ چیوان نہ کونژھ -

لفظی معنی :-

ژھانڈان ...... تلاش کرتے کرتے -

ژھیہ گیان . . . . گپت - چھپا ہوا علم
کونژھ . . . . . . کوئی نہیں ۔
کے کرمس . . . . . اپنے ساتھ رہنے کا عادی بنایا ۔
اَلمقانس . . . . . افضل ترین روشن مقام
بڑی بڑی . . . . . آبحیات سے بھرے ہوئے پیالے ۔

ترجمہ :-

میں اپنے وجود میں اُس کو تلاش کرتے کرتے تھک گئی - اِس مخفی گیان (آتمہ بدھ - خود شناسی) تک کوئی بھی آسانی سے رسائی حاصل نہیں کر سکتا ہے ۔ (للہ دید کا مراد ہے یہاں بھکتی یوگ سے) جس مارگ پر چلنے سے وہ اُس مقام پر پہنچی، جو آبحیات کا سرچشمہ ہے اور جو واصل حق ہونے کا مقام بھی ہے ۔
للیشوری کا کہنا ہے کہ یہ راستہ قریب ترین راستہ ہے - مگر کوئی اِس طرف دھیان نہیں دیتا - حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اِس مقام پر آبحیات کے بھرے جام کے جام موجود ہیں - مگر پینے والا کوئی نہیں - اِس سے صاف ظاہر ہے کہ للیشوری بھکتی یوگ کو مقدم درجہ دیتی تھی ۔

واکھ (۶۵)

پُرن سُولب پالن دُور لب
سہز گاٹن سیکھم تے کرُو تھ
ابھیاسکہ گنز رے شاستر مُوٹھم
تریتن آنندِ رٹشیے گوم

لفظی معنی :-

سُولب . . . . . . آسان - کافی مقدار میں ۔

پالُن . . . . . عمل میں لانا ۔
دُرلَب . . . مُشکل ۔
ستھ . . . حقیقت ۔
گارُن . . . . ڈھونڈنا ۔
سکھیم . . . باریک ۔
کرُوٹھ . . . . مُشکل ۔
ابھیاسکہ . . . مشق کرنے سے ۔
گنہ زے . . . مسلسل ۔ لگاتار ۔
زتین آنند . . . ست چت آنند ۔ سرورِ ابدی ۔
زٔنیچے . . . معلوم ہوگیا ۔

ترجمہ :-
پڑھنا آسان ہے، لیکن عمل کرنا کٹھن ہے ۔ حقیقت سے آشنا ہونا مشکل ترین ہے ۔ ریاضت کے مُسلسل شُغل میں دِن رات ایک ہی سطح پر قائم رہتے ہیں، دنیاوی علوم بالکل بھُول گئے ۔ اِس قسم کے ریاض سے مجھے ست چیت آنند (سرورِ ابدی) مِل گیا ۔ یعنی عین الیقین کا تجربہ حاصِل ہوا ۔

واکھ (۶۶)

گگن ژٔے بھُوتل ژٔے
ژٔے دِن پوَن تہٕ راتھ
اَرگ زندن پوشِ پوٗنِ ژٔے
ژٔے چھوک سورُوی تہٕ لاگی تہٕ کیاہ

لفظی ترجمہ :- گگن . . . . . . آسمان

بھُوتل .... زمین۔
دِین .... دِن۔
پوَن .... ہوا۔
اَرگ .... چڑھاوے کا پھُول یا اَناج۔
تزندُن .... صندل۔ چندن۔
پوُشس .... پھوُل۔

ترجمہ :۔

مرحوم نندلال طالب کشمیری نے اِس واکھ کو شعروں کا لباس پہنایا ہے :۔

زمین تو ہے زماں تو ہے
ہوا۔ دِن رات بھی تو ہے۔
چڑھاوے کا اناج اور جل بھی
چندن پھوُل بھی تو ہے۔
غرض ہر چیز میں تو خود سمایا ہے بہر صورت۔
میں حیران ہوں کروں کیا نذر تیرے ایسی حالت میں۔

(تشریح)

چونکہ نادر مطلق ہی عالم نباتات، جمادات و حیوانات کا منبع ہے، کوئی چیز نہیں، جس میں اُس کا نوُر نہیں۔ ایسی حالت میں جب پھُول بھی وہی، صنم بھی وہی۔ پوُجاری بھی وہی۔ تو ایسی حالت میں پوُجا کِس چیز سے کی جاوے۔ دراصل حقیقتاً وہی سب کچھ ہے۔

:

واکھ (۶۷)

ڈیٹھ رَینیا اَرژُن سَکھر
اَتھہِ اَل پَل وُکھر ہیتھ ۔
یُدوَے زانکھ پَرَم پد اَکھر
ہے شکھر کھےَ شکھر ہیتھ ۔ (یا) اکھر ۔ ہشکر ۔ کھشکر

لفظی معنیٰ :۔

رَینیا . . . . دیکھو ۔ رچرڈ ٹمپل نے کنڈلنی کا مطلب لیا ہے
گریرسن نے شکتی کا مُراد لیا ہے ۔ جو
پجاری کے جسم میں مقیم ہوتی ہے ۔
منوراج بھی یا اے لی بھی معنی لیا جا
سکتا ہے ۔

ارژُن . . . . پوجا ۔
سَکھر . . . . . تیاری کر ۔
اَتھہِ . . . . . ہاتھ میں لے کر ۔
اَل ۔ پَل ۔ وُکھر . شراب ، ماس اور چاول کی روٹیاں یا
تانترک پوجا کا سامان ۔
گریرسن اِن تینوں کو ناپاک قرار دے کر اِن
کو پوجا کے لائق نہیں مانتا ۔ مگر تانترک پوجا
کی یہی سامگری ہے ۔

یدوَے . . . . . اگر تو جانتا ہے ۔

اَکھر .... اَکھشر ۔ اوُم ۔
ہشکھر ...... ہَ - ह -
کھشکھر ...... کھَ - ख -

ترجمہ :-

اُٹھ اے میرے منو راج - اَب پوُجا کی تیاری کر - یہ پوُجا کا سامگری (جو شراب - ماس اور چاول کی روٹیوں پر مشتمل ہے) ہاتھ میں تھام لے - اگرچہ یہ پوُجا کا سامان پاک نہیں سمجھا جاسکتا، مگر پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں - اگر تم اِسمِ اعظم "اوُم" کی مکمل جانکاری رکھتے ہو अ سے ख تک وَرن مالا کی وِدھی (طریقہ جاپ) سے واقف ہو یا (جیو آتما - پرکرتی اور پرماتما) کو اصلی معنوں میں سمجھتے ہو - اگر تمہارے پاس اِس قسم کی جانکاری ہے، تو مندرجہ صدر سامگری سے پوُجا کرنے میں کوئی ہرج نہیں - بصورت دیگر یہ دوسروں کے لئے دھوکا ہے اور اپنے لئے پیٹ پوُجا - اِس کو وام مارگی پوُجا کہتے ہیں -

(تشریح)

معلوم ہوتا ہے کہ للیشوری کے زمانہ میں تانترک پوُجا کا عام رواج تھا - جو دراصل لوگوں کو بہلاوے کا سادھن اور پوجاریوں کو پیٹ پوُجا اور عوام الناس کو لوٹنے کا موقعہ فراہم کرتا تھا - اِس طریقہ پوجا سے ہندوؤں میں کافی حد تک ضعف اعتقادی پیدا ہوتی تھی -



واکھ (۶۸)

ییہ ییہ کرم کرُم ستہ ارژن۔
یہ رستہ ویژرورُم تی منتھر۔
یہوے لگموُ دیہس پرژن۔
سوے ییہ پرمہ شیوُن تنتھر۔

لفظی معنی :۔

ارژن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پوجا
ویژرورُم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من میں اُچارن کیا۔
پرژن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جان لیا۔
رستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زبان سے کہا ہوا سخن۔
تنتھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تنتر۔

ترجمہ :۔

میں نے جو جو کرم (کام) انجام دیے' وہ دراصل پربھو کی پوجا تھی۔ جو الفاظ زبان سے کہہ دیئے' وہ منتر بن گئے۔ اپنے جسم سے اگر کوئی کام لیا' وہ شیو تنتر جیسی میری سادھنا بن گئی اور اس سے میرا واحد الوجود تک پوہنچنے کا راستہ روشن ہوگیا۔

(تشریح)

شیو فلسفہ کے آچاریہ ابھنو گپت نے کہا ہے۔ " شبد بھدہ کتش جپند یو مکھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شیو یوگی جو کچھ زبان سے کہدے وہ منتر جپ سمجھو۔ جس جس پہلو سے یوگی آسن جمائے یعنی بیٹھ جائے' وہی اس کی مُدرا ہے۔ اس کے سانس کا آتار چڑھاؤ پرانا یام سمجھنا چاہیئے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ للیشوری یوگ کا افضل ترین مقام حاصل کرچکی

تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اُس کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ کیونکہ عام لوگ فلاسفی کو کم سمجھتے ہیں۔ مگر موقعہ پر ہی اگر کسی بیمار کی بیماری ختم ہو جائے۔ اندھے کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اپاہج کے ٹانگوں میں چلنے پھرنے کی طاقت آجائے۔ ایک بانجھ کی گود ہری ہو۔ عوام ایسی چیزوں کے پیچھے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں۔ یوگی مثل سایہ دار چنار کے ہوتا ہے۔ جہاں پر کوئی سایہ میں بیٹھ کر دُنیا کے تند تھپیڑوں سے راحت سکون پاتا ہے۔

واکھ۔ (۶۹)

یتھ سرس سیری پھول نا ویژی
تتھ سیر سکلی پُوت چین۔
مرگ۔ سرگال۔ گنڈی۔ زلہ ہستی
زین نا زین تہ تو تے پین۔

لفظی معنی:۔

سر . . . . جھیل۔ برھمانڈ۔ کائنات سے مطلب ہے۔
سیر پھول . . . . . . چاول کے دانے کا ریزہ۔
نا ویژی . . . . برابری نہیں کرنے پائیگا۔
سکلی . . . . سارے۔
سیرہ . . . . اُس چاول دانے کا ریزہ۔
مرگ . . . . ہرن۔
گنڈی . . . . گینڈا۔
سیرگال . . . . شگال۔ گیدڑ۔
زلہ ہستی . . . . جل کا ہاتھی (شاید اسی طرح نل گرُ بھی بنا ہے)۔

ترجمہ :- اِس لامحدود (کائنات) کے جھیل سے اگر زمین کا موازنہ کیا جاوے تو ہماری دُنیا ایک ریزہ چاول کے برابر ہے ۔ جس زمین سے سب خشکی کے جانور (ہرن ۔ گیدڑ) اور آبی جانور (گینڈے اور سمندری گھوڑے) سب نشو و نما حاصل کرتے ہیں ۔ اِسی زمین پر بار بار پیدا ہوتے ہیں ۔ اور اسی میں گر گر کر پھر سما پاتے ہیں ۔ اِسی زمین پر اِن کا لا انتہا سلسلہ حیات و ممات برابر جاری ہے ۔

(تشریح)

حیرانگی کی بات ہے کہ للیشوری کے زمانہ میں یورپ والے زمین کو تمام کائنات کا مرکز سمجھتے تھے ۔ کیونکہ اِس زمین پر خدا کا بیٹا (یسوع مسیح) پیدا ہوا ہے ۔ اِس برتری کی وجہ سے اُن کے خیال میں سورج، چاند ۔ اور تمام آسمانی گرہ زمین کے ارد گرد گھومتے (پرکرما) رہتے ہیں ۔ اگر للیشوری کی طرح وہاں کوئی یہ کہنے کی جسارت کرتا، کہ کائنات میں زمین کی حیثیت چاول کے ریزے کے برابر ہے ۔ تو وہاں ایسے اِنسانوں کو زندہ جلایا جاتا تھا ۔ یہ ہمارے رشیوں، منیوں کا ہی کمال ہے کہ بغیر دُوربین کے اُنھوں نے وہ واکھ کہدیئے ہیں، جو موجودہ سائینسی دور میں بھی جُھٹلائے نہیں جا سکتے ۔ اِسی وجہ سے میں نے اول باب، میں کہا ہے کہ یہ سب واکھ الہام کے زیر اثر کہے گئے ہیں ۔

واکھ ۔ (۷۰)

مکُرِسں زَن مَل ژُلِم مَنسّ
اَدہ مے لَبم زَنسّ زان ۔
سُو ییلہ ڈیُوٹھم نِشہ پانَس ۔
سورُوی سُہ تہ بۄہ نو کانہہ ۔

لفظی معنی ۔

مکُرسں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مُنہ دیکھنے کا شیشہ ۔ آئینہ ۔ ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ یہاں قرونِ وسطیٰ میں آئینہ استعمال ہوتا تھا۔ اُس وقت ایران میں آئینہ سٹیل (فولاد) سے بنایا جاتا تھا۔ فولاد کو اِس طرح گھسا جاتا تھا کہ اُس سے اِنسان کا مُنہ دیکھا جا سکتا تھا۔

مَل . . . . غلاظت۔

اَدِہ . . . . . . پھر

ستُو رُو ہی شہ . . . سب کُچھ وہی ہے۔

ترجمہ :-

جس وقت میرے من کے آئینہ میں (خواہشوں) کا میل مِٹ کر صاف ہوگیا۔ مجھے اُس وقت (اپنے وجود میں) آتما کی پہچان حاصل ہوئی۔ (انجھو ہوا)۔ اِس جانکاری سے میں اچھی طرح جان گئی کہ میرا محبوب میرے بالکل ساتھ ہے اور میں یہ بھی جان گئی کہ وہی سب کُچھ ہے اور اُس کے سامنے میری کوئی حقیقت نہیں۔ (وہاں ستُو رج کے سامنے میں مثلِ چنگاری ہوں)

(تشریح)

آئینہ سکندر جامِ جم است بنگر . . . تا بر تو عرضہ دارد احوالِ ملکِ دارا

حافظ شیرازی نے اِس شعر میں دِل کو سکندر کے آئینہ اور جمشید کے پیالے کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ اِن دو چیزوں سے وہ دشمن کے فوجوں کی نقل و حرکت دیکھتا تھا۔ یہاں آئینہ کا واضح ثبوت نہیں مِلتا۔ جس طرح للہ دید کے واکھ میں آئینہ کی وضاحت کی ہے۔

پرکرتی کے تین کارن . . . . ست۔ رج۔ تم۔ اِنسان کے اندازِ فکر پر مانند غلاف چڑھے رہتے ہیں اور وہ دِل کے آئینے کو مکدّر بنا دیتے ہیں۔ جب یہ آئینہ اِن غلافوں سے آزاد کیا جاتا ہے، تو وہاں نورِ معرفت ظاہر ہوتا ہے۔ پھر شاغل ہر طرف اپنا ہی آتم سروپ دیکھتا ہے اور وہ خودی کھو بیٹھتا ہے۔ اور ہر طرف جلوہ یار کا نظارہ کرتا ہے۔

:○:

واکھ (۷۱)

گیانکی امبر پیپرتھ تینے۔
یم پد للہ دلِ تم ہرزانکھ
کارن پرنو کیہ لئے گوٚر للئے۔
زیبھ جیوتہ کاسن مرنکی شینکھ۔

لفظی معنی :-

امبر .... کپڑے وستر
پیپرتھ ...... پہن کر۔
ہرزانکھ ..... دِل پر کندہ کر۔
پرنوک ...... اوم کی۔

ترجمہ :-

گیان (جان پہچان) کا جامئہ زیب تن کر کے لَل کے کہے ہوئے واکھوں کو شردھا کے ساتھ دِل پر کندہ کر دے۔ میں نے (لل نے) پرنو روپ 'اوم' کے تین کارنوں کی اُپاسنا کی ہے۔ اِس سادھنا سے (لل نے) اپنے چیت روپی روشنی جگمگائی اور تب ہی موت کے ڈر سے آزاد ہو گئی۔

گیان کے وستر، علم حقیقت کا لباس۔

واکھ (۷۲)

واکھ مانس کول اکول نا آتے۔
زھوپہ مُدرا اتہ نا پرویش۔
روزان شیو شکتھ نا آتے۔
موٚ تے ییہ کینہ تہ سوے اپدیش۔

لفظی ترجمہ :-

واکھ . . . . وانی ۔ بات ۔ شبد ۔

منس . . . . من کے خیالات ۔

مدرا . . . . مدرائیں ۔ ریاضت کے وقت انگلیوں کو کسی خاص طریقے پر رکھنا مدرا کہلاتے ہیں ۔

ژھوپہ . . . . . . خاموشی

پردیش . . . . . . داخلہ

میوتے . . . . . . جو کچھ باقی رہیگا ۔

کول . . . . سکل ۔ یہ سنسار 36 تتووں کا مجموعہ ہے ۔

اکول . . . . تتووں سے پرے ۔ ذات مطلق ۔

ترجمہ :-

اُس پرم شیو تک نہ (زبانی منتر رٹنے سے) یا (خاموش طریقہ عبادت) سے رسائی ممکن ہے ۔ نا ہی وہاں 36 تتووں یا دیگر صفات والے عناصر کی کوئی رسائی ہے ۔ وہاں موَن برت کچھ نہیں کرنے پاتا نا ہی مدراؤں سے کچھ حاصل ہوتا ہے ۔ وہ شیو اور شکتی سے ENERGY & MATTER سے بھی پرے ہے ۔ اسے منتر " یہ بھی نہیں " یہ بھی نہیں " گردانتے ہوئے پھر جو کچھ باقی رہتا ہے وہی چیز سمجھنے اور حاصل کرنے کے لائق ہے ۔ یہی اصلی اُپدیش ہے ۔

(تشریح)

مشہور آچاریہ ابھنوگپت کا کہنا ہے " اُس اصلی حقیقت کو نا ہی شیو نا ہی شکتی کا نام دیا جا سکتا ہے ۔ نا ہی ہم اُس کو عقل REASONING سے جان پاتے ہیں ۔ ہم زیادہ سے زیادہ اِس قدر کہہ سکتے ہیں کہ وہ حقیقت

اِنسان کے تصور سے پرے ہے، جس پار کوئی اور دُوسری حقیقت نہیں"۔
للؔ کا کہنا ہے کہ حقیقت خلاء سے بھی پرے ہے اور وہ اِنسان ذات کے لگ بھگ مشابہ ہے۔ برعکس اِس کے بُدھ مت اُس حقیقت کو خلاء سے آگے نہیں مانتے ہیں۔

واکھ (۷۳)

یِمہ شِہ ژٕ تہٕ شِہ مے
شیامہ گلا ژٕ سے ویٖن تاٹس
یِہوے بیٖن بھید ژٕ سے تہٕ مے
ژٕ شن سوآمی بُو شے مشٹس

لفظی معنی:-

شیامہ گلا ..... جس کا حلق نیلا پڑ گیا ہو۔ زہر پینے کی وجہ سے شنکر بھگوان کا دوسرا نام ہی نیل کنٹھ ہے۔
تاٹس .... مصیبتوں میں پھنسی ہوئی۔
بیٖن .... فرق۔
بھید .... تفاوت۔
مُشٹس ..... لُوٹ لیا ہے۔

ترجمہ:-

ہے پربھو! جو چھ صفات آپ میں ہیں۔ وُہی چھ مجھ میں بھی ہیں۔ باوجود اِس کے آپ سے علیحدہ ہو کر ہی مصیبتوں کی شکار ہوں۔ دراصل مجھ میں اور آپ میں صرف اِس قدر بھید بھاؤ ہے کہ آپ اِن چھ کے مالک کُل ہیں اور میں اِن چھ کی داسی ہونے سے لُٹ گئی ہوں۔

(تشریح)

چھ سے مراد - پانچ گیان اندریاں + من = چھ، حواس خمسہ + من
یہاں للیشوری نے شیو سروپ جو نرآکار ہے مخاطب نہیں کیا ہے بلکہ بھگوان شنکر کو اپنا ذاتی دیوتا (انسانی سروپ میں) مان کر اُس سے مخاطب ہوئی ہے۔ نرآکار پر اندریوں کا کیا اثر ہوگا - اُس پر یندریوں کا اثر نہیں ہوسکتا -

بقول کبیر :-

پانچوں سے من بندھیا پھر پھر دھرے شریر
جو یہ چھوٗوں بس کرے موٹے لاگے تیر -

واکھ (۹۷)

سوٗن دراو وٙہنہ تہٕ حل گو وتیتھ
ییلہ میہ اَنلاہیہ دیتمس تاو -
کُتر زَن گیس لوٗلہ وَلِگِتھ -
ییلہ کُشکوٗشس ژِل نِشہ روٗ دراو
لَل بوٗ روٗزس تیلہٕ شہلیتھ
ییلہ ژیتس پیوٗ بوٗ تس ناو -

لفظی معنی :-

وٙہنہ .... دھکتی ہوئی آگ، تپتی ہوئی بھٹی -
اَنلاہیہ .... آگ -
کُتر .... یخ بستہ پانی

رَو . . . . . . ستُورج

ترجمہ :-

تپتی ہوئی بھٹی سے جب سونا نکلا، تو اُس کی میلائی جلی ہوئی ہے اور یہ چمکتا ہوا ستُورن کہلاتا ہے۔ یہ تب ممکن ہوا، جب میں نے اُس کو آگ پر تپایا - یہ آگ جذبۂ عشق ہے، جس کے زیر اثر میں بذاتِ خود اِسی طرح پگھل کر رہ گئی، جس طرح (حقیقت) کا سورج طلوع ہوتے ہی (عدم واقفیت - جہالت) یخ کی طرح پگھل جاتی ہے۔ یعنی جب انسان پر اصلیت کا راز کھل جاتا ہے۔ میں لل تب ہی سکون پا گئی، جب میں نے اپنے آپ اور پرم دیو میں ایک ہی ظہور پایا۔

واکھ (۷۵)

تنہٕ منہٕ گییَس بوٗ تَس کنے
بوزُم ستیہٕ گنٹا وزان -
تتہٕ جایہٕ دھارنا یہ دھارن ژٹم
آکاش تہٕ پرکاش کوٗرُم سرہ

ترجمہ :-

میں ہمہ تن گوش و ہوش بن کر اُس (پرم دیو) کی طرف راغب ہوئی - دوسرے لفظوں میں من اور اندریوں کو ایکاگر کرکے دھارنا منزل سے دوسری منزل یعنی دھیان تک پہنچ گئی - اِس کے آگے آخری منزل سمادھی ہے - جہاں پہنچ کر للّی کو آکاش اور پرکاش کی جانچ فراہم ہوئی - یہی وہ مقام ہے، جس کو للیشوری نے دیگر واکھوں میں پرکاشستھان (روشنی کا مقام) کہا ہے :

(تشریح)

للیشوری نے اِس واکھ میں یوگ ابھیاس کی منزلوں کی نشاندہی کی ہے۔ پہلے اُس نے من کی مرکوزیت حاصل کی، پھر اُس نے شاس اُشاس (باہر اور اندر لینے والے سانس) پر دھیان دیا۔ (سانس کی آواز مثل گھنٹا ہے) اُس کے بعد دھارنا اور پھر دھیان کی منزل نصیب ہوئی۔ آخری منزل نمبر ۷ پر وہ سمادھی میں پرویش کر گئی۔ وہی دراصل پرکاشستھان ہے۔

یوگ ابھیاس کے آٹھ انگ ہیں، جبھی یوگ کو اشٹانگ یوگ کہتے ہیں۔ یہ انگ یوں ہیں:-

(i) یم (ii) نیم (iii) آسن (iv) پرانایام (v) پرتیہار (vi) دھارنا (vii) دھیان (viii) سمادھی۔

للیشوری نے یہاں ۶، 7 اور آٹھویں انگ کا بیان کیا ہے۔

واکھ (۷۶)

اندری آیس ژندرے گاران
گاران آئیس ہیوَن ہیُمی۔
ژی ہے ناران ژئے ہے تاران
ژی ہے ناران یم کم ؤہیب

لفظی معنی:-

ژندره . . . . چندرماں۔
گاران . . . . تلاش کرتے کرتے۔
تاران . . . . پار لگاتا ہے (مُکتی دیتا ہے)۔

ترجمہ:- میں اپنے وجود کے اندر (برہم رِندر) میں بسے ہوئے چندرماں کا تلاش

کرتی رہی۔ پھر باہر آکر اُس چیز کی تلاش میں رہی جو یکساں طور پر تمام اشیاء میں جلوہ افروز ہے۔ اِس کھوج میں مجھے یہ دریافت ہوا کہ دراصل اِس جگت اور اِس کے گوناگوں چیزوں میں صرف وہی واحدالوجود سمایا ہوا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہی (کال رُوپ بن کر سب کو مارتا ہے) اور وہی (پالن پوشن) کرنے والا اور وہی داتا ہے۔ اِس پربھو کے یہ سب وچتر چمتکار دیکھ کر میری عقل دنگ رہ گئی ہے۔

(تشریح)

جب ایک شاغل وحدت میں ڈوب جاتا ہے' تو وہ حیران ہو جاتا ہے کہ وہی ایک جگہ بھکاری بن کر بھیک مانگ رہا ہے اور دوسری جگہ وہی داتا بن کر ننگے اور بھوکوں میں روٹی' اَن اور وستر بانٹ رہا ہے۔ وہی قاتل' وہی مقتول اور وہی تلوار جس سے قتل واقع ہوا ہے۔ عاشق بھی وہی' معشوق بھی وہی اور عشق بھی وہی۔ تینوں کے اندر ایک ہی طاقت سمائی ہے۔ للیشوری حیران ہے کہ اُس کو کس نام سے پکارا جائے۔ اِس کے وچتر سوانگ دیکھ کر "لل" تو زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہی ہے۔

بقول غالب :-

جبکہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے۔

تذکرہ الصدر واکھ کا ہم معنی ایک اور واکھ لل دَید کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔

ملاحظہ ہو :-

اُور تہٕ پانے یور تہٕ پانے۔ پُوت وانی رُوزنہٕ زانہہ
پانے گپت پانے گیانی (دیاپی) پانے پانس مُوزنہٕ زانہہ۔

واکھ (۷۷)

سوال :- کُس ڈُنگہِ تہ کُس زاگہِ ؟
کُس شرُ وتر تیلی ؟
کُس ہرُس پُوز لاگہ ؟
کُس پرمہ پدٔ میلی

جواب :- من ڈُنگہِ تہِ اکھ ل زاگیہ
ڈاڈی سرٔ پنجہ یندرے وتر تیلی
سُو وِتراز پُوتی ہرُس پوزِہ لاگہ -
پرم پدٔ ژرے تتہِ شِو میلی -

لفظی معنی :-

ڈُنگہِ .... مچان، جس پر فصلوں کی رکھوالی کے لئے مالک کھیت میں بیٹھتا ہے -
زاگہِ .... تاک میں رہنا -
وترہِ .... لگاتار -
تیلی .... آہستہ آہستہ اثرانداز ہونا -

ترجمہ :-
کون ہے، جو (ڈُنگ) میں بیٹھ کر محوِ خواب ہے اور وہ کون ہے، جو جاگتا ہوا تاک میں بیٹھا ہوا ہے - وہ کون سی جھیل ہے، جس سے لگاتار پانی کی دھارا نکلتی ہے ؟ وہ کون سی چیز ہے، جس سے پرماتما کی پُوجا کرنی چاہئے اور وہ کون ہے جس کو مقام افضل مل سکتا ہے ؟

ترجمہ لفظی جواب :- ڈاڈی سر ..... وسیع جھیل -

پنچہ یندری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حواسِ خمسہ

سو ویژار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علم خودشناسی

ژیتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ژین کرنا ۔ بار بار دہرا کر یاد کرنا ۔

ترجمہ :-

خدائے لاشریک ہمیشہ جاگتا ہے ۔ جیو آتما جسم میں بس کر غفلت کی نیند سوتا ہے ۔ حواسِ خمسہ مانند اُس وسیع جھیل کے ہیں، جس سے لگاتار وچار دھارا بہتی رہتی ہے (خیالات جاری ہیں) اگر کوئی واصلِ حق ہو کر افضل مقام کا متلاشی ہے، اُس کو چاہئیے کہ وہ اچھے اور نیک خیالات سے ذات مطلق کی پوجا کرے ۔

(تشریح)

جسم ژُنگ ہے، جس میں روحِ اقدس جاگ رہا ہے ۔ جیو آتما محوِ خواب ہے کیونکہ وہ جسم تک اپنے آپ کو محدود سمجھتا ہے ۔ جسم کے حواسِ خمسہ وچاروں کو جنم دیتے ہیں ۔ للؔ کا کہنا ہے کہ اُتم خیالات کے جل سے پرمیشور کی پوجا ہی انسان کو عین الیقین کے افضل مقام تک رسائی بہم کر سکتی ہے ۔

واکھ (۸۷)

ژِیتھ لو دَے ۔ ۔ ۔ ژندرمہ لودے ۔

زلہ منزٕ ڈیٹھم نومہ لودے ۔

ییتہ للہٕ مے تن من لومے ۔

تتہ لل بو نوم لوے چھس ۔

لفظی معنی :-

ژیتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چیت

زلہٕ مَے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وسعتِ آب ۔

لودے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مانجھنا ۔ صاف کرنا ۔

ترجمہ :-

اِنسان کا چت (چنچل ہونے کی وجہ سے) ہر وقت بدلتا رہتا ہے،
یہی حال چندرماں کا بھی ہے جو گھٹتا اور بڑھتا ہے اور ہر شب نئی شکل میں ہم کو نظر آتا ہے ۔ پانی کی لہروں کو دیکھئے ۔ یہ بھی بدلتی رہتی ہیں ۔ الغرض ہر چیز حرکت میں ہے ۔ میں "لل" بھی تب سے نئی ہی نئی ہوں، جب سے میں نے اپنے من کو (ناپاک خیالوں) سے اور جسم کو (دُنیا کی بندھنوں) سے دُھوکر (مانجھ کر) ستھرا اور اُجلا بنایا۔

(تشریح)

للیشوری فرماتی ہے کہ سنسار میں سب کچھ بدلتا رہتا ہے ۔ پرکرتی کا وصف ہی بدلنا ہے ۔ مگر برخلاف اِس کے پرم شِو ہی ایک حقیقت ہے ۔ جو نہ بدلنے والا ہے ۔ ایک یونانی مفکر کا کہنا ہے ۔"
" جب ہم دریا کے گھاٹ پر جاکر اپنا ایک پاؤں پانی میں رکھتے ہیں، دوسرا پاؤں اُس پانی میں رکھنے نہیں پاتے، کیونکہ اِسی درمیانی وقت میں (وہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو) دریا کا پانی آگے بہہ گیا ہوتا ہے اور نئے پانی نے اِس کی جگہ لی ہوتی ہے ۔ بہتا پانی مسلسل اور متواتر اپنی حالت بدلتا رہتا ہے ۔ مگر باوجود اِس کے دریا اپنی شکل (جہاں تک کناروں کا تعلق ہے) تبدیل نہیں کرتا ۔ اِسی طرح جسمانی CELLS لمحہ بہ لمحہ بدلتے رہتے ہیں ۔ جیسے دریا کا پانی لیکن اِنسانی جسم کے خط وخال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں دِکھائی دیتی ۔ للیشوری کا اِشارہ دراصل اِسی بدلتی ہوئی حالت کی طرف ہے۔

تنہ لَل بہ نوم نوئے چھس

واکھ (۷۹)

ترییہ نینگہ ستراہ سری ستر س
اکہ نینگہ سرس ارشس جائے
ہرمُکھ کوسرہ اکھ ستم سترس
ستیہ نینگہ سرس شنیا کار ۔

لفظی ترجمہ :-

ترییہ نینگہ ۔۔۔۔ تین دفعہ
ارشس ۔۔۔۔۔ عرش پر ۔
کوسرہ ۔۔۔۔۔ کونسر ناگ
ستم ۔۔۔۔ پل

ترجمہ :-

میں نے تین بار (جھیل کو) پانی میں ڈوبا ہوا دیکھا ۔ ہر طرف پہاڑ اور بیچ میں پانی ۔ ایک بار یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ اردگرد کے پہاڑ بھی زیرآب غرق تھے اور گرد و نواح میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی ۔ جہاں ایک پرندہ تک پاؤں ٹیکا سکتا ۔ چہ جائیکہ انسان دم لے سکتا ۔ الغرض عالم آب تھا ۔ پھر ایک بار ایسا بھی ہوا کہ شمال میں ہرمکھ اور جنوب میں کونسر ناگ تک زمین ابھر آئی ۔ یعنی وادی نکل آئی ۔ (مختصر لفظوں میں) یہ جھیل سات دفعہ اسی طرح غرقآب ہوئی کہ ماسوائے خلاء کے (آسمان) کے کچھ نظر نہیں آتا تھا ۔

(تشریح)

اس سلسلے میں یوگی نندھا یا لبنت کاؤ کی کہانی مشہور ہے ۔ وہ پرانایام کا ماہر تھا ۔ تینوں زمانوں سے واقف، لو بجہ موہ سے خالی عموماً یوگ سمادھی میں ڈوبا رہتا تھا ۔ اس کی لمبی سمادھی میں دن مہینوں میں، مہینے سالوں میں، سال یگوں میں اور یگ کلپوں میں تبدیل ہوتے تھے اور جب پرلے واقع ہوتا تھا، تو اس کی آنکھ

کھلتی تھی۔ اگر اُس وقت پانی یا آگ یا ہوا سے پرلے ہوا ہوتا تھا، تو وہ اُس موجودہ عنصر کے موافق اپنا جسم ڈھال کر اپنی علحیدہ ہستی قایم رکھتا تھا۔ ایسے ہی پرلے واقع ہونے پر ماسوائے خلاء کے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

للیشوری (جو پچھلے جنم بھی یاد رکھے ہوئے تھی) کہتی ہے کہ اُس نے سات بار اِس سرشٹی کو بنتے اور بگڑتے دیکھا۔ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ للیشوری کیس پایہ کی یوگنی تھیں۔

واکھ (۸۰)

لل بو ترائیس سۄمن باغ برس
وُچھم شِوس شکتھ میلنتھ واہ۔
تتی لے کرم امرتہ سرس
زِندئے مویس تہ ژے کرہ کیاہ۔

لفظی معنی:۔

سۄمن .... سچے دِل سے۔
شِو .... شنکر۔
شکتھ .... شکتی۔
لے کرم .... مرکوز کیا۔
امرتہ سرس .... چشمہ آبِ حیات۔

ترجمہ:۔

میں (لل) سچے دِل کی لگن سے اپنے باغ روُپی دِل کے دروازے سے اپنے اندر گھس گئی۔ میں نے وہاں شِو اور شکتی کو آپس میں جُڑا ہوا پایا،

یعنی اُن کا مِلاپ ہوا تھا ۔ اُس جگہ پر بیٹھ کر میں من کو ایکاگر کر کے امرت رُوپی ساگر (پرماتما) کے تاک میں بیٹھی رہی ۔ اِس چشمہ آبِ حیات میں زندہ ہوتے ہوئے میں ڈوبی یا یوں سمجھو کہ مَر گئی ۔ بھلا ایسی حالت میں میرا کون کیا بگاڑ سکتا ہے ۔ اب میں زندگی سے بے نیاز ہوں ۔

(تشریح)

للیشوری کا مطلب یہاں یہ ہے کہ وہ اپنے پُرانے کرموں کو نشٹ کر چکی ہے ۔ موجودہ پرکرتی اُس کو نئے سرے سے اپنی زنجیروں میں جکڑ نہیں سکتی ۔ وہ اب جیون مکت ہے ۔ اس کا کون کیا بگاڑ سکتا ہے ۔

⁂

واکھ (۱۸)

رُت تہ کُرت سۄرُدی پَزِ ہم
کنن نہ بوزُن اَچھن نہ باوُ ۔
اُورک دَپُن ییلہ وۄندہ وُزِیم
رتن دِیپھ پرزلیم ورازِنہ واوُ

لفظی معنی :-

رُت تہ کُرت . . . اچھا یا بُرا
وۄندہ وُزِیم . . . دِل سے پھوٹ پڑے گا ۔
ورازِنہ واوُ . . . طوفان جیسی چلنے والی ہوا ۔
رتن دیپھ . . . رتن دیپ، چراغ یا دِیا جس میں تیل کے بدلے گھی جلایا جاتا ہے ۔ باطنی دیوا ۔
(چراغ، دیپک)

ترجمہ :-

اچھا یا بُرا جو کچھ میرے درپیش آئے - مجھے یہ بھلائی یا برائی نہ ہی آنکھوں سے دیکھنی چاہئے نا ہی کانوں سے اِس قسم کے شبد سُننے چاہیں - ہر دو حالتوں میں مجھے شانتی کے پَد پر قایم رہنا چاہئے - جس وقت مجھ پر پربھو کی کرپا ہوگی - اُس وقت میرا دِل باوجود اِردگرد طوفانی ہوا ہونے کے باوجود میرے دِل کے روشنی کا چراغ خود بخود چمک اُٹھیگا -

(تشریح)

جس طرح ایک دِیا طوفان کے باوجود بجھنے نہیں پاتا (اگر اُس کو حِفاظت سے رکھا گیا ہو) - اِسی طرح ایک شانت اِنسان دُنیا کے تھپیڑوں سے ڈانوڈول نہیں ہونے پاتا - وہ نیک اور بَد کو سمان درشٹی سے دیکھتا ہے اور وِیاکُل نہیں ہونے پاتا -

لل ویدکی تعلیم

باب ششم

واکھ (۸۲)

رِکھنہ رکھنہ کران کُن نوُ داتکھ
نہ کھِنہ گژھکھ آہنکارٔی
سٔومے کھیٚئے مالِہ سۄمے آسکھ
سمیٚ کھنہ مٔنزرنے برنٔن تارٔی

ترجمہ :-

بار بار کھانے سے (دنیاوی لذیز اشیا سے) تمہاری (ہمیشہ کے لئے) بھُوک نہیں مِٹے گی ۔ نا ہی تم کسی ٹھکانے پر پوہنچ سکوگے اور اگر بھوکا رہنے کا تہیہ کروگے، تو ایسی حالت میں بھی تمہارے اندر غرور پیدا ہوگا ۔ اِس لئے تمہارے لئے درمیانی راستہ (اعتدال کا) اختیار کرنا فائیدہ مند ہوگا ۔ ایسا کرنے سے تمہارے لئے حقیقت کے دروازے (جن پر کُنڈیاں لگی ہیں) کھُل جائینگے اور تم ہمراز حقیقت بن جاوگے ۔

(تشریح)

اعتدال کا راستہ دُنیا اور عقبیٰ دونوں میں فائیدہ مند ہے ۔
گیتا جی کے چھٹی ادھیائے شلوک چھ اور سات اِس سلسلے میں ملاحظہ ہو۔

کم خوری اور نہ کم خوابی ریاضت کا اصُول
پُر خوری سے نہ پُر خوابی سے راحت کا حصُول
اعتدالِ خواب وخور تفریح محنت چاہئے
اعتدالِ فعل میں راحت ہے شاغل کیلئے
(گیتا جی)

واکھ (۸۴)

یمہ سیت تیر ژلہِ تم امبر ہیتا۔
بوچھ یمہ ژلہِ تی آہار آن۔
ژِتا سو ہر وژارس پتا۔
ژینیتن یہ دیہہ وَن کاوَن

لفظی معنی :۔

امبر .... کپڑے
آہار .... خوراک
وژارس پتا .... وِچار کرلے۔
ژینیتن ..... جان لے۔
دیہہ .... جسم۔

ترجمہ :۔

کپڑے اس قدر پہن کہ تیرا جسم سردی سے محفوظ رہ سکے۔
خوراک بھی اِتنا کھا، جس سے تمہاری بھوک مِٹے۔ اے میرے من (کھانا پینا علحیدہ رکھکر)
تو اپنے وجُود کے اندر ذات حق پر سوچ وِچار کر۔ اے میرے چت مجھے اِس قسم کی
ہدایت کر کہ میں جسم کے اندر انتر آتما کو پہچان لوں۔ اِنسان کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ

نمانی جسم کے اندر غیر نمانی رُوح کی تلاش کرے۔

(تشریح)

بھاسکر آچاریہ نے چوتھی سطر کے معنی یوں کئے ہیں :-

اے میرے من یہ نصیحت (مشورہ) میرے جسم کو واضح کر۔

دیہس دن۔ کیاہ دن (تم جسم کو یہ سمجھاؤ)۔

وقت گذرنے کے ساتھ اور کاتبوں کی ذرا سی ہیر پھیر نے اُوپر کے الفاظ (دن) (کاؤں) "جنگلی کوؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔

لل دید جسم کے بارہ میں یہ رائے نہیں رکھتی تھی کہ جسم جنگلی کوؤں کے خوراک سے زیادہ حثیت نہیں رکھتا، بلکہ اُس کا کہنا ہے :-

شبو چھے زاویل زال وہراوتھ

. . . .

زندہ نے وُچھن اوہ کتہ مسرتھ

یعنی جسم کے ذریعے ہی مُکتی ممکن ہے۔ اِنسانی جسم پربھو کا مندر ہے۔

واکھ (۱۴۸)

کنڈ لو گیہ تیتری کنڈ لو وُلواس
دیپھل من نار ژٹھ تہ واس
دِین راتھ گنزرتھ پلن شُماس
یُتھوے چُھک تہ تیو تھوی اس

لفظی ترجمہ :-

گیہ . . . . . . گھر بار

کندلو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسان

ونیزی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ترک کرنا ۔ تج دینا ۔

ویچھں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بے فایدہ ۔

ترجمہ :۔

کوئی گھر بار چھوڑ دے ۔ کوئی بن باس اختیار کرے تاکہ وہ نجات کا حقدار بن سکے ۔ ایسے حالات میں اگر تم کو پھر بھی اپنے من پر قابو حاصل نہیں، تو (گھر بار ۔ بن باس) بے فایدہ ہے ۔ پھر اے انسان تم کو چاہیئے کہ تو دن رات اپنے پران اپان (سانس) گنتا جا ۔ گنتی دھیان کے ساتھ کی جاوے ۔ اسطرح سے اسے متلاشی گھر بار چھوڑنے کی ضرورت نہیں ۔ اسی حالت میں رہ، جس صورت میں تو اب تک رہ رہا ہے ۔ گرہستی ہوکر گرہستی پن جاری رکھنے میں کوئی مضایقہ نہیں ۔

(تشریح)

ہردے ۔ نابھ ۔ اور ترکٹی، تین دھیان استھان

سُرت ۔ ایکتا ۔ نابھ میں ہردے تیج پردھان ۔

اپنے دل کو تھام کر کرتا ہے جو شغل مدام

اُس کو ملتا ہے وصال ذات کا اعلیٰ مقام ۔

(گیتا جی)

اس سلسلے میں ابھنو گپت آچاریہ نے کہا ہے :۔

تو کوئی چیز پکڑ نہ لے اور نہ کوئی چیز چھوڑ دے، صرف تو اپنے حقیقی سروپ میں قیام کر اور اسی جگہ قرار پکڑ، یعنی دل کے تمام محسوسات قابو میں لاکر تو اپنی شدھ چِتنا میں ڈوب جا، یعنی PURE CONSCIOUSNESS میں قیام کر ۔



واکھ (۸۵)

کندیو کرکھ کنَدہ کنَدے
کندیو ! کرکھ کنَدہ وُلاسس
بھوگے میٹھی دِنتھ ییتہ کندے
اَتھ کندِ روزہ سُوَر نہ تہٕ ساس۔

لفظی معنی:-

کندیو .... اے اِنسان
کندے .... جسم، بدن
وُلاسس ...... ملبوس کروگے
بھوگے ...... اچھی اچھی نعمتیں۔

ترجمہ:-

اے اِنسان، کب تک اِس جسم کی پرورش میں مشغول رہے گا؟ اور کب تک اِس جسم کو (انواع و اِقسام) کے جامے پہناؤگے۔ میٹھی میٹھی نعمتیں اِس جسم کو ذائقہ کے لئے کھلاتا رہا ہے۔ اُس جسم کو جو ایک دِن مٹی اور راکھ میں تبدیل ہوکر رہے گا اور اِسکا نام و نشان تک مِٹ جائیگا۔ پھر کیا کروگے، اُس کا جواب لل دیدؔ خود ہی دوسرے واکھ میں دے گئی ہے۔

واکھ (۸۶)

شوتمہ گارن ممنز ییتہ کندے
ییتہ کندہ ذٕیان سوٗ روٗپ ناڈ۔
گوبھ مہ ژَلی۔ شوٗبھہ ییئ کندے
ییتھی کیندہ تیپز تے سُوَر پرکاشس۔

لفظی معنی :-

شوٗمَنہ .... سچی لگن سے۔

کِندے .... جسم

گارُن .... تلاش کر۔

سرُوپ .... پربھو کا رُوپ ۔

شوبھہ .... شوٗبھا دے گا۔

تیز .... تیج ۔ نورُ

ترجمہ :-

(اے انسان) سچی لگن سے اپنے ہی اِس جسم میں پرماتما کو ڈھونڈھ لے۔ (ذات افضل) ایشور بھی اِس جسم میں جلوہ افروز ہے۔ اگر (اِس جسم سے) لوبھ موہ ختم کرو گے اور اُن کا نام و نشان جسم میں رہنے نہ دو گے، تو تمہارا یہ جسم اُس کے ہی تیج (نُور) سے منور ہوگا۔

(تشریح)

یہاں للیشوری فرماتی ہے کہ اِس جسم کے میٹھے میٹھے پکوانوں سے یا رنگ برنگ کپڑوں سے ملبوس کرنے کے بجائے اگر انسان اِس جسم سے لوبھ موہ ختم کرے۔ کھانے، پینے، اُٹھنے، بیٹھنے، سونے اور بولنے میں اعتدال سے کام لے تو یہی جسم پربھو کے تیج سے خود بخود منور ہوگا۔

واکھ (۸۷)

ترِیشہ بُوچھہ مُو کریشہ ناوُن
یانِ ژھیہَ تانِ سَنداژن دیہہ
پھِرکھٹہ چوُن دھارن تہ پاژن
کردہ اپکارن سوُے چھَے کیرِشٹے ۔

لفظی ترجمہ :-

کریشہ ناوُن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ترسانا ۔
ژھیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کمزور پڑ جائیگا ۔
دھاژن تہ پاژن ۔ ۔ ۔ ۔ دھارنا کرنا ۔ برت رکھنا ۔
پھِرکھٹہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قابل ملامت ۔
دہ اپکارن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُپکار کرنا ۔
کرِشٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمل ریاضت ۔

ترجمہ :-

اِس جسم کو بھوک کے وقت روٹی کے لئے اور پیاس کے وقت پانی کے لئے مت ترساؤ ۔ اِن دونوں صورتوں میں جب جسم پر کمزوری غالب آئے ، تو فوراً اُس کو (روٹی پانی دے کر) سنبھال لے ، ورنہ تمہاری دھارنا اور ورت رکھنا قابلِ مذمت ہے ۔ اے متلاشی ، یہی اچھا ہے کہ سب کے ساتھ بھلائی کر (جس میں تمہارا شریر بھی شامل ہے) ۔ حقیقت میں اِس کو ہی ریاضت اور عمل معرفت کہا جائیگا ۔

۔:۔

واکھ (۸۸)

کیاہ بُڈکھ موٚہ بھوہ سرہ درٕ ے
سٕوہتھ لوٗہرتھ پیٚیئ تمہِ پاٚنکھ
یم تُھتھ کرنے کاٚل چھوٗرد رٕے
کوٚہ زن کاسی مرنٕنی شینکھ

لفظی معنی :-

بُڈکھ . . . . . . غرق آب ہوگئے ہیں۔
موٚہ بھوسرہ . . . . . لالچ کے سمندر میں۔
درٕ ے . . . . . لہریں۔
سنٕدر . . . . . . سمندر۔
پاٚنکھ . . . . . . گھٹا ٹوپ اندھیرا۔
چھوٗردرٕے . . . . گھیٹنے سے تمہارے جسم سے خون کا فوارہ چھوٹیگا۔
سٕوہتھ لوہرتھ . . . بندٹوڑ پھوڑ کر رکھنا۔
یم تُھتھ . . . . . . یہاکال کا جیا مُنہ کرکے۔
کاٚل . . . . وقت آنے پر

ترجمہ :-

انسان تم نے اپنے اردگرد بچاؤ کے بنڈ اکھیڑ دیئے ہیں۔ اب تمہارے اردگرد صرف موہ کا (تامس) گھٹپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور وقت آنے پر ہی فرشتہ اجل بن کر تم کو اِس طرح گھیٹ کرلے جائینگے کہ تمہارے جسم سے خون کے فوارے پھوٹ جائینگے۔ بھلا کون ہے وہ جو تم کو موت کے عذاب سے چھٹکارا دے سکتا ہے۔

(تشریح)

اَے دُنیادار انسان! تم نے موہ کے سمندر میں اپنے آپ کو ڈبو

دیا ہے۔ بجائے اِس کے تو اپنے ارد گرد بچاؤ کے بنڈ تعمیر کرتا تاکہ تو غرق آب نہ ہونے پاتا۔ مگر تم نے اپنے بچاؤ کے ایسے بنڈ بھی نیست و نابود کر دیئے ہیں۔ اِس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں یہی لوبھ اور موہ فرشتہ اجل بن کر تمہارے جسم کو گھسیٹ کر خون آلودہ بنا دینگے۔ (ذرا سوچ لے) اِس موت کے عذاب سے کون چھٹکارا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جو تم کو بصورت بنڈ آنے والے خوفناک سیلاب سے بچاتے، وہ تم نے (اپنے اندھکار میں) نیست و نابود کر دیئے ہیں۔

واکھ (۸۹)

ہیتھ کرِتھ راج پھیرِ نا
دِتھ کرِتھ ترِپھیَ نا مَن
لوَب وِنا زِیو مرِ نا
زِیوَنت مرِ نا ئے سے چھُے گیان۔

لفظی معنی:-

ہیتھ کرِتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لے لے کر۔
راج ۔ راج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رجوگن ۔ دُنیاوی کاروبار۔
دِتھ کرِتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دے دے کر۔
ترِپھیَ نا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مطمئن نہیں ہوگا۔ پُر نہیں ہوگا۔
زِیوَنت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جیتے جی۔

ترجمہ:-

اگر اے اِنسان، تم کو راج گدی مل جائے، پھر بھی تم کو تسکین قلب حاصل نہیں ہوگا۔ نا ہی قناعت اور سکون دِل حاصِل کرے گا۔ اگر تم یہی راج گدی اپنی مرضی سے کسی غیر کو بھی بخش دوگے۔

مگر وہ اِنسان امر ہے جو خواہشات سے خالی ہے۔ جس کے پاس

حقیقت کا علم ہے۔ اگرچہ وہ دیکھنے میں کاروباری لگتا ہے۔ مگر وہ دنیاوی خواہشات سے ملوث نہیں ہے۔ وہ لالچی دنیا سے مرچکا ہوتا ہے۔

(تشریح)

جیسے دریا آکے بن جاتے ہیں ساکن بحر میں
محو ہو جاتا ہے، مٹتی ہیں اُس کی خواہشیں
عین راحت سے بسر ہوتی ہے اُس کی زندگی
طالبِ دنیا سے اکثر دور ہے آسودگی۔ (گیتا جی)

واکھ (۹۰)

راجس بۆج یمہِ کرتل تیٚاَج۔
سورگس بۆج یمِہ تپہ تہٕ دان۔
سہزس بۆج یمہِ گورِ کتھ پاَج۔
پاپہ پۄنہِ بۆج چھُے پنُنے پان۔

لفظی معنی:-

بۆج .... شریک، چار دفعہ ایک ہی لفظ کا استعمال دیکھ لیجئے۔
کرتل .... تلوار۔
تپہ تہٕ دان .... تپ اور دان۔
سہزس .... حقیقت۔ الشعور
پاَج .... عمل کرنا۔ تعمیل۔
تیٚاَج .... اُٹھائی۔

ترجمہ:-

جس نے تلوار اُٹھائی، اُس نے راج گدی پائی۔ جس نے تپ

زاں کیا، وہ سورگ کا حقدار بنا۔ اپنے گرو کے وچن پر عمل کرنے والا واصل حق ہوا۔ اِسی طرح ہر منش گناہ و ثواب کے نتایج کا ذمہ دار ہے اور اپنے عمل کا پھل ہر انسان کو بھگتنا ضروری ہے۔

(تشریح)

جنگجو یا نہ طبیعت والا تلوار سے راج گدی حاصل کرتا ہے۔ مذہب کے اصولوں پر چلنے والا سورگ کا دعویدار ہوتا ہے۔ آواگون کا چکر اور اُس سے خلاصی خود شناسی سے حاصل ہوتی ہے اور خود شناسی گورو کے ارشادات سے حاصل ہو سکتی ہے۔

واکھ (۹۱)

کھیتھ گنڈتھ شمہ نا پانس
براَنتھ یموٚ تراوٗ تیم گیہ کھسیتھ
شاستر بوزتھ چھ یمہ بھیہ کرور
ستھوٗنا پُرتہ تہ وَنی لستھ

لفظی ترجمہ:۔

شیمہ نا .... تسکین نہیں دینگے۔
یمہ بھیہ .... خوفِ اجل۔
کرور .... کٹھن۔
لستھ .... محفوظ۔
براَنتھ .... اُمیدیں۔ (موہوم)

ترجمہ:۔

کھانے پینے سے ہی ایک انسان کو، من کی شانتی (سکون تلب) حاصل نہیں ہوتا ہے، جن لوگوں نے موہوم اُمیدوں پر تکیہ نہیں کیا۔ وہ لوگ ہی دراصل خوش و خرم رہے اور وہی لوگ عروج پا گئے۔ مذہبی کتابیں پڑھنے اور سننے سے موت

کا فرشتہ بھیانک نظر آتا ہے، جس انسان کو عیش و عشرت کے لئے (ایک کوڑی) تک (لبطور قرضہ نہ ملی) ایسے ہی لوگ آخر میں سکون و سعادت پانے میں کامیاب ہو گئے۔

(تشریح)

عیش و عشرت کو تیاگنے والے ہی سعادت مندی کے حقدار ہوتے ہیں۔ مذہبی کتابیں پڑھنے سے انسان کی یہ خواہش رہتی ہے کہ خوف اجل جاتا رہے۔ کیونکہ مذہبی کتابوں میں موت کی ڈراونی تصویر پیش کی گئی ہے۔ کھانا، پینا بھی انسان کو شانتی نہیں دے سکتا۔ اصلی شانتی تو من کی شانتی ہے۔ اس لئے من کی شانتی کی ہی تلاش ہونی چاہئے۔ اس کے بجائے، جنہوں نے جسم کو کھانے پینے سے شانتی دی، وہ اصلی شانتی سے بہت دور رہتے ہیں۔ حقیقی شانتی سے ہی سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔

واکھ (۹۲)

لوبھ مارن سہز ویزارن
وُرگ زانن، کلپن تراو۔
نشہ چھوئے تہ دور مو گارن
شونیس شونیاہ میلتھ گو۔

لفظی معنی:-

لوبھ و موہ ..... طمع و حرص
سہز ویزارن ... خیالات وجدانی پر وچار کرنا۔
کلپن تراو ..... فضول خیالات ترک کر۔

ترجمہ:-

لالچ و حرص کو پہلے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینک۔ پھر تلاش حق

میں جُٹ جا ۔ وصالِ حق کا سودا، گراں سمجھ ۔ فضول خیالات دِل سے بدر کر ۔ دوُر جانیکی ضرورت نہیں ۔ ایشور تمہارے (اِس قدر) نزدیک ہے (جس قدر تمہارا اپنا سانس)۔ بھگوان کو مثلِ خلا سمجھ اور یوگ ابھیاس سے افضل مقام حاصل کرنے کے لئے مثلِ خلاء، خلاء کے ساتھ مدغم ہوکر اپنا وجود مٹادے ۔

واکھ (۹۳)

پَرتھ تیرتھن گژھان سنیاس
گاران سون درشن میوُل ۔
ژِتا پرتھ موٗ نشیتھ آس ۔
ڈیشکھ دوُرے دَرمُن نیوُل

لفظی معنی :۔

گاران .... ژھانڈان، ڈھونڈتے ہیں ۔
سون درشن میول .. بھگوان سے مِلاپ ۔
نشیتھ ...... جس کو یقین نہ آئے ۔
موٗ .... مت ۔ نہیں ۔

ترجمہ :۔

ہر تیرتھ پر روز و شب سنیاسی جاتے ہیں تاکہ اُن کو جلوہ حق حاصل ہو ۔ اے میرے چِت ۔ تمہارا یقین کیوں ڈانو ڈول ہو رہا ہے ۔ تم کو بھی دوُر سے ہی (گھر بیٹھے) سبز ہی سبز نظر آئے گا ۔ (دوُر کے ڈھول سہاونے ہوتے ہیں) دوُر جانے کی ضرورت نہیں ۔ تو اُس کو اپنے ہی وجود میں تلاش کر) ۔ ایسا نہ ہو کہ تم تیرتھوں پر جانے والوں کی طرح تشنہ لب رہ جاؤگے ۔

واکھ (۹۴)

یمی لوبھ منمتھ مَد تزوِد مُورمِن
وَتہ ناٗتشِن مارتھ تہ لُوکن داس
تمی سَتھ ایشور گوٗرن
تمی سُتورُوے ولیوندن سواس -

لفظی ترجمہ :-

لُوبھ .... طمع ، حرص
مَد .... غرور ، اہنکار -
وَتہ ناٗتش ...... غولِ راہ -
داس ...... لوک سیوک -
ولیوندن .... جان لیا - گردانا -
سواس ...... ساس یا راکھ -

ترجمہ :-

طمع ، شہرت اور تکبر ، یہ انسان کے تین (لٹیرے) یعنی دشمن ہیں - یہ تینوں بنی نوع انسان کے لئے غول راہ ہیں اور ان کے ہاتھوں انسان کا لُٹ جانا یقینی ہے - البتہ ایک ایسا شخص جس نے ان تینوں کا خاتمہ کیا ہوا ہے اور پھر خدمت خلق میں جُٹ گیا ہو ، ایسے ہی انسان متلاشی حق تصور کیا جاسکتا ہے - اِس انسان کے سامنے خدا کے بغیر دیگر چیزیں راکھ کے مانند بے مائیدہ ہیں -

واکھ (۹۵)

مُارکھ مارِ بُنھ کام کرودھ لوبھ
نتہ کان برِتھ مارنے پان۔
مَنہ کھیَن دِکھ سَو ویَزارہ شمہ
وِشے تہند کیاہ، کیوتھ ذُرزان

لفظی معنی:-

مارکھ .... ختم کر دے۔
مارِ بُنھ ..... قاتل جیسے۔
کام کرودھ ..... شہوت اور غُصہ۔
مِیَنے .... جان بوجھ کر۔
وِشے .... زہر۔
کان برِتھ ..... تیر مار کر۔
سَو ویَزار .... اچھے خیالات۔
کیاہ .... کیا۔
کیوتھ ...... کیسے، کیسا۔
شمہ ...... اندرونی کرتوں کا قابو میں کرنا۔
وِشے، وِش .... زہر۔

ترجمہ:-

تم شہوت، غصہ، حرص و ہوا جو بمثال قاتل ہیں۔ تو کلیتاً ان کا خاتمہ کر۔ ورنہ یہ تمہارے جان اپنے تیروں سے لیں گے۔ اپنے من میں (ان قاتلوں) کو اچھے اور نیک خیالات سے اور اندرونی کرتوں کو قابو میں لانے سے، اِن کو یہی خوراک (نیک اور اچھے خیالات) کھلاتا جا۔ اگر تو اِن کے (ڈنگ) سے بچنا چاہتے ہو، تو اُن کے بارے میں "کیوں۔ کیا۔ کیسے" اِس قسم کے سوالات پر سوچ و وِچار کرتا جا۔ ایسے ہی شنبھ وچاروں سے اور تحقیقات

سے یہ خود بخود ختم ہو کر رہینگے -

(تشریح)

شوق و نفرت خاصہ ہیں درک محسوسات کا
دونوں دل کے چور ہیں تو ان کے تابو میں نہ آ

(گیتا جی ادھیائے -۲ شلوک ۳)

واکھ - (۹۶)

مَنسی مان بھوَ سَرس
چھُر کوُپ نیریس نارِ چھُک ..... نارچھ
لیکہِ لیکھ لوُد تلہِ کوٹ
تلہِ تَل ستے توُل نا کینہ

لفظی ترجمہ :-

بھوَسر .... لامحدود سمندر -
کوُپ .... غصہ - شرارت -
تلہِ تل .... تول ماپ کر -
تل .... وزن
لیکھ .... کھوج کروگے -
نارچھک .... شعلے - نارچھ - مچھلیاں پکڑنے کا بالا -
مَنسی .... من کو -

ترجمہ :-

من اور سمندر کو بے پایاں (اور لامحدود) سمجھ - جس طرح سمندر کی تہہ کے نیچے ایک زبردست تباہ کن آگ (آتش فشان) ہوتا ہے بالکل اسی طرح انسان کے من کے اندر بھی شرارت اور غصے کے شعلوں کا لاوہ موجود ہے اور جب وقت یہ آگ

بھڑک اُٹھتی ہے، یعنی غصّے کے شعلوں سے غیض وغضب اور دُشنام کاری کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے ۔ اگر یہ الفاظ (جو شرارت اور غصّے کے وقت کہے گئے ہوں) عقل کی کسوٹی پر پرکھ لوگے ۔ تو تم یقیناً جان جاؤگے کہ اِن (شراروں) غصہ آور باتوں میں کوئی وزن (مطلب) ہی نہیں ۔

(تشریح)

اِسی طرح عاقلوں نے کہا ہے کہ غصّے کے وقت تھوکنا چاہئے یا غصّے کے وقت ایک سے دس تک گنتی کرنی چاہئے ۔ خیالات کا مجموعہ من کہلاتا ہے ۔ جب خیالات کا قلع قمع کیا جاوے، تو من کمزور ہو جاتا ہے اور وہ دشمن کے بجائے دوست بن جاتا ہے ۔

واکھ ۔ (۹۷)

ماریتھ پانژھ بھوتہ تم پھل ھنڈی
تژیتن دانہ ۔ وُکھر کھیتھ
تدے زانکھ پرٛم پد تژنڈی
ہش کھوشس کھوٗر کو تہ نہ کھیتھ

لفظی ترجمہ :۔

پانژھ بھوت . . . . . پانچ عنصر، خاک، باد، آب و آتش، آکاش ۔
پھل ھنڈی . . . . دانہ کھلا کھلا کر موٹے بنائے ہوئے بھیڑ و ۔
وُکھر . . . . چاول کی روٹیاں (وکھر . . . آب یا جہ کہتے ہیں) ۔
تژنڈی . . . . بے قرار چنچل ۔
تدے . . . . تب ہی جان لے گا ۔
کھوش کھر . . . . . . الٹ پلٹ، نا شرک پوجا ۔

ترجمہ :۔

پہلے پانچ عناصروں کو آتمہ بودھ کے دانہ پانی سے اور ریاضت کی چاول کی روٹیاں (وکھر) کھلا کھلا کر موٹا تازہ بناؤ اور پھر اِن کو قربان گاہ پر بھینٹ کر ۔ اِس

طریقۂ عمل سے شاغل تو اپنے چنچل من کے لئے افضل ترین مقام دلانے میں کامیاب ہوکر رہوگے۔ اگر یہ طرزِ پرستش تانترک وضع کی ہی کیوں نہ ہو۔ شرط لیس ایک ہے کہ اے شاغل پہلے آپ اپنے حواسِ خمسہ کے گوناگوں محسوسات اور تجربات کو ایک پالے ہوئے بھیڑ کی طرح قربان کروگے۔

(تشریح)

پنچ بھوت یا مہا بھوت' اِن عناصر کی موجودگی سے عملی زندگی میں انسان کو قسم قسم کے تاثرات حاصل ہوتے ہیں۔ چونکہ لل دید کے واکھوں میں تتووں۔ عناصر۔ بھوتوں کا ذکر ہے۔ اس لئے ناظرین کے لئے اِن کو نقشے کی صورت میں پیش کر رہا ہوں۔

نمبر شمار	پنچ بھوت (پانچ عناصر)		خصوصیات	ذرائع حواس	اسباب عمل	پران	کیفیت
۱۔	آکاش	خلاء	شبد۔ آواز	کان	ہاتھ	سمان	عناصر = 5 اعضائے = 5
۲۔	وایو	ہوا	سپرش۔ چھونا	جلد	پاؤں	پران	حواس مدارکہ 15
۳۔	اگنی	آگ	روپ۔ صورت شکل	آنکھ	منہ	اپان	قوت مدارکہ چار
۴۔	جل	پانی	رس۔ مزہ	زبان	بول	ویان	۱۔ عقل ۲۔ دل ۳۔ خیال
۵۔	پرتھوی	مٹی۔ زمین	گندھ۔ بو	ناک	براز	اودان	۴۔ حافظ ۵۔ شوق ۶۔ نفرت

۷۔ خوشی و غم ۸۔ ہوش و غفلت ۹۔ اہنکار۔ (خودی)

یہ محسوسات کی تفصیل ہے۔

واکھ (۹۸)

زٔہتہ ترٚگ گگنہ برٚمہ وٚن
نِمِشہ اَکہ ژھنڈٕہ یوٗجنہ لچھ
ژیتنہ وِگہ لبوٗ رٹتھ زوٗن
پرٲن اپان سندارتھِ پکھچَ

لفظی معنی:۔

زٔیتہ ترٚگ ۔۔۔۔۔ من کا گھوڑا
گگنہ ۔۔۔۔۔۔ آسمان پر
برٚمہ وٚن ۔۔۔۔۔ اُڑنے والا۔
نِمِشہ اکھ ۔۔۔۔۔۔ ایک لمحے میں۔
ژھنڈٕہ ۔۔۔۔۔۔ طے کرلے۔
یوٗزنہ ۔۔۔۔۔۔ یوٗجن ہا۔ ایک یوجن ۳ میل کا ہوتا ہے۔
پکھنچ ۔۔۔۔۔۔ گھومنے والے پہیے یا اُترنے والا اور چڑھنے والا سانس۔

ژیتنہ وِگہ ۔۔۔۔۔۔ حقیقت شناسی کا حِس۔

ترجمہ:۔

یہ من کا ہی (ہوائی) گھوڑا ہے، جو چند لمحوں میں آسمان پر ہزاروں یوجنوں کا سفر طے کرتا ہے۔ ایسے بے لگام گھوڑے کو جو عقل اور دانشوری کے لگام سے تابع کرلیگا۔ وہی آدمی سانس کے دو۲ پہیوں والی (گاڑی) کو شوقِ عمل سے تابع میں لانے سے کامیاب کہلایا جائیگا۔

(تشریح)

دِل ہے سرکش۔ مُفسد وعیار اے عالی مقام
باد پائے بے عنان مُشکل سے لیتا ہے لگام

شغل کے رشتے سے جب مضبوط ہوتا ہے خیال
قلب ساکن میں نظر آتا ہے اپنا ہی جمال ۔ (گیتاجی)



واکھ (۹۹)

پوَن پوُرِتھ یُس اَنہِ وگے
تس بوٗہ ناسپرش نہ بُوچھ نہ ترٛیش ۔
تہِ یُس کرَن انتہِ تگہ
سمسارس سوُئی زینہ نیچھ ۔

لفظی ترجمہ :۔

پوَن .... پران وایو ۔ عمل تنفس
پوٗرتھ .... پُر کرنا ۔
وِگہ .... قابو میں لائیگا ۔
بوٗہ ناسپرش .... اُس کو چھو نہ سکیگی ۔
اَنتہِ .... انتہ سمے ۔ وقت آخر
بُوچھ تہ ترٛیش .... بھوک اور پیاس ۔
زینہ .... جنم لینا ۔
نیچھ .... ساعت سعید ۔

ترجمہ :۔

جو اپنے پرانوں کو مکمل طور قبضے میں لا سکیگا ۔ اِس مشق سے اُس انسان کو بھوک اور پیاس ستا نہیں سکیگی ۔ جو انسان آخری دم تک اُس عمل کو جاری رکھ سکیگا ۔ ایسے انسانوں کا پیدا ہونا ہی دُنیا کے لئے فالِ نیک سمجھنا چاہیئے ۔

(تشریح)

جس نے اپنے دل کے بس میں کر لئے سارے حواس۔
فعل کرتا ہے مگر آزاد ہے وہ خود شناس۔

(گیتا جی)

:•:

واکھ (۱۰۰)

ژلہٕ ژتا وونتس بھیہ مو بر
چون ژنیتھ کرّان پانہٕ آناد۔
ژیہٕ کوہ۔ زننی کھیتھ و ہرتا کر
کیول تس نذے تورک ناد۔

لفظی ترجمہ:-

ژلہ ژتا .... چنچل من
ژنیتھ .... چنتا فکر۔
کھیود .... بھوک۔
ہرہ .... ختم کرلیگا۔
کوتہٕ زننی .... کیسے جان لیگا۔

ترجمہ:-

اے میرے چنچل من۔ تو خوف کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دے۔ تیرے مالک (پربھو) کو تمہاری ہر وقت فکر دامنگیر ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے، کہ وہ تمہارے ضروریات کیوں کر پورے کرسکتا ہے۔ (البتہ اِس بات کی ضرورت ہے) کہ تو ہر وقت اُس سے امداد کے لئے ملتجی بنتے رہو۔ صرف اُس کا ایک نام (ورد زبان کرنے سے) تمہارا بیڑا پار ہوگا۔

(تشریح)

تو چرا باشی بہ فکرے مبتلا۔ کارساز مالفکرے کارِ ما

معنی :- اے انسان تو کیوں گرفتارِ فکر ہے۔ ہمارا پروردگار ہر وقت ہمارے کام (خورد و نوش) کی فکر میں ہے۔

❖

واکھ (۱۰۱)

زانہٕ ہا ناڑِ دَل منہٕ ژٕٹھٕ
ژٕٹھٕ وِٹھٕ، اکٹھٕ کلیش۔
زانہٕ ہا اَدہٕ اَستہٕ رسائن گٹھٕ
شِوچھے کردٕھ ژین نہٕ پدیش۔

لفظی ترجمہ :-

ناڑِ دَل . . . . . . ناڑیوں کی گھتی
رسائن . . . . . . دواؤں کا گھونٹنا۔ کیمیا بنانا۔ اکسیر بنانا۔
اَستہٕ . . . . . . آہستہ آہستہ۔
گٹھٕ . . . . . . گھوٹ کر۔

ترجمہ :-

میں من کے ذریعے ناڑی دَل پر قابو پا سکتی ہوں۔ اُن کو کاٹ سکتی تھی، اکھٹے کر سکتی تھی اور پھر من کے کلیش مٹا سکتی تھی۔ میں آہستہ آہستہ رسائن گھوٹ کر اُس کو اکسیرِ حقیقی میں تبدیل کرنا بھی جانتی تھی۔ باوجودِ اِن سب تجربات اور ہُنرمندی کے میں محسوس کر رہی ہوں کہ شنکر بھگوان کا پانا کس قدر کٹھن ہے۔ اے متاغلِ اِس سے اُوپدیش حاصل کر۔

❖

واکھ (۱۰۲)

یہ ہئی ماتر رٟیپھ پےٚ دِیئے
یہ ہئی باریا رٟیپھ کرِہ وٕشیش
یہ ہئی مایا رٟیپھ اَنتہ زُو ہییئے
شِو چھُے کرُوٗٹھ تہ تٔرِین وٕپدیش

لفظی معنی :-

ماتر .... ماں ۔
رٟیپھ .... صورت ۔
پے دِیئے .... پرورش کرے ۔
باریا رٟیپھ .... بیوی کی شکل میں ۔
وٕشیش .... گرفتارِ محبت کرے گی ، اپنا بنائیگی ۔
اَنتہ زُو ہیے .... آخر میں مایا بن کر جان لے گی ۔

ترجمہ :-

عورت ذات ایک ہے مگر اِس کی صورتیں مختلف ہیں ۔ ماں کی صورت میں دودھ سے پروردہ کرتی ہے اور یہی عورت بیوی کی صورت میں گرفتارِ عشق کرتی ہے ۔ یہی عورت آخیر میں مایا رُوپی چنڈی دیوی بن کر تمہارے پران لیتی ہے ۔

(تشریح)

کثرتِ عالم میں وحدت جس کو آتی ہے نظر
جاگزیں ہوتا ہے وہ رُوحانیت کے بام پر
(گیابی)



واکھ (۱۰۴)

کلن سال زالی پئدو رے ژہ گوُل
ویند گیہ وا ویند ونواس
زانتھ ستر گتھ پرتھو امول
نیتھ زانکھ نیتھ آس

لفظی معنی :-

کلن .... کلپنائیں خیالات
سالہ زال .... وقت کا جال (وا لہ واش)
گوُل .... ختم ہوا۔
گیہ .... گھر بار۔
امول .... بے بہا۔
ونواس .... بن باس۔

ترجمہ :-

اگر وقت گذرنے کے ساتھ تمہاری واسنائیں اور کلپنائیں ختم ہو گئی ہوں، ایسی صورت میں شاغل کو چاہئے کہ خانہ دار (گرہستی بن کر) زندگی بسر کرے، یا تارک الدنیا ہو کر جنگلوں میں چلا جائے۔ ہر صورت شاغل کو چاہئے کہ خدا کو ترلیپ۔ دین دیال۔ سروویاپک جان لے۔ اس میں بھی وہی وچار آئیں گے، جن نظریات کا وہ حامل ہو۔
دوسرے لفظوں میں جیسے سادھک پرمیشو کو سمجھ پائیگا، ویسا ہی وہ بن جائیگا۔
اس میں کوئی شک نہیں۔

واکھ (۱۰۴)

شِوشِوکران ہمسہ گتھ سُورِتھ
رُوزِتھ دِیوہارس دِن کیہو راتھ ۔
لاگہِ رُوست اُدے یس مَن کرِتھ
تَس نیتھ پرسَن سُرگُرُ ناتھ ۔

لفظی معنی :۔

شِوشِوکران ۔ ۔ ۔ ۔ خُدا خُدا وِرد زبان کرکے ۔
ہمسہ گتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سوہم (ہم سو) سورِتھ ، سمرن کرتے ہوئے ۔
گتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چال
نیتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر وقت ۔
ہمسہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہنس کی چال ، اِس شبد کو پلٹ کر سوہم بن جاتا ہے ۔

ترجمہ :۔

خدا ۔ شیو کا مُبارک نام جپتے ہوئے اِنسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوہم کی آواز (سانس کا اُتار چڑھاؤ) کو دھیان دے کر سُن لے ۔ ایسی صورت میں (وہ اِنسان) دِن رات دنیاوی کاروبار میں ہی مشغول کیوں نہ رہے ، اِس سے اُس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا ۔ جو شاغِل من کو دُوئی (بھاؤ) سے بالا رکھے اور سچا بھگت ہو ۔ اُس اِنسان پر دیوتاؤں کا دیوتا ہر وقت راضی ہوگا ۔

(تشریح)

میرا بندہ کاروبارِ دُنیوی کرتا ہوا ۔ برگ نیلوفر ہے سیلاب گناہ سے آزاد ہے
رغبت و نفرت کا مفروضہ تعلق چھوڑ کر
فعل بے خواہش سے اطمینان پاتا ہے بشر ۔
جلوت میں خلوت اُس کا روزمرہ شغل ہے ۔ (گیتاجی)

واکھ (۱۰۵)

زننہ زایاے رتئ تہ کرتی۔
کرِتھ وُدرس بہو کلیش
پھیرتھ دوار برنہ واتئ تتئ
شِو چھے کرُٹھ تہ ژین وہ پدیش

لفظی ترجمہ :۔

زننہ .... ماں جس سے کوئی پیدا ہو۔
رتئ تہ کتئ ...... بھلے، چنگے اور تندرست۔
وُدرس ...... پیٹ یا رحم مادر سے۔
بہو .... بہت
کلیش .... تکلیف۔
دوار برنہ ...... دروازے پر انتظار کرنا۔

ترجمہ :۔

پیدائش کے وقت وہ بھلے چنگے اور تندرست تھے۔ مگر باوجود اس کے (دنیا میں کچھ وقت گذار کر) وہ واپس اُسی دروازے پر پھر انتظار کرنے کے لئے پہنچ گئے، جہاں سے وہ آئے تھے۔ بالفاظ دیگر وہ پھر آواگون کے چکر میں پھنس کر رہ گئے۔ جینا اور مرنا عام لوگوں کا مخصوص راستہ ہے۔ ان حالات میں پربھو کو پہچاننا کس قدر کٹھن ہے، اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

(تشریح)

کہا جاتا ہے کہ ایک انسان رحم مادر میں اپنے پیدا کرنے والے پربھو سے بہت کچھ عہد و پیمان کرتا ہے، جو وہ بس پیدا ہوتے ہی بھول جاتا ہے اور دنیاوی جنجال میں پھنس کر آواگون کے کال چکر میں گھومتا رہتا ہے اور اپنا وعدہ بھول جاتا ہے۔ اور اپنی غفلت کی وجہ سے بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔

واکھ (۱۰۶)

ششرس وُتھ کُس رٹیے
کُس بُوکیئے رٹی واو
یُس پانژھ یندرے ژلیتھ ژٹیے
سُے ہُوے رٹیے گٹہ رو۔

لفظی معنی :۔

شِشرس ... جاڑے کے موسم میں۔
وُتھ ... چکشن بام۔
بُوکیئے ... مٹھی میں۔
پانژھ اندرے ... حواسِ خمسہ۔
گٹہ ... اندھیرے میں (غفلت کے اندھیرے میں)
رو ... سُورج۔

ترجمہ :۔

کون ہے جو جاڑے میں چکشن بام رُوک سکے یا تھام سکے۔ کون ہے جو ہوا کو مُٹھی میں بند کر کے رکھے۔ ہاں وہ انسان جو اپنے حواسِ خمسہ کو بیرونی دُنیا کے مخمصوں سے ہٹا کر اپنا دِل ایک مرکز پر لا سکے' ایسا ہی اِنسان اِس دُنیا کے غفلت کے اندھیرے میں سُورج یہ سمان بھگوان کو پہچان سکتا ہے۔

(نوٹ)

کھینچتے ہیں تناغلوں کے دِل کو بھی مفسد حواس
بس میں آکر اُن کے ہوتے ہیں ختم خودشناس
اُن کو تو مغلوب کر طالب ہو میری ذات کا
عارفِ کامل ہے جس نے اُن کو بس میں کر لیا۔
(گیتا جی)

واکھ (١٠٧)

پَرتائے پان یمیٔ سٗوم موٗن
یمیٔ ہیوٗ موٗن دِین کیھو راتھ
یم سٔی ادٕرے من سانیٔن ۔
تمی ڈیوٹھ سُرگُرناتھ ۔

لفظی معنی :-

پَر . . . . اجنبی ۔
سٗوم . . . . یکسان ۔
ادٕرے . . . . . دُوئی کے بغیر ۔
سُرگُرناتھ . . . . دیوتاؤں کا دیوتا ، پرمیشور ۔

ترجمہ :-

یگانہ اور بیگانہ جس انسان کے نظروں میں یکسان ہے ۔ رات (غم) دِن (خوشی) کو یکسان سمجھتا ہو ، جس کا دِل اس سنسار میں دُوئیت بھاؤ سے آزاد ہوگیا ہو ۔ آپ یقین کیجئے کہ ایسے ہی اِنسان کو پربھو کی شناسائی حاصل ہوتی ہے ۔

(تشریح)

جس کے لوحِ قلب سے نقشِ دُورنگی مِٹ گیا
سب طرح اُس کو نظر آتا ہے جلوہ ذات کا ۔

(بھگوت گیتا - ادھیائے - ۷ ، شلوک - ۲۸)

واکھ (۱۰۸)

ابھیاسئی سوکاسئی لیۂ دوکھو
گگنس سگن میوُل سمہ ژرمٹا
شونیئ گوُل تہ اناماے موُلتو ۔
یہوُئے اُپدیش چھئے بٹا ۔

لفظی ترجمہ :۔

ابھیاسئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے یوگی ابھیاس کرنے والے ۔
سوکاسئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو وِکاس میں ہے (جب خود شناسی پیدا ہوتی ہے)۔
لیۂ دوکھو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لے ہونا ۔ مل جانا، جیسے پانی میں نمک ۔
سگن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مادی گنوں والی دنیا ۔
گگن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آکاش ۔
سمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یکسان ۔ سم ۔
ژرمٹا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دو چیزوں کے ملاپ کے وقت کی آواز، جیسے ایک بارش کی بوچھاڑ کا مثلاً جھیل کے پانی پر بیک وقت گرنا ۔ اس ٹکراؤ کی آواز کو ژرمٹا کہتے ہیں ۔
اناماے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محیط کل ۔ ہر چیز، جس میں ہر چیز بسی ہو ۔ یا ہر چیز میں بسا ہو ۔

ترجمہ :۔

اے (دانا) یوگ ابھیاسئی جس وقت تم کو ذاتِ مقدس کا جلوہ حاصل ہوگا اور تمہیں تسکین قلب حاصل ہونے لگے گا اُس وقت یہ مادی دنیا آکاش شونیہ میں تحلیل ہوکر نظروں سے غائب ہو جائیگی اور بتدریج پھر آکاش بھی نظروں

سے اوجھل ہونے لگے گا۔ اُس وقت تمہارے اندر صرف برہم تتو (باقی) رہے گا۔
اے دانا برا ہمن یہی آخری منزل ہے، جس کا حاصل کرنا تمہارا مقصدِ اولین
ہے۔ یہی اُپدیش میرا تمہارے لئے ہے۔

٭

واکھ (۱۰۹)

ژ ز انندس گیانہ پرکاشس
یمو ژ لیوٗن تم زِلیوٗنئے موکھت
وشیمس سمسارس پاشیس
ابوٗدی گنڈاہ شیتھ شتی دِلی

لفظی ترجمہ:۔

ژ زانند ...... چیت
گیان پرکاشس ...... سچا گیان
ژلیوٗن ...... بھانپ لیا۔
زلیوٗنی موکھت ...... جیون مکت ہوا۔
وشیمش ...... اُلجھے ہوئے۔
پاشیس ...... جال۔
ابوٗدی گنڈاہ ...... بے وقوف۔
شیتھ ...... سینکڑوں۔

ترجمہ:۔

جن شاغلوں کو دنیا میں چیت منور اور علم معرفت حاصل ہوا ہے
وہ اِس نورِ معرفت سے جیون مکت ہو گئے۔ اِس کے برخلاف وہ انسان کس قدر

ناداں اور مورکھ ہیں، جو اپنے آپ کو، اِس سنسار کے جال میں ڈال کر اور پھنسا کر اپنے آپ کو سینکڑوں گانٹھوں سے جکڑ لیتے ہیں، جس سے اُن کی خلاصی مشکل ہی نہیں، بلکہ مشکل ترین بن جاتی ہے۔

واکھ (۱۰۱)

رنگس منز چھے ہیوٗن بیوٗن لبُن۔
ستوٗروی ژالکھ برکھ تہ سوکھ
ژکھ ریش تہ ویر گالکھ
اَزہ ڈیشکھ شیوہ سُند مکھ۔

نفظی ترجمہ:-

رنگس .... دُنیا کے گوناگوں رنگوں میں۔
برکھ تہ سوکھ ...... رنج و راحت
ژالکھ .... برداشت کروگے۔
ژکھ .... غصّہ۔
ریش .... نفرت۔
ویر .... حسد کینہ۔
مکھ .... مُنہ، سروپ جلوہ۔

ترجمہ:-

وہ اِس سنسار کے گوناگوں رنگوں میں کیا ہوا ہے، تو اُس کا اصلی روپ دیکھنے کی کوشش کر۔ اگر تم رنج و راحت میں ڈانوڈول نہیں ہو جاؤگے۔ دل کی عمیق گہرائیوں سے نفرت، حسد، کینہ، غصہ، نکال پھینک دوگے، تو تم کو دیدارِ یار کا جلوہ یقینی طور نصیب ہوگا۔

نوٹ:- ہے وہ تارک جس نے رغبت اور نفرت چھوڑ دی
ہے وہ سادھک بے خودی میں جس کو آزادی ملی۔

واکھ (۱۱۱)

شیو چھُے تھلِہ تھلِہ روزان
موزان ھیُند تہٕ مسلمان
ترکھ ہے چھکھ تہ پان پرزناو
ستوئے چھئے صاحبس زانی زان

لفظی ترجمہ :-

تھلِہ تھلِہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جل اور تھل میں ہر جگہ ۔
پان پرزہ ناو ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی ذات پہچان ۔
صاحبس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا سے ۔
زانی زان ۔ ۔ ۔ ۔ جان پہچان ۔

ترجمہ :-

شنکر (خدا) ہر شئے میں جلوہ افروز ہے (جب یہ حقیقت ہے) تو ھندو اور مسلمان میں کوئی فرق نہیں ۔ دونوں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں ۔ ہاں اگر تو عقلمند ہے، تو سب سے پہلے اپنی ذات پہچان لے ۔ ایسا کرنے سے تم بخوبی سمجھ جاؤ گے کہ جس طاقت نے تمہیں زندگی بخشی ہے، وہی طاقت، چرند، پرند، حیوان، انسان، ہندو، مسلمان، عیسائی الغرض یکساں طور پر ایک میں جلوہ فگن ہے ۔ یہ حقیقت جان کر تم خود بخود ذات اور مذہب سے بالاتر ہو جاؤ گے ۔

اس مشہور واکھ جو اب زبان زد عام ہے، ہندو کا لفظ بعد میں ملایا گیا ہے ۔ للہ دید نے ہندو کے لفظ کا کہیں استعمال نہیں کیا ہے بلکہ لفظ بٹہ کہا ہے ۔

واکھ نمبر ۱۰۸ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پوز کس کرکھ ہو تہ بٹا ۔
واکھ نمبر ۱۰۹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہوئے اپدیش چھوئی بٹا ۔

صرف باسکر آچاریہ کے واکھوں میں ہندو کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس لئے میں نے ھیُند استعمال کیا ہے ۔

واکھ (۱۱۲)

دِیو وٹا دیور وٹا -
پیٹھ بوٗن چھوٗ یکہ وٹا -
پوٗز کس کرکھ ہوٹہ بٹا
کرمنس تہ پوٗنس سٔنگاٹھ -

لفظی ترجمہ :-

وٹا . . . . پتھر
دِیور وٹا . . . . . . دیوری پتھروں کا بنا ہوا مندر -
پوٗنس . . . . پران اور اپان کو -
(باہر اور اندر جانیوالی سانس)
سٔنگاٹھ . . . . . . ملاپ -
ہوٹہ بٹا یا ہوتہ بٹا . . . اے برہمن -

ترجمہ :-

مندر بھی پتھروں کا، اِس کے اندر پوٗجنے کی موٗرتی بھی پتھر - الغرض اوٗپر سے نیچے تک پتھر ہی پتھر ہے - (اب سوچنے کی بات ہے) - کہ اے سمجھدار براہمن، تو کِس کی پوٗجا کر رہا ہے - تو اس پتھروں کی نقلی پوٗجا ترک کرکے اصلی معنوں میں اگر تو پوٗجا کرنا چاہتا ہے، تو اپنے مَن کو (پران اور اپان کے اُتار چڑھاؤ) کے ساتھ جوڑ دے -

(تشریح)

اپنے دِل کو تھام کر جو شغل کرتا ہے مدام - اُس کو ملتا ہے وصالِ ذات کا اعلیٰ مقام
جب ایک شاغل کو پران اپان پر توجہ مرکوز کرکے محویت حاصل ہو جاتی ہے، تو یہ دونوں (پران اور اپان) سوشمنا ناڑی میں داخل ہوکر ایک ہی بن جاتے ہیں۔ شاغل یہ محسوس نہیں کرنے پاتا کہ سانس چڑھ رہا ہے یا اندر جا رہا ہے - اور گرد کے ماحول سے غافل ہوکر شاغل ابدی سرور میں غرق ہو جاتا ہے اور جب سادھک اپنے

پران سہسرآرا میں پونہچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو اُس کو سمادھی لگ جاتی ہے۔ یہی یوگی کا آخری منزل ہے۔

کُر منس تہ پوَنس ستہ گاٹھ۔

ترکا اگاما میں یہ صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ اِس عمل سے شاغل کو ہر طرف وحدانیت نظر آتی ہے، وہ ذاتی UNIVERSAL کو کائناتی CONSCIOUSNESS کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ CONSCIOUSNESS

بُت پرستی کے برخلاف ہونے کی وجہ سے لل دیدکے ساتھ مندرجہ ذیل اِسی قسم کا ایک اور واکھ منسوب کیا گیا ہے، ملاحظہ فرمایئے

شیلایہ ہئیزے وۃ تما برم
شومبرم ٹیک، پوش آسن بیٹھ
منس اندر دیتراز کورم
وچھم تہ ڈیتھم شیل کہنی وٹھ

-:-

واکھ (۱۱۴)

سوال :-

کُس پوش تہ کوس پُشانی ؟
کم کُسم لاگ زیس پوزے ؟
کوَ گوڈ دِہ زیس زلیچہ دآنی ؟
کوس منتر شنکر سُنھ آتم وزے۔

جواب :-

مَن پُش تے یَژھ پُشانی
باوکی کُسم لاگ زیس پوزے

شیشہ رستہ گوڈ نہ زلین زلیچہ ژآئی
ژھوپہ منتھر شنکر سوآتمہ وزے

ترجمہ :-

للیشوری اُوپر کے واکھ میں سوال کرتی ہے کہ :-
کون مالی ہے اور کون مالن ہے۔ کس قسم کے پھول پربھو کی پوجا میں استعمال کرنے چاہئیں، کس برتن سے پربھو کی مورتی پر جل دھارا ڈال کر اشنان کرانا چاہئے اور پوجا کے وقت کن منتروں کا جاپ کرنا چاہئے، جس سے (کسی شک کے بغیر) بھگوان شنکر کے درشن میسر ہوں ؟

اِس سوال کا خود ہی وہ جواب دیتی ہے کہ :-
مَن مالی ہے اور دھرتا (یقین کامل) مالن ہے۔ پوجا کے لئے پریم کے سوگندھ بھرے پھول چاہئیں۔ سہسر آرا سے جو امرت ٹپکتا ہے، اُس سے پوجا ہونی چاہئے۔ تنتر اُچارن کرنے کے بدلے مون منتر کا سہارا لینا چاہئے۔ اِس قسم کی پوجا اور اِس قسم کی سامگری سے سادھک شنکر بھگوان کا درشن کر سکیگا۔

(تشریح)

للیشوری کا دراصل مطلب یہ ہے کہ پھول، دیپ، دھوپ، یہ سب دکھاوے کی پوجا ہے۔ پریم۔ استقلال اور مون برت سے ہی اصلیت جانی جاسکتی ہے اور یہی حقیقی پوجا ہے۔
اگلے واکھ میں لل دیدنے اِس کی مزید وضاحت کی ہے۔

-:-

واکھ (۱۴۲)

کُش پُوش تیل دیپھ زل ناگرُ ھے
سدا سپھاڈ گورہ کتھ تیس مینہ ہیئے

(مسلسل)

شمبھوہِ پس سنبورہ نیئی ینتی پڑھے
ستنوئے دِلِ پاژہ ستہر کرئے۔

لفظی معنی:-

کُش .... کشا گھاس۔
تیل .... تِل۔
دیپھ .... دیپ۔
زل .... جل۔
سَد بھاوٗہ .... سچی بھاونا سے۔
سُرہ .... یاد کرے۔
ستہر کرئے .... سچی عبادت۔

ترجمہ:-

کشا گھاس، پھول، تل، رتن دیپ، اور جل (پوجا کا سامان) پربھو کو پوجا کے لئے ضرورت ہیں۔ جو آدمی سچے دل سے اپنے گرو کے بتائے ہوئے منتر کا ریاض کرتا رہے اور فرطِ شوق سے اپنے مولا کو یاد کرتا ہے۔ حقیقت میں سچی عبادت وہی ہے۔

(تشریح)

وید پڑھنا۔ جگ (یگیہ) کا کرنا۔ خیر و خیرات سب

ایسے جلوے میں یہ سب لاچار ہیں، بیکار ہیں۔
سب سے یکسو ہو کے جو مجھ سے لڑ آتا ہے نظر۔
میں بھی اس کو دیکھتا ہوں یہ میرا اسرار ہے۔

گیتا جی ادھیائے، ۹
شلوک۔ 53

واکھ (۱۱۵)

سۄہز س شمہ زم نا گژھے
بیشرِ ھ لُو پراوُک مُکتی دُوار
سۄلل لُون زن میلتھ گژھے
توتہ چھےٚ دُورلب سۄہزہ ویژار

لفظی ترجمہ:-

سۄہز .... وجوُد ذات حق۔
شمہ زم ...... ضبط و سکون۔
بیشرِ ھ ..... آرزوُ
سۄلل .... پانی، آب۔
لوُن .... نمک۔
دوُرلب ..... مُشکل۔

ترجمہ:-

حق تعالےٰ تک رسائی کے لئے ضبط و سکون کی ضرورت نہیں۔ اِس مُکتی دُوار میں آپ بُوالہوسی سے ہی داخلہ نہیں پا سکتے۔ آپ آٹھوں پہر یاد الٰہی میں کیوں نہ پانی میں نمک کی طرح گھل مل رہیں۔ پھر بھی خودشناسی میں ماہر ہونا کٹھن ہے۔

واکھ (۱۱۶)

یۄشوی شیل پٹس تہ پٹتس ۔ سوُے شیل چھے پرتھ وُون دیش
سوُی شیل شوٗبہ وٗلس گرٹس ۔ شیو چھوے کرُوٹھتے ژہن وپدیش

لفظی ترجمہ:-

شیل ...... پتھر (شیل اچھے کو بھی کہتے ہیں)۔

پٹس . . . . تراشیدہ پتھر، جو راستے میں بچھائے گئے ہوں۔
پرتھون دیش . . . . زمین سے نکلنے والا۔
شُوبھہ ونیس . . . . تنوبھایمان، دل لبھانے والا۔

ترجمہ:-

بیٹھنے کی جگہ پتھر۔ یہی پتھر تراش کر گلی کو پختہ بناتی ہے۔ یہی پتھر زمین سے نکلتا ہے اور یہی پتھر خوبصورت گھراٹ کا پاٹ بھی بنتا ہے۔ (پتھر ایک ہے، البتہ کام بہت سے یا شکلیں بہت سے)۔ یہ بات سمجھ لے اور اس سے اپدیش حاصل کر۔

نوٹ:- یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ یہاں زمانہ قدیم سے گلی کوچوں کو پختہ کرنے کے لئے تراشیدہ پتھر بچھائے جاتے تھے، جو عمل بعد میں ناپید ہوگیا اور تقریباً سات سو سال کے بعد اب ایسا ہی کام میونسپلٹی والے اس وقت سرانجام دے رہے ہیں۔

-:-

واکھ (۱۱۷)

گرٹہ چھُو فیران زیرَے زیرَے
اُدیکھ زانہِ گرٹک تزھل۔
گرٹہ ییلہ پھیرے زادیل نیرَے
گوٗ وانہِ پانے گرٹہ بَل۔

ترجمہ:-

گرٹہ . . . . پن چکی۔ یا من۔
زیرَے زیرَے . . . . آہستہ آہستہ۔
اُدیک . . . . . . گھراٹ کے اُوپر کھاری سے نکلنے والے دانوں کو جو آلہ کنٹرول کرتا ہے۔
تزھل . . . . گھراٹ کو تیز یا مدھم کرنے کیلئے لکڑی کا آلہ۔

گوٗ .... گندم ۔ کنک ۔

ترجمہ :۔

گھراٹ کا حرکت میں آنا ۔ شروع میں آہستہ آہستہ اور پھر جلدی جلدی چکر شروع ہوتے ہیں ۔ ژھل اور اوبک ' دونوں آلے ترتیب میں ہونے لازمی ہیں ۔ جبھی گھراٹ تیز یا ماندھ چلایا جا سکتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آٹا مہین اور باریک پیسا جاتا ہے ۔ جب گھراٹ مکمل طور کام کر رہا ہے ' تو گیہوں پسوانے کے لئے لوگ گھراٹ پر آتے ہی رہینگے ' یعنی گیہوں پیسوانے کے لئے گھراٹ پر ضرور پہنچ جائے گا ۔

(تشریح) :۔ من کو گھراٹ سے تشبیہ دی گئی ہے ' جو جلدی میں نہیں ' بلکہ آہستہ آہستہ ریاض سے قابو کیا جاتا ہے " ڈھک اور ژھل " قبضے میں آنے سے گھراٹ چلتا رہے گا اور نیک وچار خود بخود آئینگے ۔

واکھ (۱۱۸)

شِو چھُے زاوُل زال وہراوِتھ ۔
کرنزن منز چھُے ترِٹھ کیتھ ۔
زندٕ نے وُچھہن اد کتہ مرِتھ ۔
پانہٕ منزٕ پان کڑ وِیزارِتھ کیتھ ۔

لفظی ترجمہ :۔

زاوُل .... باریک ترین ۔
زال .... جال ۔
کرنزن .... ہڈیوں کے پنجروں میں ۔

ترجمہ :۔

شنکر ہر سو باریک جال کی طرح پھیلا ہوا ہے اور تمام قالبوں میں روح ڈال کر جاندار بنائے ہوتے ہے ۔ اے انسان اگر جیتے جی ' اپنے مولا (پرم پرمیشور) کو نہیں دیکھ لوگے ' تو پھر کیا موت کے بعد ایسا ہو سکے گا ۔ تب یہ کوشش بے فائدہ ہوگی ۔ لہٰذا تو یہ زندگی غنیمت جان ' اپنے وجود سے خودی نکال اور پھر جلوہ یار دیکھ ۔

(تشریح)

کرشن سمالو آپ ہی چیتن اور اَچقول
ڈال پات، پھل پھول میں وہی بیج وہی مول

(بھگت کبیر)-

زشنش جہتم روٗے نموٗی آخر - وز ہر ستوٗئے دِلم رُبوٗی آخر
بیرون و دروں جلوہ گرت میدیدیم - بر تحقیق آمدم توٗ بوٗدی آخر -

ترجمہ :-

چھ اطراف سے آپ ظاہر ہیں -
بہر صورت تم نے میرا دل موہ لیا -
اندر اور باہر تیرا ہی جلوہ ظاہر ہے -
تحقیقات کر کے میں سمجھا کہ تو جا بجا ہے -

دوسرا اہم معنی واکھ لل کے ساتھ منسوب ہے :-

پانے آؤ پالس سیتی، پانے کروٗن وِترار پانے پنٛن پان نیشہ نوٗن، پانے گپن پنٛن پان -

واکھ (۱۱۹)

اَکِنہٕ پٔھ ندہ زُوسھ زامہ -
نیچھ ستنان کرہ تیرتھن -
وہر وہرس نوٗن آسی -
تسہٕ چھوئے تہ پرزہ ناوتن -

لفظی ترجمہ :-

اَکنہ . . . . بلنے -
پٔھ ندہ . . . . چھینکے -
زوسھ . . . . کھانسے -
زامہ . . . . انگڑائی لے -

ترجمہ:-

دراصل وہی ہنستا ہے، وہی خود چھینکتا ہے، وہی خود کھانستا ہے، وہی خود جمائی لیتا ہے۔ وہ سال بھر تیرتھوں پر جاکر اشنان کرتا رہتا ہے اور وہی سال بھر ننگا پھرتا رہتا ہے۔ وہ تمہارے بہت نزدیک ہے۔ اے انسان اس کو پہچان لے۔

(تشریح)

یسوع مسیح کا بھی یہی کہنا ہے کہ سورگ تمہارے وجود میں ہے، کہیں باہر نہیں۔ اس سلسلے میں یہ فارسی شعر ملاحظہ ہو:-

ہیچ میدانی چہ چیزی چیستی وکیستی ۔ خویش را دریاب ہستی یا نیستی ۔
آنکہ مے گوید کلیم است آنکہ مے شنود سمیع ۔ آنکہ مے بیند بصیرت است پس بگو تو چیستی ؟

ترجمہ:-

کیا تم جانتے ہو کہ تم کون ہو، تو ذات اپنی جان، تو ہستی ہے یا نیستی۔ تم میں جو بولتا ہے کلیم ہے، سنتا ہے، سمیع کہلاتا ہے۔ جو دیکھتا ہے، بصیرت کہلاتی ہے۔ پس اے انسان ذرا بتاؤ، آپ کون ہیں؟

--:--

واکھ (۱۲۰)

ژیتھ امر پتھ تھوی زے ۔
تہ ترادتھ لگیہ زوڑسے ۔
تنتہ ژہ ٹوٗ شینکھ ستاری زے ۔
زوٗد شُر تہ کوٗچھ نوٗ موڑسے ۔

لفظی ترجمہ:-

ژیتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چت

امر پیٹھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حیات ابدی کا راستہ
لگہِ زوڑے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بھٹک جانا ۔ بُرے راستے پر لگ جانا ۔
نہ ترادِتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر وہ راستہ ترک کرے گا ۔
شبنکرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شک نہ کریں ۔
سنداری زے ۔ ۔ ۔ ۔ اچھی طرح سنبھالنا، تھکاوٹ دُور کرنا ۔
نوشیکزی ۔ ۔ ۔ ۔ شک نہ کرنا ۔
موڑے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ماں کی گود ۔

ترجمہ :۔

اے انسان، تو یکی دھن سے چیت کو وہ راستہ دکھا جو لافانی اور امر ہے ۔ اگر تم راہِ مستقیم سے بھٹک گئے تو سمجھو کہ تو برائی کے دلدل میں پھنس گئے ۔ تم نے مصمم ارادہ کرکے بڑھیئے (بے خوف) رہنا چاہئے اور دل میں کسی شک کو جگہ نہ دینی چاہئے ۔ یہ من اُس دودھ پیتے بچے کے مانند ہے جو چنچل ہونے کی وجہ سے بار بار ماں کی گود کی طرف لپکتا ہے ۔

تشریح :۔ دودھ پیتے بچے کی طرح من چنچل ہوتا ہے، جو بار بار ماں کی چھاتی (پرکرتی) کی طرف لپکتا ہے ۔ یہ دھیرے سے قابو میں آئیگا ۔ واکھ (۱۲۱)

موڈ زانتھ پشتھ تہ کوڑ ۔
کول شرُ تہ وُون (اُن) زڑہ ریتھ آس ۔
یس یہ دپی تس تی بول ۔
یہوے تتو ودِس چھِ ابھیاس ۔

لفظی ترجمہ :۔

پشتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھ کر ۔
کوڑ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اندھا ۔
شر تہ وُون ۔ ۔ ۔ ۔ جو سننے میں آئے ۔

تتو ودیسا .... جس کو تتوؤں کی واقفیت حاصل ہو۔

شیو فلاسفی کے رُو سے یہ کائنات 36 تتوؤں سے بنا ہوا ہے۔

جانتے ہوئے بھی بھولاپن ظاہر کر۔ دیکھتے ہوئے اندھاپن۔ سُنتے ہوئے بہراپن۔ جو کوئی تم سے جس قسم کی بات کرے، اُس کے ہاں میں ہاں ملاتے جاؤ، تتوؤں کے جاننے والے کا عموماً یہی ابھیاس ہوتا ہے۔ بھگت کبیر (1518 - 1440) جو تقریباً للہ دید کے ۲۰۰ سال بعد پیدا ہوئے ہیں۔ وہ اعلیٰ پایۂ کے مذہبی ریفارمر تھے۔ اُنہوں نے کہا ہے۔

ع سب سے ملئے سب سے ملئے سب کا لیجئے نام
ہاں جی، ہاں جی سب سے کہئے بسئے اپنے گام۔

واکھ (۱۲۲)

تیہر سٔلِل کھوت تے تیٚرے۔
ہیمہ ترٚے گٔے بِن اٚبِن ومرشا۔
زٕیتِنہ رو باتہ سب ستھُے۔
شِوے زرا زرا زگ (جگ) پشا۔

لفظی ترجمہ:-

سٔلِل کھوت تے تیٚرے ... پانی سردی سے یخ بن جاتا ہے۔

ہیمہ .... برف۔

ترٚے گے .... تین بن گئے۔

زٕیتِنہ رو .... شعور برترین کا آفتاب۔

زرا زرا .... جاندار اور بے جان۔

زگ .... جگت۔

پشا .... دیکھ۔

باتہ .... باسنا، چمکنا، روشن ۔

ترجمہ :-

پانی سردی سے جم کر یخ اور برف کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اگر تو غور سے (ومرشس) وِچار کرے گا، تو یہ ایک ہی پانی کی تین صورتیں ہیں۔ جس وقت انسان کا شعور افضل سورج کی طرح پورے آب و تاب سے چمکتا ہے، تو تینوں اصلی شکل اختیار کرکے ایک ہی نظر آتے ہیں۔ یا یوں ہی سمجھو کہ ہر جاندار اور بے جان میں وہی سرو دیا پک ہے اور یہ جگت اُس ایک کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔

تشریح :- کثرت عالم میں وحدت جلکہ آتی ہے نظر۔ جاگزین ہوتا ہے وہ روحانیت کے بام پر۔

واکھ (۱۲۳)

رَوِ مته تھلِہ تاپیٔ تن
تاپیٔ تن وُدھ تم دیشں ۔
وَرُن مته لوکہ گرہ اتریٔ تن ۔
شِو چھوٗے کرُوٹھ تہ زیٖن وُہ پدیش

لفظی ترجمہ :-

رَوِ	سورج
تاپیٔ تن	روشن کرے ۔
وُدھ تم	پاک۔ پاکیزہ ۔
وَرُن	پانی کا دیوتا ۔

ترجمہ :-

کیا سورج دُنیا کے کونے کونے کو روشن نہیں کرتا؟ کیا سورج کی روشنی صرف پاکیزہ مقامات پر ہی پڑتی ہے؟ کیا ہوا ہر گھر میں داخل نہیں ہوتی۔ غریب کی جھونپڑی ہو یا شاہی محل۔ پاک جگہ ہو یا ناپاک جگہ۔ دونوں جگہ پر سورج یکساں چمکتا

ہے۔ اُس میں کوئی بھید بھاؤ نہیں ہوتا۔ ہوا کا بھی یہی حال ہے۔ وہ ہر جگہ بلا رکاوٹ پہونچ جاتا ہے، خواہ وہ امیر کا گھر ہو یا غریب کا۔ سم درشٹ ہونا ہی ایک وُپدیش ہے۔

(تشریح)

ایک سورج ڈالتا ہے جیسے سب پر روشنی۔
جانِ واحد ڈالتی ہے سب کے اندر روشنی۔

(گیتا) ادھیائے ۱۳
شلوک-۳۴

—:-—

واکھ (۱۲۴)

کینژن ڈیتہ تھم اُدرے آلوَ۔
کینژو رچائے نالےٚ وپھو۔
کینژن مسَ چیتھ اَچھ لیجہ تالوَ۔
کینژن پیتھ گیہ ہالو رٹھو۔

ترجمہ/تشریح:-

یہاں بظاہر اسبات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اِنسان کی مُکتی کی چابی خدائے تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں میں پکڑ رکھی ہے اور جب پربھو کی مہربانی ہوگی، تو اُس اِنسان کو اُسی راستے پر لگا دیتا ہے۔ ایسی مہربانی کو شیو فلسفہ میں شکتی پات کہتے ہیں اور شکتی پات کئی طریقوں میں نازل ہوتی ہے۔ کچھ اِنسان صرف خُدا کی مہربانی سے نجات پاتے ہیں۔ کئی اِنسانوں میں دِلوں کے اندر عشق حقیقی کی آگ شُعلہ زن ہوتی ہے۔ کچھ عالموں کے دلوں میں ایسی مستی پیدا کرتا ہے کہ وہ پڑاؤ پر پہونچنے سے پہلے ہی رَہ جاتے ہیں اور کچھ عابد ایسے ہیں، جو حَد سے زیادہ عبادت کرتے ہیں، مگر پھر بھی اُن کے پلے کچھ نہیں پڑتا۔

اُوپر کے واکھ میں للہ دیدؔ نے شکتی پات کی یہی رچنا کی ہے۔ کچھ لوگ سنسار کے سُکھ اور سورگ کے خوابوں میں مست رہتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے رَہ

جاتے ہیں اور منزلِ مقصود پر پونہچ نہیں پاتے۔ کئی عابدوں پر پربھو کی کرپا ہوتی ہے اور کئی عابدوں پر کرپا کے بعد قہر نازل ہوتا ہے، کیونکہ وہ اس کرپا کے پاتر ثابت نہیں ہوتے۔ وہ ثابت قدم نہیں ہوتے اور اُن کا پکا ہوا فصل ٹڈی دَل کے نذر ہوتا ہے۔

—:—

واکھ (۱۲۵)

کینہ چھئے نندرہ ہتھ وُدی
کینتن وُدین نیتھر پیئے
کینہہ چھی سنان کرتھ اُپتی
کینہ چھی گیہہ برتھ تہ اکری

لفظی ترجمہ:-

وُدی .... جاگرت، ہوشیار۔
نیتھر .... نیند میں۔
اُپتی .... ناپاک۔
اکرت .... نِشپھل۔
گیہہ برتھ .... گھر دبار کے دھندوں میں پھنسے ہوئے۔

ترجمہ:-

کچھ لظاہر اُونگھتے ہوئے نظر آرہے ہیں، مگر حقیقتاً وہ اندر سے بیدار ہیں۔ کچھ لظاہر جاگے نظر آتے ہیں۔ مگر وہ اصل میں غفلت کی گہری نیند سوئے ہوئے ہیں۔ کچھ ایسے آدمی ہیں، جو لظاہر اُجلے کپڑے پہن کر، نہا دھو کر صاف نظر آرہے ہیں، مگر اندر سے وہ ناپاک ہیں۔ چند بندے ایسے بھی ہیں، جو لظاہر گھر کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دِکھائی دیتے ہیں، مگر وہ اپنے تمام کاندھا کا پھل بھگوت

اڑپن کٹے ہوئے ہیں ۔

(تشریح)

روزِ روشن عارفوں کا، جاہلوں کی رات ہے ۔
جاہلوں کا روزِ روشن، عارفوں کی رات ہے ۔
(گیتا جی ادھیائے 5 شلوک 69)

واکھ (۱۲۶)

گیانہ مارگ چھے ہاکہ واڑ
دِزلیس شمہ دمہ کریہ پیٹھ
لاما ژکر (چکر) پوش پرانی کریہ واڑ
کھینہ کھینہ موژی واری چھینی ۔

لفظی ترجمہ:۔

گیانہ مارگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علم معرفت کا راستہ
شمہ دمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ضبط و ربط ۔
پیٹھ دِہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگلہ بندی کر ۔
کریہٕ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیک عمل سے ۔
لاما ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیوی ۔ بھیڑوں کو اس دیوی کے بھینٹ چڑھایا جاتا ہے ۔
ژکر (چکر) ۔ ۔ ۔ ۔ گول چکر ۔ لاما چکر ۔ دیوی کی نشانی ۔
پرانی کریہ واڑ ۔ ۔ ۔ پرانے عمل، کرتوت سابقہ
واری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باڑی ۔ ساگزار
پوشن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پشو، حیوان ۔
چھینیٚ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کٹ جائیگی ۔

موژی .... رہ جائیگا۔ باقی

ترجمہ:۔

باغ معرفت ایک ساگذار کے مانند سمجھ کر اپنے ضبط و ربط اور نیک اعمال سے اِس کی جنگلہ بندی کر اور محفوظ رکھ اور جو تمہارے پچھلے جنم کے کرم (افعال) اُن کو لاما دلوی کے بھینٹ چڑھاکر قربان کر۔ ایسا کرنے سے تمہاری آواگون کی باری ختم ہوگی اور تم مکتی پاؤگی ۔

تشریح:۔ نیک اعمالوں سے جنگلہ بندی کر تاکہ مویشی (پُرانے جنم کے کرم) موجودہ زندگی پر اثر انداز نہ ہوں، تب آواگون کی باری ختم ہوگی۔

واکھ (۱۲۷)

مُوڈو کرَے چھے نہ دھارُن تہ پارُن
مُوڈو کرَے چھے نہ رُچھنی کاے۔
مُوڈو کرَے چھے نہ زیہہ سنداُرن
سہز ویژارن چھے وۄپدیشس۔

ترجمہ:۔

اے بے سمجھ انسان، برت یا روزے رکھنا عمل نہیں ہے۔ یہ بھی نہ سمجھ کہ عبادت کا مطلب اِس جسم (فانی) کی پرداخت ہے۔ نا ہی جسم کی پیرایش اور آسایش عبادت کے زمرے میں آتے ہیں۔ پھر عبادت کیا ہے؟ عبادت اپنی ذات کی پہچان پر مشتمل ہے۔ آتم بدھ (خودشناسی) اپنی ذات سے واقف ہونا ہی سچی عبادت ہے۔

— :: —

واکھ (۱۲۸)

سوال:۔ ہے گورا پرمیشور زاہ
باو تم ژے چھے اَنتر دیوو
دُوشوے ووپدان کنڈ سیرا
پھہ گو ترن تہ ناہ گوڈ توت

جواب :-

نابھستانہ چھے پَرکرتھ زلہٕ وٕنۍ
ہرسس تام ییتھ پَران وتہ گت
برھمانڈس پیٹھ ستی ناڑ وٕہہ وٕنۍ
ہُوتے ترُن ، ہُمہ تہ تُت

لفظی معنی :-

سوالیہ واکھ :- باوتم .... مجھے واقفیت بہم کر۔

اَنتر .... اندرونی (اندر)

اَنتر دیُو .... تم جو رازِ دل جانتے ہو۔ (اندر سے واقف)

کنہ پرا .... نابھستان کی جگہ

ترجمہ :-

ہے میرے گورو دیو، آپ دوسروں کے رازِ دل سے واقف ہو۔ مہربانی کر کے مجھ کو اِس راز سے واقف کیجئے کہ "ہو" اور "ہا" دونوں ناف کے مرکز سے اُٹھتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ "ہو" سرد ہے اور "ہا" گرم ہے۔

جوابی واکھ :

لفظی ترجمہ :- زلہ وٕنۍ .... گرم

ہرسس .... حلق تک۔

پران .... سانس۔

وتہ گت .... سانس کا اوپر اور نیچے جانا۔

برھمانڈ .... سر کی چوٹی۔

ناڑ .... ناڑی

وٕہہ وٕنۍ .... گرم

ترجمہ :- چونکہ نابھستان (ناف) کی جگہ گرم ہے، اِس لئے وہاں سے اُٹھتی

ہوتی ہوا گرم ہوتی ہے اور منہ سے نکل جانے تک یہ گرم بھی ہوتی ہوا ہوتی ہے ۔ برخلاف اس کے " ہہ " کا شہ سٹر سے یعنی اوپر سے نیچے آتا ہے ۔ چونکہ وہ چندناں کے خطے میں ہے جو خنکی کا مالک ہے ۔ اِس لئے یہ ہوا (چونکہ سرد مقام سے آتا ہے) سرد ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ " ہہ " سرد ، ہے ۔

واکھ (۱۲۹)

زل تھمون ہتوا ترہٕ ناوُن
دُور وگن پیٹھ سرو ترِتھ
کاٹھ دینہ دودُھ شرناوُن
اَنتہ سکوٗل کپٹہ ترِتھ

لفظی ترجمہ :-

زل . . . . جل ۔
تھمون . . . . رُوکنا ۔
ہتواہ . . . . . جلتی آگ ۔
ترہٕ ناوُن . . . . . . بجھانا ۔
دُور وگن . . . . . زمین سے اُٹھ کر آکاش میں اُڑنا ۔
پیٹھ سرو ترِتھ . . . . . آسمان میں پاؤں سے چلنا ۔
کاٹھ دینہ . . . . . . لکڑی کی گائے ۔
شرناوُن . . . . . . دودھ دوہنا ۔
اَنتہ سکوٗل . . . . . سب کچھ آخیر میں ۔
کپٹ ترِتھ . . . . . دھوکا دینے کے برابر چال ۔

ترجمہ :-

چلتے پانی کو روکنا ، جلتے آگ کا بجھانا یا ٹھنڈا کرنا ، زمین سے اُڑ کر

آسمان پر پرندوں کی طرح اُڑنا، لکڑی کی گائے سے دودھ دوہنا ۔ ایسا کرنا شعبدہ بازی کے سوا کچھ نہیں اور دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف ہے ۔ لل دید کراماتوں پر وشواس نہیں کرتی تھی ۔ اِن کو خود شناسی کے لئے رکاوٹ سمجھتی تھی ۔

(تشریح)

لل دید کے زمانے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شعبدہ بازی اعلیٰ قسم کی تھی ۔ جواب دیکھنے میں نہیں آتی ۔ مثلاً ہوا میں اُڑنا، آگ کا ٹھنڈا کرنا، وغیرہ وغیرہ ۔ ایسا ہی ہم معنی ایک اور واکھ لل دید کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے ۔ ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پیش کر رہا ہوں ۔ وہ خود جانچ کر سکتے ہیں ۔

زلہ پیٹھی پکُن تیکُن لوکُن
نارس اَزُن مارس دیلہ
اکاشس گگن وچھن آسُن
کینُہ باسُن آسُن تریتھ ۔

---

(۱) ایک کہتا ہے :۔ سَریس ہیُو نہ پرکاش کُنہ ۔
دوسرا کہتا ہے :۔ اَچھن ہیُو نہ پرکاش کُنہ ۔

(۲) پہلا کہتا ہے ۔ گنگہ ہیو نہ تیرتھ کانہہ ۔
دوسرا کہتا ہے ۔ کوٹھین ہیو نہ تیرتھ کانہہ ۔

(۳) پہلا کہتا ہے :۔ بایس ہیو نہ باندو کنہ ۔
دوسرا کہتا ہے :۔ چندس ہیُو نہ باندو کنہ ۔

(۴) پہلا کہتا ہے :۔ زنیہ ہیو نہ سُوکھ کانہہ ۔
دوسرا کہتا ہے :۔ کھنیہ ہیو نہ سُوکھ کانہہ ۔

ترجمہ :-

(۱) (i) سورج کی روشنی کے برابر کوئی روشنی نہیں
(ii) آنکھوں کے برابر کوئی روشنی نہیں۔
(کیونکہ آنکھ سے ہی روشنی کی موجودگی جانی جا سکتی ہے)۔

(۲) (i) گنگا کے برابر کوئی تیرتھ نہیں۔
(ii) ٹانگوں کے برابر کوئی تیرتھ نہیں۔
(کیونکہ تیرتھ تب ممکن ہیں، جب وہاں جانے کے لئے ٹانگیں ہوں)۔

(۳) (i) بھائی کے برابر دوسرا کوئی رشتہ دار نہیں۔
(ii) (بھرا ہوا) جیب ہی سب سے بڑا رشتہ دار ہے۔
(کیونکہ غریب کو کوئی اپنا نزدیکی رشتہ دار نہیں گردانتا)۔

(۴) (i) اپنی بیوی کے برابر دوسرا کوئی سکھ دینے والا نہیں۔
(ii) اپنی چادر کے برابر کوئی سکھ دینے والی شئے نہیں۔
(کیونکہ چادر کو کھانے پلانے کے بغیر ہر وقت، ہر صورت میں اپنے آرام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے)۔

لل دید کا جواب

مَیِس ہیو نہ پرکاشس کُنے
لَیہ ہیوہ نہ تیرتھ کانہہ
دَیسس ہیوہ نہ باندو کُنے
بیِسس ہیو نہ سوکھ کانہہ

ترجمہ:-

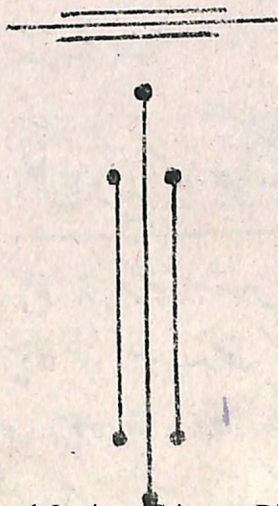
پرکھشو (اللہ) کے برابر کوئی روشنی نہیں۔
اعتقاد کے برابر دوسرا تیرتھ نہیں۔ ـ'جذب'
اللہ (الیشور) کے برابر دوسرا کوئی رشتہ دار نہیں۔
خوفِ خدا کے برابر کوئی دوسرا سکھ نہیں۔

(i)۔ سورج روشنی کا بھنڈار ہوتے ہوئے بھی قدرت کاملہ سے ہی روشنی حاصل کرتا ہے۔

(ii)۔ اگر انسان (یاتری) کے دل میں اعتقاد نہ ہو تو وہ تیرتھ بے معنی ہے۔

(iii)۔ جہاں دولت، حکومت، رشتہ دار کام نہیں آتے، وہاں صرف الیشور کرپا ہی بیڑا پار لگاتی ہے۔

(iv)۔ اگر دل میں خوف خدا موجود ہے، تو وہ انسان ہرگز بدی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ وہ آنکھ اٹھا کر بھی اس بدی کی طرف راغب یا رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔
یہاں وہ خوف مراد نہیں، جیسے خوفِ اجل۔ بلکہ خدا کا پدرانہ خوف مراد ہے۔



لل دیدکے کلام کے ساتھ کچھ ایسے واکھ منسوب کیئے گئے ہیں، جو بظاہر اصلی واکھوں کا ہی کچھ لفظی ہیر پھیر کرنے کے بعد وضع ہوئے ہیں اور زبان زدِ عام ہوئے ہیں۔ کچھ واکھ ایسے ہیں، جو نور ناموں میں ملتے ہیں اور لل دید کے کلام کے ساتھ کسی قسم کی مطابقت نہیں رکھتے۔ ایک ایسا بھی واکھ لل دید کے کلام کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے، جس میں وہ لفظ شامل ہیں جو مغلیہ دور سے یہاں رائج ہوئے مثلاً :-

موت چھوٹے پتہ پتہ تحصیلدار

ایسے اور چند دیگر واکھوں کو قطع نظر کرنے کے بعد میں نے اِس باب میں صرف وہی واکھ درج کیئے ہیں، جو زبان زدِ عام ہی نہیں۔ عام فہم ہونے کے علاوہ رائج الوقت بھی ہیں۔ عوام سے مخاطب ہوکر لعبورت پند ونصائح بیاں کیئے گئے ہیں تے ایسے چند واکھ بغیر کسی ترجمہ کے من وعن یہاں درج کیئے ہیں، تاکہ شائقین اِن کا بھی مطالعہ کر سکیں۔

واکھ نمبر (۱)

برونہہ کال آسن نیتھے کیرن
ٹنگ ژونٹھی پکمِن ترییرن سیتھے
ماجہ کوردہ اکہ واس کوہتھ نیرن
دوہ دِیت برن پوروِتھ سیتھے

— :: —

واکھ نمبر (۲)

آرس نیرِہ نہہ مُدُر شیرِہ نر دیرِس نیرِ نہہ شوہ ناوُ
مُرکھس پرن چھوٹے ہَس تِس کنی۔ لیس ہو مالیہ دانِدِس بہیہ تراوُ

— :: —

واکھ نمبر (۳)

بَبرِ لنگَس مُشک نوٗ موٗرے
ہُونی لَبتِہ کوفوٗر گلنہ کیاہ نیرے
مَنہ لیوٗد گارہن فیری زیرَے
نَتہَ شالہ ڈوٗنگے نیرِی کیاہ

واکھ نمبر (۴)

سوٗ یہ کُل نوٗ دوٗدہ سیتی سگی زِے۔ سَرپینی کھوٗلن دِزہ لوٗ پھاہ
یُس یُیتھ کرِی سوٗ تیوٗتھ سوٗری۔ کرِیرے کری زن ینُن پان۔

واکھ نمبر (۵)

کٲلی ستھہ کول گژھن پاتٲلی
آکٲلی زَلہ ملہ وَرشُن پیَن
ہس ڈٲکی تہ مَس کی پیالے
برہمن تہ تِرٲلی یکوٹہ کھین۔

واکھ نمبر (۶)

سوال :- کسُ ہا مالِہ لوٗسیٹے نہ ییکان ییکان؟
کسُ ہا مالِہ لوٗسیبے نہ لگان سمیر؟
کسُ ہا مالِہ لوٗسیبے نہ مران تہ زِلیوان؟
کسُ ہا مالِہ لوٗسیبے نہ کران تِرندا-؟

(مسلسل)

جواب :۔

زَل ہو بالہِ لوٗسیٖے نہٕ ٹیکان ٹیکان۔
سیرٕیہٕ لوٗسیٖے نہٕ تہٕ لگان سٔمپرِ۔
ژرینہٕ رمہٕ لوٗسیٖے نہٕ مران تہٕ زیوان۔
مَنش لوٗسیٖے نہٕ کران نِندرا۔

واکھ نمبر (۷)

کاکیس بل چھوٗے نالِس زاگُن۔
پرانس بَل چھوٗے شبد وسوٗروٗپ۔
آیِس بَل چھوٗے تتو ویدٕ زانُن۔
گیانُس بل چھے آدہٕ اَنت تانٕ

واکھ نمبر (۸)

پانے آدٕ پانس سیٖتیٖ / پانٕ پننٕ کرُن ویچار۔
پانے پننٕ پان نیشہ ناوُن / پانے گیُن (کٔشُن) پٔتن پان۔

واکھ نمبر (۹)

ناتھ بُو نو زآنی منگے / مہٕ راونن راج کریم کیاہ۔
ییٚمہِ گوُم لیکھہِ تہِ ماہرِیم / ہرِیم ہارِیم تہٕ ہرِیم کیاہ

۹

واکھ نمبر (١٠)

پرِتھ تہ بُوزِتھ برھمس زٕھُٹن
آگرِ کھٹُن تہستیزہ ویلِہ سٹیتیُ
پٕنٛچ سٕتن نٕتھ تھاوِن مٕٹن
ہُویت مَن گرٕتھ اہنکارِ

—٭—

واکھ نمبر (١١)

مَنس گوُن چھُوے ترِنزِل آسُن
زِتیس گوُن چھُوے گرٕھِنٛ دوُر
زلوِس گوُن چھُوے بُوچھ ترِلیش آسُن
آتمس گوُن چھُوے نہ آسُن لیف

—٭—

واکھ نمبر (١٢)

راوُنہ مَنٛزٕے راوُن رُوُدُم
راوِتھ اَتھ آیِس یوَہ سرٕے
اَستان گیندان سنہری پرُودم
دِپہ تے (وَنہ نے) کرُم پانس سرٕے

—٭—

واکھ نمبر (۱۳)

وَدونہ سیتیٔ گاشس ہو بدے
وَدونہ ٹلاں سیلینہٕ زاہ
مَن سر صاف زیرہ آکہ سیلے
یمو شالہ ڈونگو نیری تہٕ کینہہ ۔

—:—

واکھ نمبر (۱۴)

کامَس سیتیٔ پرۓ لوبرَم ۔ کرودھس دیتم پونَن فیش
لوبھس، مُوہس ژرن ترٹم ۔ ترشنا ژجم گیس خوش
(ژرن = کھوُر تہ زنگہ)

—:—

واکھ نمبر (۱۵)

وُچھان تہٕ بُوچھس ساڑسی اندر
وُچھم پرزلان ستاسیٔ منز
بُوزِتھ تہٕ رُوزِتھ وُچھہ ہرسس
گرہ چھوتسندے بُہ کوسہ لل ۔

—: ختم شد :—

فرہنگ

الف

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	اَکِھ	غیر واقف، نااہل
۲۔	اَبلہٕ	کمزور۔ ناتوان
۳۔	ابوُدی	بُدھی کے بغیر
۴۔	اَبھیاسِک	مشق کے ذریعے
۵۔	اَبھیاس	مشق۔ ریاض
۶۔	اتہ گتھ	آنا جانا
۷۔	اَتھیہ	ہاتھ میں
۸۔	اتھ کڈنی	خندق بنا کر پانی کا نکاس۔
۹۔	اُپتی	ناپاک
۱۰۔	اَپرزان	پڑھنے کے بغیر واقفیت
۱۱۔	ارژُن	پوجا۔
۱۲۔	ارژُن برژن	محنتانہ۔ مزدوری
۱۳۔	اَژھین	نہ ٹوٹنے والا۔
۱۴۔	اَزپا	جاپ کے بغیر
۱۵۔	اَژیتن	بے جان
۱۶۔	اڈوے	دوئی کے بغیر
۱۷۔	اَشووار	گھوڑ سوار
۱۸۔	اَکھشر	اکھر لفظ
۱۹۔	اکول	کائنات سے پرے۔
۲۰۔	آکاش	آسمان۔
۲۱۔	اَکالِ	بے وقت۔
۲۲۔	اَکرِی	کچھ کام نہ کرنیوالا۔
۲۳۔	آگرے	منبع۔
۲۴۔	التھانس	منزل مقصود
۲۵۔	اَل۔ پَل۔ وُکھر	شراب۔ ماس اور چاول کی روٹیاں۔
۲۶۔	آمبر	کپڑے، پوشاک۔ جامہ
۲۷۔	امر پتھ	راہِ مستقیم۔ نجات کا راستہ
۲۸۔	اتُول	جس کا مول یا قیمت نہ ہو۔ بیش بہا۔
۲۹۔	امہ ریتہٕ	اس راہ سے۔ اسی سے
۳۰۔	امہ لائی	ایسی تقدیر۔ پاک
۳۱۔	آنامے	خدائے مطلق
۳۲۔	آناہتھ	اومکار۔ اَنہد آواز
۳۳۔	اَنتہ لاگہ	آخر میں۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۳۴-	آنتہ سمے	آخری وقت
۳۵-	آنتہ کنیت	انجام کے لئے
۳۶-	آنتر دیو	دلی خیالات جاننے والا۔
۳۷-	آنوے	سچائی، مطلب، صداقت۔
۳۸-	آننے بترہ	ایک اندھے کی لاحاصل کوشش۔
۳۹-	انکھ	واقفیت، جان پہچان
۴۰-	انلایہ ۔ انل	آگ ۔ مار کھینگا
۴۱-	آنتہ زدو ہیئے	آخر میں جان قبض
۴۲-	اوچاری	بے وقوف، وچار کم رکھنے والے۔
۴۳-	اویستاری	نادان
۴۴-	اوبناجن	جس پر مکمل دھیان نہ دیا گیا ہو۔ تاہ رگوں میں جانا۔
۴۵-	اودیم دیش	پوتر ملک۔
۴۶-	اہم ومرشہ	انانیت (خودی) پر وچار کرے۔
۴۷-	آیس بل	زندگی کو قوت بخشنے والا۔ (تتو گیان ہے)
۴۸-	ایکہ وٹا	ملا جلا ۔ یکساں
۴۹-	اہم بھاو	خودی، اہنکار

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۵۰-	آہنکار	خودی
۵۱-	آہار	خوراک
۵۲-	اندریہ پرکاش	اندر کی روشنی ۔
۵۳-	ادل نہ ودل	پریشان کن ۔

ب

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱-	بان ۔ بھان	سورج ۔ آفتاب ۔
۲-	بل ۔	طاقت ۔
۳-	باوک	پریم کے ۔
۴-	باجی ومھٹ	شراکت ۔
۵-	باتہ	چمکنے والا، روشن
۶-	براںتھ	امید
۷-	برہم ہترہ	براہمن مارنے کا گناہ ۔
۸-	برہم وون	اڑنے والا، گھومنے والا ۔
۹-	بادہ کسم	پریم کے پھول
۱۰-	بووم	ایذا دینا ۔
۱۱-	بوہ رنز	سنسار کے دکھوں سے ستائی ہوئی ۔
۱۲-	بول پرنیم	گالیاں، برا بھلا کہنا ۔
۱۳-	برنین تاری	دروازے پر کنڈیاں چڑھی تھیں ۔
۱۴-	بھوہ سرہ	سنسار کا ساگر ۔
۱۵-	بھوتل	زمین ۔ پرتھوی ۔
۱۶-	بھیدی	واقف کار

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۷-	بَین / اَبَین	فرق اور فرق کے بغیر
۱۸-	بُدھ تے ہوش	ہوش و حواس -
۱۹-	بھوگن	بھوگ کی چیزیں
۲۰-	بھوَن	پیدا ہونا -
۲۱-	بھَیَس (بھے)	خوف سے -
۲۲-	بھوت	گذشتہ، ماضی
۲۳-	بھے	ڈر
۲۴-	بُھگوتھ	عورت بھگت، بھگت کا مونث
۲۵-	بھور، بھوَہ، سوُر	مادی، ذہنی اور روحانی عالم یعنی تین عالم
۲۶-	بُدھ رُپن	آہم بھاؤ، خودی
۲۷-	بُدھ پرکاش	عقل سلیم کی جھلک



نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱-	پاچ	پالنا -
۲-	پاشیس	جال -
۳-	پرکھتن	پیدا ہونا، نکلنا
۴-	پرکھتون	زمین سے نکلنا
۵-	پرویش	داخل ہونا -
۶-	پرُدیش	دوسرا ملک

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۷-	پرلو	اومکار -
۸-	پرژن	جاننا -
۹-	پرزنتہ	پہچاننا -
۱۰-	پرزلون	چمکنا -
۱۱-	پرمان	ثبوت، قبول -
۱۲-	پرسے	پریم، چاہت -
۱۳-	پیری	پاؤں - قدم -
۱۴-	پر	دوسرا، اجنبی -
۱۵-	پرتیم	(گالی) دیتے رہیں -
۱۶-	پٹس	بیٹھنے کی جگہ آسن -
۱۷-	پرنیتھ	کہنا، سمجھانا، کہہ کر -
۱۸-	پرکرتھ	پرکرتی - مادی
۱۹-	پنچہ اندرے	پانچ حواس یا حواس خمسہ
۲۰-	پُشن	پھول - مالی -
۲۱-	پشتھ	دیکھ کر -
۲۲-	پشیا - جگ	دیکھ، جگت دیکھ
۲۳-	پشانی - پُش	پھول بیچنے والی - پھول
۲۴-	پکھیچ	پھیپھڑے، اور پر نیچے جانیوالی سانس
۲۵-	پورک	سانس اندر لینا -
۲۶-	پوَن	ہوا -
۲۷-	پھل ہنڈی	بھیڑ، جس کو کھلا کھلا کر موٹا بنایا گیا ہو -
۲۸-	پولم	پالا - پرورش کی -

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۲۹-	پُوہنہِ واوہ لہ / پُہنیہِ واو، لہ با	ماہ پوہ کے سرد ہوا کا جھونکا۔
۳۰-	پوُت زُونہِ۔	آخری پہر رات کا جب چاند قریب غروب ہو۔
۳۱-	پرالبدھ۔	جو نصیب میں لکھا ہو
۳۲-	پَن ہرُن۔	پتوں کا جھڑنا۔
۳۳-	پرکاش	روشنی۔
	ت	
۱-	تاری۔	کنڈی۔
۲-	تاتُس۔	مصیبتوں میں پھنسی
۳-	توُرگ۔	گھوڑا۔
۴-	ترُک	چالاک، سمجھدار
۵-	ترَن	تنکا، گھاس پھوس
۶-	تدَے	تب ہی
۷-	تربینی،	جہاں تین دریاؤں کا ملاپ ہو، دو آنکھوں کی درمیانی جگہ
۸-	تپسیٔ۔	تپسیا کرنیوالا۔
۹-	تتو ویدس	تتووں کا ماہت جاننے والا، تتووں کا ماہر۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۰-	تس یوْنا۔	اُس کو پسند نہ ہو۔
۱۱-	تلہ پرینکھ۔	آرام دِہ پلنگ۔
۱۲-	تنتھر۔	تنتر۔
۱۳-	تیزِی۔	چھوڑنا، تیاگ کرنا۔
۱۴-	تمہِ پانکھ۔	گھپ اندھیرا۔
۱۵-	تیوُل۔	پھوڑا۔
۱۶-	تگیہ۔	جانتا ہو۔
۱۷-	تیلہِ۔	پھیل جائیگا۔
۱۸-	تیر۔	سوت کاتنے والی عورت۔
۱۹-	تیٔے۔	سوُت کی تار۔
۲۰-	تھجہ۔	پوتر جگہ، پاک مقام۔
۲۱-	ترگنہ۔	تین گنوں والا۔
۲۲-	تیرہِ۔ تیر	سسروی
	چ	
۱-	چیڈس	ستواری کرے گا۔
۲-	چرا چر	بے جان اور جاندار
	د	
۱-	داس	نوکر
۲-	دائے	مشورہ، مصلحت، آگہی
۳-	دے	خدا، پرمیشور

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۴	ڈاڈی	بھاری، خطرناک
۵	ژژو	مضبوط
۶	دیشہ بوز	عقل ناقص۔
۷	دس دِلیشہ	دسوں اطراف
۸	دُل	جماعت
۹	دچھِس اوبرس	جنوب کی ہوا۔
۱۰	دُشایہ	طرفیں۔
۱۱	دمہ دمہ	آہستہ آہستہ، ہولے ہولے۔
۱۲	دمن ہالے	لوہار کی دھونکنی
۱۳	دَولِ	دولتمند۔
۱۴	دواوشہ منڈل	ناک سے باہر جانیوالی ہوا۔ بارہ انگل تک
۱۵	دوور گمن	آسمان پر پرواز کرنیوالا۔
۱۶	دُوار بزنہ	دروازے پر دوبارہ آنا۔
۱۷	دوہ لب	مشکل۔
۱۸	دہ لُے	دو نظریں رکھنے والا۔
۱۹	دیہہ	جسم۔
۲۰	دیہس	اس دیہہ کو، اس جسم کو۔
۲۱	دیو	دیوتا۔
۲۲	دیو وٹا	پتھر کی مورتی

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۲۳	دیور وٹا	پتھروں کا مندر
۲۴	دین ژھیہہ	جس وقت دن ختم ہو۔
۲۵	دیہہ کاڈ	جسم کا قد، جسامت۔
۲۶	دہ اِیندرے	دس اِیندریاں، پانچ گیان اِندریاں، پانچ کرم اِندریاں۔
۲۷	دھارن تہ پارن	روزے یا برت رکھنے۔
۲۸	دُویش	نفرت۔
۲۹	دیوس	دیوتا کو۔
	ر	
۱	راز دانی۔	راجدھانی۔
۲	راژ	رات۔
۳	رت تہ کرت	اچھا برا
۴	رَسنہ۔	زبان سے جو بولا۔
۵	رسائن گیٹھ۔	اکثیر بنا سکتی تھی، کیمیا بنانے والی۔
۶	رستہ روزس۔	آرام آیا۔
۷	رند نشہ۔	طاقت سے باہر۔
۸	رنگ گو سنگس	کائنات خدا تعالیٰ میں مدغم ہو گئی۔
۹	رینیا۔	رانی، کنڈلنی۔
۱۰	روژان۔	خوش آتا ہے۔
۱۱	رو۔	سورج

ژ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	ژل	جل۔ پانی
۲۔	ژلہ مئے	پانی میں، عالم آب
۳۔	ژنم	جنم
۴۔	ژگہ	جگت
۵۔	ژرہ	ذرہ
۶۔	ژگس	جگت کا۔
۷۔	ژول چھلئے	منحوس چھایا
۸۔	ژومبرِ	کھال سینا۔
۹۔	ژلیونت	جیتے جی۔
۱۰۔	ژوڑے	راستہ سے بھٹکنا
۱۱۔	ژنتہٕ	جس ماں سے پیدا ہوا
۱۲۔	ژائین	تیتر بیتر کر سکتی۔

ژھ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	ژھامر	چامر
۲۔	ژھرٹا	دو چیزوں کی ملاپ سے زبردست آواز
۳۔	ژھلہ ژھیتا	چیخیں من۔
۴۔	ژھنڈی	دیوی
۵۔	ژھینھ	جان کر۔
۶۔	ژھوا نندس	من۔
۷۔	ژھیتھ	رچیت۔
۸۔	ژھلونن	جاننا، محسوس کرنا

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۹۔	ژھوہ	اٹکھیلیاں
۱۰۔	ژھل	گھراٹ کے چلانے کا آلہ۔ (تیز یا مدھم کرنیکا آلہ)
۱۱۔	ژھیتس	یاد کرنا۔
۱۲۔	ژھیپہ	ختم ہونا، تھک جانا۔
۱۳۔	ژھوا نترس	من: منوراج
۱۴۔	ژھرمن	چمڑا۔ ژم (کھل)
۱۵۔	ژھرا ژھر پیتا	جگت کے جیو جنتا۔

س

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	ساس	لاکھ
۲۔	سادہ	لذت والا۔
۳۔	سواس	خاک۔ راکھ۔
۴۔	ست سنگ	نیک انسانوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔
۵۔	سکھ	آرام۔
۶۔	ستریتن	جاندار۔ جان والا۔
۷۔	سرس	سب سے اوپر
۸۔	سپرش	چھونا۔
۹۔	سریس	سورج کو۔
۱۰۔	سیرہ	چاول کا ذرہ۔
۱۱۔	سدائے	ہر روز۔ ہر دن۔
۱۲۔	سترش	امید رکھنا۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۳	سرده گتھ۔	پاک، پوتر خالق، پربھو۔
۱۴۔	سُرگُر ناتھ۔	حاکموں کا حاکم
۱۵۔	سنگس۔	مِلاپ، میل جول
۱۶۔	سَدبھاوُ۔	سچی عقیدت
۱۷۔	سرگال۔	بشگال۔گیدڑ
۱۸۔	ستہ زکھ۔	وِیاپک، ہر چیز میں سمایا ہوا۔
۱۹۔	سَروکرَیٔ۔	سب کا کاریہ کرتا
۲۰۔	سَرَس۔	جھیل، عجبی کائنات
۲۱۔	سرَہ کرُم۔	جان لینا، امتحان کرنا
۲۲۔	ستگُنَ	نیک صفات والا۔
۲۳۔	سَوِیٖکاس	سچا آنند یا راحت، مکمل، ساری کائنات پر محیط۔
۲۴۔	سوَہ پرَ	سَب سے اوپر، اعلیٰ پدوی والا۔
۲۵۔	سوُریہ منڈل	سورج کا حلقہ
۲۶۔	سنگم	پل۔پگڈنڈی۔
۲۷۔	ستُوتھ	بند۔
۲۸۔	سیٖل	نوُن۔نمک
۲۹۔	سیکھم	باریک ترین
۳۰۔	سنگر	پہاڑوں کی چوٹیاں
۳۱۔	سدگاھڈ	مِلاپ
۳۲۔	ستُندرزے	طاقت بحال کرنا۔
۳۳۔	سندیہہ	شک۔
۳۴۔	سوُیم	خود بخود
۳۵	سوَہم	باہر اور اندر جانیوالی سانس کی آواز
۳۶۔	ستمارس	دُنیا۔
۳۷۔	سنداریتھ	تکمیں طاقت، بحالی طاقت۔
۳۸۔	سُورگ	جَنت۔
۳۹۔	سُدرَس	سمندر کو۔
۴۰۔	ستکوُل	ستارا۔

ش

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	شنیت	سردی، جاڑا۔
۲۔	شیل تہ مان	عزت و آبرُو۔
۳۔	شبد، روپ، رس	آواز، شکل اور گندھ (بُو)
۴۔	شُنیاہ	خلاء
۵۔	شُنیاہ لےَ	خلاء ہی خلاء جہاں کچھ بھی نہ ہو۔
۶۔	شوُنیہ	
۷۔	شش کل	چندر کلا، وہ امرت جو ایک یوگی کو سہسرہ دَل سے ٹپکے
۸۔	شانتن	شانت اِنسان۔
۹۔	شہنہ	باز، شہباز۔
۱۰۔	شیامہ گلا	نیلا حلق والا بھگوان شنکر کا۔
۱۱۔	شیتی۔شت	تنو۔سنکرم۔
۱۲	شَٹ ون	چھ جنگل، کنڈلنی کے چھ منزل۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۳-	شینکھ	وشنواس۔ وہم
۱۴-	شنکھ	بجنے والا شنکھ
۱۵-	شرتہ دون	جو سننے میں آئے۔
۱۶-	شکیزیے	شک کرنا۔
۱۷-	شاس اُوشاس	اُوپر اور نیچے جانیوالا سانس۔
۱۸-	شیرہ	سر پر۔
۱۹-	شیرن	ٹھیک کرنا سنبھالنا
	ک	
۱-	کل۔	دلچسپی سے خیال کرنا
۲-	کال۔	وقت۔ سمے
۳-	کان۔	تیر
۴-	کالہ زالی۔	وقت کا جال
۵-	کارنی۔	وجوہات، وجہ، سبب
۶-	کاٹے۔	جسم
۷-	کاٹھ دین	لکڑی کی گانٹے
۸-	کاڈی	کپاس سے بنولا الگ کرنے والا انسان۔
۹-	کپٹ ترتھ	دھوکا، فریب، دھوکا دینے کے طریقے
۱۰-	کرت	اچھا۔
۱۱-	کلپن	خیالات، وچار
۱۲-	کالہ	وقت پر۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۳-	کریہ	کام کرتوت، کاروبار
۱۴-	کرنزن	ہڈیوں کے پنجر۔
۱۵-	کسرونڈ	سخت، مشکل۔
۱۶-	کرونت	لاچار، کمزور
۱۷-	کھ	آسمان۔
۱۸-	کھنز	چادر۔
۱۹-	کمہ لز	کنول پھول پر بیٹھنے والا برہما جی۔
۲۰-	کش	دریب کا گھاس۔
۲۱-	کنڈے	جسم
۲۲-	کنڈلیو	دیہہ داری، منش۔
۲۳	کنی دانہ	سرخی مائل سینگ والا بیل۔
۲۴-	کنڈپرا	ناف کی جگہ۔
۲۵-	کوز	کدھر، کون۔
۲۶-	کوہ زانہ	کیسے جانوں۔
۲۷-	کوکل	خواہشات بد۔
۲۸-	کسم پوش	آرادھنا کے پھول۔
۲۹-	کمبھک	پرانایام میں سانس کو بند کر کے رکھنا۔
۳۰-	کلس	سر
۳۱	کراجی ماس	کمہارن۔
۳۲-	کریہ دار	عمل رکھتے ہوئے۔
۳۳-	کرم	کام، فعل۔
۳۴-	کول	شکتی۔
۳۵-	کیول	خالص، اکیلا۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۳۶	کومیتھ	چھید کرکے۔
۳۷	کرُدوٹھ	سخت مشکل۔
۳۸	کھوشس کھوُر	اُلٹ، پلٹ
۳۹	کھاریک	نہ مدھا ہوا گھوڑا (چنچل من)
۴۰	کھیمد	تکلیف، رنج
۴۱	کھیپوُر	بھوک
۴۲	کھسھتھ	اُوپر جاکر
۴۳	کلیشس	رنج، تکلیف
۴۴	کیشتو	ویشنو
۴۵	کھینز کھینز	آہستہ آہستہ
۴۶	کُن نوُ وانک	کوئی منزل نہ پاؤگے
	گ	
۱	گال	گالی
۲	گارُن	ڈھونڈنا
۳	گیژ	حالت
۴	گوُ دانہ	کنک، گندم، اناج
۵	گیہ	گھروبار، گرہست
۶	گپت	چھپا ہوا۔
۷	گوڈ	تنا۔ درخت کا پہلا حصہ۔
۸	گورہ کتھ	گوروُ منتر
۹	گوُل	ختم ہونا، پگھل جانا

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۰	گنج	چُولھا۔
۱۱	گرتس	کائنات جو گھڑا گیا ہو۔
۱۲	گگن	آسمان۔
۱۳	گپن	چھپایا، اُوجھل نظروں سے۔
۱۴	گیانکی	علم معرفت سے
۱۵	گرٹہ بل	آٹا پیسنے کی چکی کی جگہ۔
۱۶	گتھ	چال۔
۱۷	گورُن	اُستاد، پیر کامل
۱۸	گموُون	اُڑنے والا، پھرنے والا۔
۱۹	گلہ	کیچڑ سے۔
۲۰	گورہ شبد	گروُ منتر۔
۲۱	گرہ گرہ کرے	جو طرف گھر کا خیال رکھے۔
۲۲	گرہ گرہ منگم	گھڑی گھڑی کے بعد
۲۳	گیلن	تمسخرہ کرنا۔
۲۴	گنڈی شتھ	سینکڑوں گانٹھ۔
۲۵	گلا شیامہ	شنکر بھگوان جس نے ہلاہل پی لیا تھا جس سے اُس کا حلق نیلا پڑ گیا۔
۲۶	گنٹہ کتھ	گھٹا ٹوپ اندھیرا۔
۲۷	گیان پرکاش	علم معرفت کا نور
۲۸	گنٹہ کار	گھپ اندھیرا۔
	ل	
۱	لاماچکر	ماترکا منڈل، شکتی کی دیوی منتر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
٢-	لاَتِ	تقدیر، قسمت
٣-	لبَاِن	پانا - حاصل کرنا
٤-	لَز	شرم - حیا -
٥-	لیے	پریم برتاو، کشش کرنا -
٦-	لیہ دوبھو	فنا ہوکر ملاپ ہونا
٧-	لوَن	نمک -
٨-	لکیھ لکیھ	آہ و زاری کرتے کرتے
٩-	لوکہ گرِہ	اجنبی کے گھر
١٠-	لولہ	پریم سے
١١-	لُلہِ	جب قرآن کے اُوپر کمربند باندھا جاوے تو اوپر کا حصہ لل ( ) کہلاتا ہے -
١٢-	لُو لتگر	دنیاوی کاروبار
١٣-	لُوبھ	طمع، لالچ
١٤-	لوہرادِکھ	مسمار کرکے -
١٥-	لُوسُم	تھک جانا -
١٦-	لَلہ لُووُم	گود میں لیکر لوری گا
١٧-	لاگرِدوس	کسی میلان کے بغیر لگاوٹ کے بغیر -
١٨-	لوترِھس، لوسس	تھکان سے چور چور ہونا -
١٩-	لیکہ تہ ٹھوکہ	بُرا بھلا کہنا -
٢٠-	لِکیٔ لِکیٔ کران	آہستہ لوری - تھپکی دے دے کر -
٢١-	لیُم	پاپا -
٢٢-	لوکہ ہانڈ	عوام کی طرف سے نندا -
٢٣	لماَن (آمیہ پنہ)	کھنچتی ہوں -
	م	
١-	مَد	شراب -
٢-	مَتے	جان بوجھ کر -
٣-	مَن	دل -
٤-	ماے	پریم
٥-	مَل	میلاپ
٦-	مالِہ (...)	ارے پیارے
٧-	مانس	من کو -
٨-	مارگ	راستہ، سڑک
٩-	ماتر ریچھ	ماں کی شکل میں -
١٠-	مایا رِیچھ	مایا کی شکل (روپ) میں -
١١-	مَلی	قیمتی، مل، طاقتور -
١٢-	موتو	جو باقی رہے گا -
١٣	مآدان	میدان
١٤	مُدرا	انگلیوں کا خاص طریقے میں رکھ کر پوجا کرنا -
١٥-	مرِگ	ہرن

نمبر شمار	الفاظ	معنی
-۱۶	مَنڈل	حلقہ
-۱۷	مَنتر	منتر
-۱۸	مُوچھ	مُٹھی
-۱۹	مُکرس	آئینہ
-۲۰	مُوژان	باقی رہنا
-۲۱	مَند چھہ ہانکل	شرم وحیا کی زنجیر
-۲۲	مُہوڑس	اگیانی، بیوقوف
-۲۳	مُہیچ (مُعہ)	موہ، لالچ
-۲۴	مَل ووف ندہ	دِل کا میلاپن
-۲۵	مَنیچ دٔیِ	دِل کی دوئی
-۲۶	مَنمتھ	شہوت، کام
-۲۷	مارہ بُتھ	خونی شکل
-۲۸	مس چَھتہ	شراب پی کر
-۲۹	مرتنئہ شنیکھ	خوف اجل
-۳۰	مَرنے موُیس	زندہ ہوتے ہوئے مر گئے۔
-۳۱	مائیہ	پربھو کا پریم
-۳۲	موُرے	دامن میں۔
-۳۳	چھوٹو	بے سمجھ
-۳۴	مینہ واسا	من میں جگہ دینا۔
	ن	
-۱	ناڈی (دل)	رگیں، ناڑیوں کا سموہ۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
-۲	ناٹیِ (رس)	ناٹک
-۳	نایڈی بار	خوش آنیوالا بوجھ، نبات کا بوجھ، جسم
-۴	نارآئی	نارائن نے، بھگوان نے۔
-۵	ناوُم	صاف شفاف کیا۔
-۶	ناسکہ پوَن	ناک سے چلنے والا سانس۔
-۷	نوُم نوے	تازہ بہ تازہ
-۸	نیندرا	بدگوئی، غیبت
-۹	نِیائے	انصاف
-۱۰	نِشپچھ	اعتبار کے بغیر۔
-۱۱	نِمِشہ	لحظہ۔ لمحہ بھر۔
-۱۲	نیپچھ	اچھا۔ نیک۔
۱۳	نِرہ سوُروُپ	اپنا آتمہ سروپ۔
-۱۴	نیتھی	ہر روز بلا ناغہ
-۱۵	نِتی	روز مرہ
-۱۶	نِش بدھ	نالائق۔ بے سمجھ۔
-۱۷	نیندرِہ ہتی	بظاہر سوئے ہوئے۔
-۱۸	نیسر	نیند۔ گہری نیندرا۔
-۱۹	نشہِ چھوُے	نزدیک ہے۔
-۲۰	نیتہٖ، نِتی	ہمیشہ۔
-۲۱	نچھترتہ ساعت	ساعت سعید، نیک شگون۔
-۲۲	نِیتگہ	چوٹی۔ دفعہ۔ بار
-۲۳	نِہال	طاقتور، نام پانا۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
	و	
۱-	واکھ	بات - سخن
۲-	واسا	جگہ ، جا
۳-	وازن وا	یاجین مت کا
۴-	وکھشن	کھرچن
۵-	واکھ تہ وژن	تکمیں کام جھٹ منگنی پٹ بیاہ -
۶-	وآرس الماس	منزل مقصود حاصل کیا -
۷-	ورلو	دولت و ثروت
۸-	وشس	قبضے میں کرنا -
۹-	وکھر	چاول کے آٹے کی روٹیاں (یاچہ)-
۱۰-	ورے	وقت ، تمہ ورہ اُس وقت -
۱۱-	وزہ .	کسی جگہ پانی کا ظاہر ہو کر نکلنا (وز)
۱۲-	وئہ ندہ	دل میں ، دل کی گہرائی میں -
۱۳-	ویرارن	سوچنا -
۱۴-	واکلیج لوزم	اپنا کلیجہ بھن لیا (کلیجہ خواہشات کا مرکز سمجھا جاتا تھا)-
۱۵-	ویکھ	طرف دشا میں

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۶-	دو تما (اُوتم)	اُوتم ، پوتر ، پاک -
۱۷-	داوہ لوکپال	ہوا کا دیوتا -
۱۸-	ووس	زیور - گہنا
۱۹-	وشیش -	اپنا بن جانا -
۲۰-	ودی	ہوشیار -
۲۱-	وِتر	ہمیشہ نہ تھکنے والا -
۲۲-	وشے ، وش	زہر
۲۳-	ویپھل	بے فائدہ ، نرارتھ -
۲۴-	وٹا	پتھر -
۲۵-	وزن واو	طوفانی ہوا
۲۶-	ویدلوت	علاج کرنا -
۲۷-	ودس تہ وندس	جان پہچان والا -
۲۸-	وین تاٹش	مصیبتوں میں پھنسی -
۲۹-	وُوری دانہ	بافندہ کا کرگھا -
۳۰-	وہ لپکارن	دوسروں کو اُپکار کرنا -
۳۱-	ولوہ ہارکی	کاروباری ، دنیادار
۳۲-	ومرش	سوچنا ، سمجھنا -
۳۳-	وکاس	تبدیلی -
۳۴-	ووے	اودے ، طلوع
۳۵-	ولیسرزنھ	رخصت کرنا -
۳۶-	وندو وکیہ	گھر وہار چلانا -
۳۷-	ونہ ناٹش	غول راہ ، گمراہ کرنے والا -
۳۸-	وہر وہرس	سال بھر
۳۹-	وہی کرم	انگارے کی طرح چمکانا -

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۴۰۔	وُڈی	ہوشیار
۴۱۔	وُیتھ	دریا۔ وِتستا۔ (جہلم کا پہلا نام)
۴۲۔	وُیر	دشمنی، ضِد، حسد
۴۳۔	وِیر	بہادر۔
۴۴۔	وُزن تہ گُتھرُ	ذات پات
۴۵۔	وُژن	بارش کا دیوتا
۴۶۔	وُپیندُن	جاننا، سمجھنا، مان لینا۔
۴۷۔	وِشے	اِس بارے میں
۴۸۔	ویرے	وقت پر
۴۹۔	وادہ لوکپال	ہوا کا دیوتا۔
۵۰۔	وِشمس	جھگڑا ہوا، الجھا ہوا۔
۵۱۔	وُدرس	بچہ دانی
۵۲۔	وُہوکلیش	بہت تکلیف کے بعد۔

ہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	ہارِیچ	کمان
۲۔	ہاکہ وار	وہ قطعہ اراضی جو گھر کے نزدیک ہو اور جس میں ساگ سبزی اُگائی جاتی ہے۔
۳۔	ہلاد	خوشی، شادمانی
۴۔	ہروہ آکھ	دِل پر گندہ کر۔
۵۔	ہیمہ	برف
۶۔	ہوٗتہ	سمجھدار۔ عاقل
۷۔	ہتواہ	گرم۔ جلنے والی آگ۔
۸۔	ہلہ کٔرُس	یلغار کیا، زور لگایا۔
۹۔	ہتنی آکار	نشانہ مٹانا۔ لا بنا دیا۔
۱۰۔	ہوٗنزرُم	سوکھ کر جو باقی رہے۔
۱۱۔	ہیوٗت گلے	گھراٹ سے آٹا نکلنا بند ہو تو یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔

ی

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	یمہ	اجل۔ موت
۲۔	یمہ بھے	خوف اجل
۳۔	یوزُن	یوجن۔ تین میل
۴۔	یندرے	حواس
۵۔	یدوے	اگر
۶۔	یوت	جتنا کچھ۔